دین کی ترویج و اشاعت اور معاشرے میں اچھائی و علمِ دین کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے والے 12 دینی کاموں کے مختصر تعارف، فضائل اور اہمیت پر مشتمل اہم تحریر

12 دینی کام

(مختصر ایڈیشن)

صفحات: 120

پیارے آقا کا اہلِ بیت کو نماز کے لئے جگانا...... 09

غوثِ پاک کا حلقۂ تفسیر........ 19

دعوتِ اسلامی کا اجتماع کیسے کامیاب ہوا...... 42

حضرت حذیفہ بن یمان نے علم کیسے سیکھا؟...... 50

چاند کی روشنی میں مطالعہ کرنے والے...... 79

دس صحابۂ کرام کا قافلہ........ 94

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

دین کی ترویج واشاعت اور معاشرے میں اچھائی و علمِ دِین کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے والے 12 دینی کاموں کے مختصر تعارُف، فضائل اور اہمیت پر مشتمل اہم تحریر

12 دِینی کام

(مختصر ایڈیشن)

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، 1 / 40، دارالفکر بیروت)

نام رسالہ	:	12 دینی کام
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)
اشاعت (ویب ایڈیشن)	:	ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ / مئی 2026ء

مختصر فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
09	(1)فجر کے لئے جگانا	1
15	(2)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ	2
23	(3)درس	3
30	(4)مدرسۃ المدینہ بالغان	4
38	(5)ہفتہ وار اجتماع	5
50	(6)ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	6
57	(7)علاقائی دورہ	7
69	(8)ایک دن راہِ خدا میں	8
76	(9)ہفتہ وار رسالہ مطالعہ	9
85	(10)نیک اعمال	10
93	(11)قافلہ	11
102	(12)مدنی کورسز	12
113	ماخذ و مراجع	13
118	تفصیلی فہرست	14

پہلے اسے پڑھئے

انسان جس ماحول میں زندگی گزارتا ہے، اس کے خیالات، عادات اور کردار پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اگر ماحول پاکیزہ ہوگا تو انسان کے لیے بھلائی کے راستے پر چلنا آسان ہوگا اور اگر ماحول گناہوں سے آلودہ، بے عملی اور غفلت بھرا ہوگا تو انسان بھلائی سے اتنا ہی دور ہوتا چلا جائے گا۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں معاشرے کو خوبصورت اور پاک وصاف رکھنے کے لئے ”اَمْر بِالْمَعْرُوف اور نَہْی عَنِ الْمُنْکَر“ کو خاص اہمیت دی گئی اور اس کو اُمّتِ مُسْلِمہ کی اِمتیازی شان قرار دیا گیا، تاکہ اس کی وجہ سے نیکی وبھلائی کے راستے پر چلنا آسان ہوجائے۔ موجودہ پُرفِتَن دَور میں، جب غَفْلت، بے عملی اور دِین سے دُوری عام ہوتی جارہی ہے، ایسے میں اس فریضے کی ادائیگی مزید اہمیت اختیار کرگئی ہے۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے عالَمِ اِسلام کی بہت بڑی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی نے بارہ دِینی کاموں کی صُورت میں ایک جامِع اور عملی نظام پیش کیا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ انہی بارہ دینی کاموں کے تعارُف، فضائل اور طریقۂ کار پر مشتمل ہے۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ 12 دینی کاموں کے موضوع پر شائع ہونے والے اوّلین رسالے ”بارہ مدنی کام“ کا اپ ڈیٹ ایڈیشن ہے، پرانے ایڈیشن کے بعد ہر ہر دینی کام پر الگ الگ رسائل بھی شائع ہوئے، پھر فروری 2024ء میں ”12 دینی کام مجلد“ کے نام سے 632 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب بھی شائع ہوچکی ہے۔ نئے ایڈیشن میں کوشش کی گئی ہے کہ 12 دینی کاموں کے فضائل سے متعلق زیادہ سے زیادہ نیا مواد شامل ہو، یوں یہ رسالہ اپنے پرانے ایڈیشن اور ”12 دینی کام مجلد“ سے کافی حد تک مختلف ہے۔ اس رسالے پر اسلامک ریسرچ سینٹر فیصل آباد کے محمد صفدر علی عطاری مدنی، منیر حسین عطاری مدنی اور کلیم انجم عطاری مدنی نے کام کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے عِلْمِ نافع کا ذریعہ بنائے، آمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ (شعبہ دینی کاموں کی تحریرات۔ 11 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ / 29 اپریل 2026ء)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

12 دِینی کام

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”میں نے گزشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا، میرا ایک اُمّتی پُلِ صِراط پر کبھی گھِسَٹ کر اور کبھی گُھٹنوں کے بَل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا، جو اُس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُلِ صِراط پر کھڑا کر دیا، یہاں تک کہ اُس نے پل صراط پار کر لیا۔“[1]

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس | بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود
کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص | بند سے کر دو رِہا تم پہ کروڑوں درود[2]

صلّوا علی الحبیب　　صلّی اللہُ علٰی محمد

اللہ پاک کا پسندیدہ دِین

اللہ پاک کا بہت بڑا اِحسان اور کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پسندیدہ دِین ”اِسلام“ کی دولت عطا فرمائی اور ہمیں مسلمان ہونے کا شَرَف عطا فرمایا۔ اِسلام ایک سچا، کامل اور نَجات دِلانے والا دین ہے۔ زندگی کے تمام معاملات میں مکمل رہنمائی کرنے والا ہے۔ اس دِین کے پوری انسانیت پر بے شُمار اِحسانات ہیں۔ جس وقت دنیا میں جہالت کا راج

(1)...الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، باب فضل ما للعبد فی حسن النیۃ للخلق، ص151، حدیث:526
(2)...حدائقِ بخشش، ص267

www.dawateislami.net

تھا، اُس وقت اِسلام نے لوگوں کو جینے کا ڈھنگ اور زندگی گزارنے کے آداب سکھائے، انسانیت کو طرح طرح کی غلامیوں سے نَجات دِلا کر مالکِ حقیقی کی بندگی کا شرف عطا کیا۔ دینِ اِسلام نے ہمیں کمزور، لاچار اور جھوٹے خداؤں کے آگے سجدہ ریز ہونے سے بچایا اور اُس خالق کی بارگاہ میں جھکایا، جو ساری کائنات کا مالِک، بادشاہوں کا بادشاہ، سب سے طاقت ور اور بہت بڑی شان و عظمت والا ہے۔ اِسلام سے پہلے دنیا میں رنگ و نسل، زبان و قوم کی تفریق عام تھی۔ اِسلام نے گورے کالے، عَرَبی عجمی کا فرق مِٹا کر سب کو برابر درجہ دیا اور یہ بتادیا کہ اللہ پاک کے ہاں وہی زیادہ مُعزّز ہے جو نیکی اور تقویٰ میں زیادہ ہے۔ خُدا کے اس پسندیدہ دین نے مسلمانوں کو آپس میں ''اُخُوَّت ''یعنی بھائی چارے کے رشتے میں جوڑ کر انہیں ایک مضبوط عِمارت بنادیا۔ دینِ اِسلام نے امیر، غریب اور ہر طبقے کے لوگوں کو اُن کے بنیادی حُقوق فراہم کئے۔ عورت کو عزّت و عظمت عطا کی۔ اس دینِ متین نے ہماری جان، مال اور آبرُو کی حفاظت کے لئے بہترین قوانین دیئے اور پھر عدل وانصاف کا ایسا نظام دیا، جو ہر امیر وغریب کے لئے برابر ہے۔ الغرض اس دین نے ہمیں ہمارا حقیقی مَقام یاد دِلایا، ہمیں زندگی کا مقصد سمجھایا، ہمارے دلوں سے نفرتیں مٹا کر ہمیں ایک دوسرے سے محبّت کرنا سکھایا۔ رشتوں کا اِحترام، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا اِحترام سکھایا، ذرا تصور کریں! کیا اِس دین کے بغیر ہماری زندگیوں میں کوئی حُسن باقی رہے گا؟ افسوس! ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں، جب ہر طرف سے فتنے سر اُٹھارہے ہیں، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ وہ دِین جس کے ذریعے بندہ اپنے ربّ سے جُڑا ہوا ہے اس بنیاد کو ختم کر دیا جائے، شیطان کی پوری کوشش ہے کہ لوگ دین سے دور ہوں تاکہ وہ خدا سے دور ہو کر جہنّم کا ایندھن بن جائیں۔ یاد رہے! جب مُعاشرہ دین پر عمل پیرا نہیں ہوگا تو پھر یہ دھوکہ دہی، خیانت، ظلم، نااِنصافی، قتل وغارت

گری، بدکاری، بے حَیائی اور طرح طرح کی برائیوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔ آہ! وہ دین جو دنیا میں بھی سَلامتی ہے اور آخِرت کی بھی سَلامتی کا ذِمّے دار ہے، ہم اُسی دین سے دور ہوئے جا رہے ہیں۔ آیئے! ہم اُس دین کے سچے پیروکار بن جائیں جس کے بارے میں ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ﴾ (پ6، المائدۃ: 3) ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور تمہارے لئے اِسلام کو دین پسند کیا۔ اور فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)﴾ (پ3، آلِ عمران: 85) ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور جو کوئی اِسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

پیارے اِسلامی بھائیو! ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندے اپنی تحریر، بیان اور کردار سے لوگوں کو اِس دِین کا سبق پڑھاتے رہے اور اِس دِین کی خِدمت کرتے رہے۔ اے کاش! ہم بھی اِس دین کے سچے خِدمت گار بن جائیں۔ ایسے نیک کام کریں، جس سے ہم خود بھی دِین پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی دِینی ماحول کے قریب لاسکیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادری دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ دورِ حاضر کی وہ عظیم شخصیّت ہیں جنہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کو دینِ اِسلام سے جوڑنے اور اِنہیں سنّتوں کا پابند بنانے کے لئے منظّم طریقے سے خدمتِ دِین کا کام شروع کیا اور لوگوں کو خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے ذریعے دِین کے قریب لانا شروع کیا۔ آپ کی اَنتھک (بے پناہ) محنت اور پُر خلوص نیکی کی دعوت کا اَثر لوگوں کے دلوں میں اُترتا چلا گیا، دیکھتے ہی دیکھتے بڑی تعداد میں لوگ آپ کی اُس تنظیم کا حصہ بننے

لگے جسے ہم ”دعوتِ اِسلامی“ کے نام سے جانتے ہیں۔ دعوتِ اِسلامی مُعاشَرے کو دینِ اِسلام سے جوڑنا چاہتی ہے تاکہ یہ برائیوں سے پاک ہو جائے۔ دعوتِ اِسلامی سے وابستہ ہر فرد کا یہ مَدَنی مقصد ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَاللہُ الکریم!۔“ یہ مَدَنی مقصد دعوتِ اِسلامی سے وابستہ ہر اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہن کو یہ یاد دِلاتا ہے کہ وہ خود بھی اچھائی یعنی دین کے راستے پر چلے اور دوسروں کو بھی اس طرف لائے۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے دعوتِ اِسلامی کے تحت ہر ذیلی حلقے میں یہ 12 دِینی کام کئے جاتے ہیں، جو نیکیاں کمانے کا ذریعہ ہیں اور ایک طرح سے دینِ اِسلام کی اِشاعت وخِدمت کا وہی اَنداز ہے، جو صحابۂ کِرام اور بزرگانِ دین سے چلا آرہا ہے۔

ان 12 دِینی کاموں کی یومیہ، ہفتہ وار اور ماہانہ ترتیب کچھ یوں ہے:

روزانہ کے چار (4) دِینی کام	
(1) فجر کے لئے جگانا	(2) تفسیر سُننے، سنانے کا حلقہ
(3) دَرس	(4) مدرسۃُ المدینہ بالِغان
ہفتہ وار پانچ (5) دِینی کام	
(5) ہفتہ وار اِجتماع	(6) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ
(7) علاقائی دورہ	(8) ایک دن راہِ خدا میں
(9) ہفتہ وار رِسالہ مُطالعہ	
ماہانہ تین (3) دِینی کام	
(10) نیک اَعمال	(11) قافلہ	(12) مَدَنی کورسز

آیئے! ان تمام دِینی کاموں کا مختصر جائزہ لیتے ہیں:

﴾1﴿ فَجر کے لئے جگانا

﴾ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے پہلا دِینی کام ﴿

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کا مطلب نَمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا ہے، اس دِینی کام کی شُروعات اپنے ہی گھر سے کی جائے اور گھر والوں کو نَماز کے لئے جگایا جائے کہ یہ عمل پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتِ مبارکہ بھی ہے۔ چنانچہ؛

پیارے آقا کا اہلِ بَیت کو نماز کے لئے جگانا

اللہ پاک پارہ 16، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 132 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًاؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَؕ (پ16، طٰہٰ:132)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے۔

مسلمانوں کی پیاری امّی جان حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رات کو نَماز ادا کیا کرتے تھے اور میں آپ کے اور قِبلے کے درمیان عَرض یعنی چوڑائی میں لیٹی ہوتی تھی۔ جب آپ وِتر پڑھنے کا اِرادہ کرتے تو مجھے جگا دیا کرتے تھے اور میں بھی وِتر پڑھ لیتی تھی۔[(1)]

علامہ بَدرُ الدِّین عَینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس ادائے مصطفٰی میں اللہ پاک کے فرمان ﴾وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ﴿ (پ16، طٰہٰ:132) پر عمل ہے۔ نیز اس سے یہ بھی

---

(1)... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتراض بین یدی المصلی، ص191، حدیث:512

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ سونے والے کو اِطاعتِ الٰہی کے لئے جگانا مُسْتَحَب یعنی ثواب ہے۔[1]

اِسی طرح طَبَقاتُ المحدِّثین میں ہے: مشہور صحابی حضرت ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 8 مہینے تک ہر روز حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ کے دروازے کے پاس سے گزرتے اور فرماتے: اَلصَّلاۃُ، رَحِمَکُمُ اللہُ یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے، اللہ پاک تم پر رحم فرمائے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! گھر والوں کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی نَماز کے لئے جگا کر ڈھیروں اجر و ثواب حاصِل کیجئے۔ مسلمانوں کو نَماز کے لئے جگانا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت ہے اور صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان بھی اس سنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔ اِسلام کے دو بڑے مرتبے والے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہما پر عین اُس وقت قاتلانہ حملے ہوئے، جب وہ مسلمانوں کو نَمازِ فجر کے لئے جگاتے ہوئے جا رہے تھے۔ کاش ہمیں بھی سنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ آیئے! ایک اور خوبصورت روایت بھی ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت بِلال رضی اللہُ عنہ نے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کن اَلفاظ سے نَمازِ فجر کی دعوت دی۔

حضرت بلال کا نَمازِ فجر کے لئے جگانا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذّنِ رسول حضرت بلال رضی اللہُ عنہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نَمازِ فجر کی اِطلاع دینے کے لئے

(1)... عمدۃ القاری، کتاب الوتر، باب ایقاظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلہ بالوتر، 5 / 223، تحت الحدیث: 997 بتغیرٍ
(2)... طبقات المحدثین للاصبہانی، الطبقۃ التاسعۃ، الرقم: 590- ابو عبد اللہ محمد بن الفضل العنبری، 4 / 149

آئے تو آپ کو آرام کرتے ہوئے پایا، یہ دیکھ کر حضرت بِلال رضی اللہ عنہ نے (بلند آواز سے) کہا: "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ یعنی نماز نیند سے بہتر ہے۔" پھر اسے صُبح کی اذان میں باقی رکھا گیا۔[1]

اسی طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو مؤذِّن نمازِ فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو آرام کرتے پایا، اس نے کہا: "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ یعنی نماز نیند سے بہتر ہے۔" تو حضرت عمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ اس کو صبح کی اَذان میں شامل کر لو۔[2]

نماز کے لئے جگانے کا حکم

پیارے اِسلامی بھائیو! ان رِوایات سے جہاں نماز کی اَہَمِّیَّت واضح ہوئی، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز کے اَوقات میں سورہا ہو تو اس کو بیدار کر دینا چاہیے، چنانچہ فقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب "بہارِ شریعت" میں مفتی اَمجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کوئی سورہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب یعنی لازِم ہے کہ سوتے کو جگادے اور بُھولے ہوئے کو یاد دِلا دے۔[3] یاد رہے! جگانا اور یاد دلانا اُس وَقت واجب ہو گا جبکہ غالِب گمان یعنی یقین کی حد تک خیال ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔[4]

اے عاشقانِ رسول! نماز کی فرضیت و اَہَمِّیَّت ہر مسلمان جانتا ہے اور اس پر اِیمان بھی رکھتا ہے مگر یہ کام جس قدر اہم ہے اسی قدر سُستی اور غفلت بھی اس میں زیادہ نظر آتی

(1)... معجم اوسط، 7/309، حدیث: 7583

(2)... موطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی النداء للصلاۃ، ص58، حدیث: 158

(3)... بہارِ شریعت، 1/701، حصہ: 4 بتغیرٍ

(4)... نماز کے اَحکام، قضا نمازوں کا طریقہ، ص332

www.dawateislami.net

ہے اور دیگر نمازوں کی نسبت نَمازِ فجر میں یہ سُستی اور زیادہ ہوتی ہے، ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے روزانہ کا پہلا دِینی کام ”فجر کے لئے جگانا“ ہے، جو اِسلامی بھائی اس دِینی کام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خود بھی نَمازِ فجر کی پابندی کرنے والے بنتے ہیں اور دوسروں کو نمازی بنانے والے بھی بن جاتے ہیں۔ فجر کے لئے جگانا، نہ صرف حکمِ قرآنی پر عمل ہے بلکہ سنّتِ رسول اور سنّتِ صحابہ بھی ہے۔ فجر کے لئے جگانے سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں، یوں مسجد کی آبادکاری میں حصہ لینے کی فضیلت بھی حاصِل ہوگی نیز جو دوسروں کو فجر کے لئے جگاتا ہے اسے پہلی صف کی فضیلت بھی حاصِل ہوتی ہے۔

فجر کے لئے جگانے کی اِحتیاطیں

گلی / مَحَلّے میں آوازیں لگاکر یا فون کرکے نَمازِ فجر کے لئے جگانا دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں ”فجر کے لئے جگانا“ کہلاتا ہے۔ گلی میں ”فجر کے لئے جگانے“ کے لئے میگا فون اِستعمال کرنے کی اجازت نہیں، آواز لگانے میں یہ بھی اِحتیاط کیجئے کہ چھوٹے بچّوں، مریضوں اور جو اِسلامی بہنیں نَماز پڑھ کر سوئی ہوں یا تلاوت وغیرہ میں مشغول ہوں انہیں پریشانی نہ ہو۔ مریض یا بچّے وغیرہ کی تکلیف کے سبب کوئی شخص ”فجر کے لئے جگانے“ کی آواز دِھیمی رکھنے کا کہے تو فوراً اُس کی بات مان لیجئے۔(1) فجر کے لئے جگانے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، اس کے مطابق فجر کے لئے جگانے کی سعادت حاصِل کیجئے۔

گلی / مَحَلّے میں فجر کے لئے جگانے کا طریقہ

”بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم“ پڑھ کر دُرُود و سلام کے یہ صیغے پڑھنے کے بعد اس سے نیچے دیا گیا مضمون پڑھیے:

(1)...وسائلِ بخشش، ص665 بتغیرٍ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ الله	وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله	وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

پیارے اِسلامی بھائیو! فَجْر کی نَماز کا وَقْت ہو گیا ہے۔ سونے سے نَماز بہتر ہے۔ جلدی جَلْدی اُٹھئے اور نَماز کی تیاری کیجئے۔ الله پاک آپ کو بار بار حج نصیب کرے اور بار بار میٹھا مدینہ دِکھائے۔

اب پھر اُوپر دیا ہوا دُرُود و سلام پڑھئے، اس کے بعد موقع کی مُناسَبَت سے دوبارہ اُوپَر دیا ہوا مضمون یا نیچے دیئے گئے اَمِیرِ اَہْلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نظم کردہ ان اَشعار میں سے مُنْتَخب اَشعار پڑھئے:[1]

فجر کا وَقْت ہو گیا اٹھو!

فجر کا وَقْت ہو گیا اُٹھو!	اے غُلامانِ مصطفٰے اُٹھو!
جاگو جاگو، اے بھائیو، بہنو!	چھوڑ دو اب تَو بِسْترا اُٹھو!
تم کو حج کی خدا سَعَادَت دے	جَلْوَہ دیکھو مدینے کا اُٹھو!
اٹھو ذِکْرِ خُدا کرو اُٹھ کر!	دِل سے لو نامِ مصطفٰے اُٹھو!
فجر کی ہو چکی اَذانیں وَقْت	ہو گیا ہے نَماز کا اُٹھو!
بھائیو! اُٹھ کر اب وُضو کر لو	اور چلو خانۂ خُدا اُٹھو!
نیند سے تو نَماز بہتر ہے	اب نہ مُطْلَق بھی لیٹنا اُٹھو!
اُٹھ چکو اب کھڑے بھی ہو جاؤ!	آنکھ شیطاں نہ دے لگا اُٹھو!
جاگو جاگو نَماز غفلت سے	کر نہ بیٹھو کہیں قضا اُٹھو!

(1)... نیک بننے بنانے کے طریقے، ص188 بتصرف

www.dawateislami.net

اب ”جو سوئے نماز کھوئے“ وَقت
سونے کا اب نہیں رہا اُٹھو!
یاد رکھّو! نماز گر چھوڑی
قَبر میں پاؤ گے سزا اُٹھو!
بے نَمازی پھنسے گا محشر میں
ہو گا ناراض کِبرِیا اُٹھو!
میں ”صدائے مدینہ“[1] دیتا ہوں
تم کو طیبہ کا واسطہ اُٹھو!
میں بِھکاری نہیں ہوں دَر دَر کا
میں ہوں سرکار کا گدا اُٹھو!
مجھ کو دینا نہ پائی پیسہ تم!
میں ہوں طالِب ثواب کا اُٹھو!
تم کو دیتا ہے یہ دُعا عطّار!
فَضْل تم پر کرے خُدا اُٹھو![2]

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

ماہِ رمضان المبارک میں صدائے سَحری پر مشتمل امیرِ اہلِ سنّت کے اشعار

رمضانُ المبارک میں صبحِ صادق سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے مساجد میں مائک پر/ گلیوں، بازاروں میں یہ اَشعار پڑھیے۔

وَقْت سحری کا ہو گیا جاگو
نُور ہر سَمْت چھا گیا جاگو
اُٹّھو سحری کی کر لو تیّاری
روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمَضاں کے فَرْض ہیں روزے
ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اُٹّھو اُٹّھو وُضو بھی کر لو اور
تم تہجد کرو ادا جاگو
چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو
کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ہو گی مَقبول فَضْلِ مولیٰ سے
کھا کے سَحری کرو دُعا جاگو

(1)...فجر کے لئے جگانے کی پرانی اصطلاح ”صدائے مدینہ“ ہے۔
(2)...وسائلِ بخشش، ص666

www.dawateislami.net

ماہِ رَمَضاں کی بَرَکتیں لُوٹو
لُوٹ لو رَحمتِ خُدا جاگو
کھا کے سَحری اُٹھو ادا کر لو
سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے
اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رمضاں کے صَدقے مولیٰ دے
اُلفت و عشقِ مصطفےٰ جاگو
تم کو رَمَضان کا مدینے میں
دے شرف ربِّ مصطفےٰ جاگو
کیسی پیاری فَضا ہے رَمَضاں کی
دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے
جَلد اُٹھ کر کے لو نَہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفےٰ ہوجائے
ہے یہ عطّار کی دُعا جاگو[1]

صلّوا علی الحبیب صلّی اللّٰہُ علٰی محمد

اللہ پاک ہمیں اِخلاص کے ساتھ خوب خوب دِینی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

دُعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربِّ مصطفےٰ! جو نمازِ فجر کے لئے دوسروں کو جگائے اُس کی قسمت جگادے کہ وہ خواب میں تیرے پیارے پیارے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرلے اور بے حساب مَغفِرت اُس کا مقدّر رہو۔

﴿2﴾ تفسیر سُننے، سنانے کا حلقہ

﴿ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے دوسرا دِینی کام﴾

نَمازِ فجر سے لے کر طُلوعِ آفتاب تک کا وقت اللہ پاک کی رحمتیں اور بَرَکتیں سمیٹنے کے

(1)...وسائلِ بخشش، ص668

www.dawateislami.net

لئے بڑا ہی قیمتی وقت ہے، اللہ والوں کا یہ اَنداز رہا ہے کہ وہ یہ وقت مسجد میں ہی گزارتے اور اِسے اللہ پاک کے ذکر اور بالخُصوص تلاوتِ کلامِ پاک میں گزارتے۔ کیونکہ یہ وقت اللہ پاک کی یاد اور مسجد میں گزارنے کی خاص فضیلت ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شخص نَمازِ فجر باجَماعَت ادا کرکے ذِکرُ اللہ کرتا رہے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔[1] ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص نَمازِ فجر سے فارِغ ہونے کے بعد اپنے مُصلّے (یعنی جہاں نَماز پڑھی وہیں) پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اِشراق کے نَفْل پڑھ لیے، صِرف خَیر کی بات ہی کی تو اُس کے گناہ بَخْش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔[2]

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں فجر کی نماز سے اِشراق کی نماز کے درمیانی وقت کو سنّت کے مطابق کارآمد بنانے کے لئے تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ لگایا جاتا ہے۔

تفسیر کی اَہمیّت

پیارے اِسلامی بھائیو! یہ چلتی سانسیں ہمارے پاس ایک اَمانت کی طرح ہیں، جن پر ہمارا اپنا کوئی اِختیار نہیں، پھر یہ اَمانت کسی کو 40 سال، کسی کو 60 یا 70 سال تک کم یا زیادہ جتنی اللہ پاک چاہے اتنی مدّت کے لئے عطا فرماتا ہے۔ اِس دی گئی مہلت اور وقت میں ہمیں ایک منزل تک پہنچنا ہے اور وہ منزل اللہ پاک کی رضا ہے۔ خالقِ کائنات کا بہت بڑا کرم ہے کہ اُس نے اِس منزل کو پانے کے طریقے اور راستے بھی خود ہی قرآنِ کریم کی صورت میں بیان فرما دیئے۔ ہمیں چاہیے کہ ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی منزل یعنی اللہ پاک کی رضا

(1)...ترمذی، ابواب السفر، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس۔۔۔ الخ، ص 171، حدیث: 586

(2)...ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضحی، ص 211، حدیث: 1287

پانے کے لئے بھرپور کوشش کریں اور یہ تبھی ممکن ہوگا، جب ہم قرآنِ کریم کو سمجھ کر اس پر عمل کریں گے۔ قرآنِ کریم کو صرف اُردو ترجمے سے سمجھنا بہت مشکل ہے، اور یہ غلط فہمی میں بھی مبتلا کرسکتا ہے، اس لئے تفسیر پڑھنا یا سننا بہت ضروری ہے۔

تفسیر سے مراد ایسا عِلْم ہے کہ جس کے ذریعے کتابُ اللہ کو سمجھا جاتا ہے، اِس کے معانی کی وضاحت کی جاتی ہے اور اس میں بیان کردہ اَحکام اور حکمتوں کو نکالا (یعنی سمجھا) جاتا ہے۔ (1)

اَسلاف کا حلقۂ تفسیر

پیارے اِسلامی بھائیو! نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے اَصحاب کو نہ صرف قرآنِ کریم سکھایا بلکہ سمجھایا بھی، یعنی اس کی تفسیر بھی بیان فرمائی۔ اِسی طرح بزرگانِ دین کا بھی یہ طریقۂ کار رہا ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے درسِ قرآن کے ذریعے قرآنِ کریم کی تفسیر بیان فرماتے اور عوام کی ایک بڑی تعداد اُن سے تفسیر سُن کر قرآن سمجھتی۔ آیئے! اس بارے میں چند رِوایات ملاحظہ فرمائیں۔

جو پوچھنا ہے پوچھو

حضرت طُفیل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، مولائے کائنات حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تو آپ خطاب فرمارہے تھے اسی دوران فرمانے لگے کہ لوگو پوچھو جو پوچھنا ہے تم مجھ سے جو بھی سوال کروگے میں اس کا جواب دوں گا اور مجھ سے کتابُ اللہ کے متعلّق سوال کرو۔ اللہ پاک کی قسم! قرآنِ کریم کی کوئی آیت ایسی نہیں، جس کے متعلّق مجھے علم نہ ہو کہ وہ رات کو نازِل ہوئی ہے یا دن میں،

(1)... البرھان فی علوم القرآن، تعریف علم التفسیر، 1 / 33 بتغیرٍ

میدان میں نازل ہوئی یا غار میں۔ [1]

عبدُ اللہ بن عبّاس اور حلقۂ تفسیر

حضرت ابو بکر ہُذَلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت حَسَن بَصرِی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس حاضِر ہوا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما تفسیرِ قرآن میں اِمتیازی مقام رکھتے تھے۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ تم اس پُختہ عُمر کے جوان کی صُحبت میں رہا کرو کہ یہ بہت سوال کرنے والی زبان اور بہت سمجھ دار دل کے مالک ہیں اور (حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے) فرمایا: وہ (یعنی حضرت عبدُ اللہ بن عباس) ہمارے اس منبر پر تشریف لاتے تھے اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عِمران کی تلاوت کرکے (پھر) ایک ایک آیت کی تفسیر بیان فرمایا کرتے اور آپ کے کلام کی سَلاسَت (صفائی) ورَوانی بے مثال تھی۔ [2]

اسی طرح حضرت ابو وائِل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اور میرے ایک ساتھی نے حج کیا اور سُلطانُ المُفَسّرِین حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما بھی حج کر رہے تھے، ایک جگہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سورۂ نور پڑھنے لگے اور اس کی تفسیر بیان کرنا شروع ہوئے تو میرے ساتھی نے کہا: اے اللہ پاک! تو ہر نَقص و عیب سے پاک ہے، یہ شخص کتنا بہترین کلام کر رہا ہے، اگر اس کلام کو تُرکی (یعنی غیر عربی) لوگ سن لیں تو وہ ایمان لے آئیں۔ [3]

---

(1)... تفسیر عبد الرزاق، پ30، الذاریات، 3/234، حدیث: 2970

(2)... معجم کبیر، 5/167، حدیث: 10473

(3)... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر مجلس ابن عباس، 4/693، حدیث: 6346

www.dawateislami.net

حضور غوثِ پاک کا حلقۂ تفسیر

حافظ ابو العباس احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں علّامہ ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِجتماعِ غوثیہ میں حاضِر ہوا، ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، (اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے وَعظ کا آغاز کیا) اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے، آیت کے ایک ایک کرکے 40 تفسیری اَقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا۔ پہلی 11 تفسیروں کے بعد ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علّامہ ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلم میں نہیں۔ [1]

پیارے اِسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والوں کے اس طریقے پر عمل کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے روزانہ کا دوسرا دِینی کام ہر روز نَمازِ فجر کے بعد تفسیرِ قرآن سُننے، سُنانے کا حلقہ لگانا اور اس میں شرکت کرنا ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا ہے تو اِسے ضائع مت کیجئے۔ خود آگے بڑھ کر اس کام کی ذمہ داری لیجئے، ہمارا ہدف ہونا چاہیے کہ عاشقانِ رسول کی ہر ہر مسجد میں روزانہ باقاعدگی سے تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ لگایا جائے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اِسلام ہو جائے

صلّوا علی الحبیب　　صلَّی اللہُ علٰی محمد

تفسیر کے حلقے کی ذِمّہ داری اور طریقۂ کار

تنظیمی طور پر تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ لگانا اور اس کا اِہتمام کرنا شعبہ نیک اَعمال کے

(1)... بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رضی اللہ عنہ، ص224 ملخصاً

ذِمّہ داران کے سِپُرد ہے۔ لٰہٰذا نمازِ فجر کی دُعا کے بعد جس اِسلامی بھائی کی ذمہ داری ہو، وہ مَسْجِد کے ایک طرف تفسیر سننے، سنانے کے حلقے کا اِہتِمام اس طرح فرمائیں:

❀ 3 بار اس طرح اِعلان فرمایئے: ”قریب قریب تشریف لایئے۔“ اس کے بعد پردے میں پردہ کرکے دوزانُو بیٹھ کر یہ پڑھتے ہوئے اِبتدا کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

❀ اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

❀ پھر اس طرح اِعتکاف کی نِیَّت کروایئے: نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف یعنی میں نے سُنَّتِ اِعتکاف کی نِیَّت کی۔

❀ ان میں سے کسی ایک تفسیر سے تین آیات ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ دیکھ کر بیان کریں۔ (1) تفسیر صِرَاطُ الجنان (2) خزائِنُ العِرفان (3) نُورُ العِرفان (4) تعلیمُ القرآن۔

❀ اگر صِرَاطُ الجنان میں کسی مَقام پر تفسیر طویل یعنی زیادہ لمبی ہو تو 2 صفحات کافی ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر نورالعرفان / خزائن العرفان وغیرہ سے 3 آیات پڑھی جائیں۔

❀ پھر خطبہ پڑھے بغیر فیضانِ سنّت کے ترتیب وار 4 صفحات پڑھ کر سنایئے۔

❀ اس کے بعد اجتماعی طور پر شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ (مَنْظُوم) پڑھا جائے۔ (چاہے طرز میں پڑھیں یا بغیر طرز کے)

❀ اِشراق و چاشت میں اگر کچھ وَقْت باقی ہو تو شَجرہ شریف کے اَوراد و وَظائف کا اِہتِمام کر

لیا جائے۔

❀ اِشراق وچاشت کا وَقْت[1] شروع ہوتے ہی نَمازِ اشراق وچاشت ادا کیجئے اور مختصر دُعا کیجئے۔

❀ آخِر میں مُبلِّغ اِسلامی بھائی سب سے خَندہ پیشانی سے ملاقات کریں۔

حلقۂ تفسیر کے فضائل وفوائد

❀ حضرت ابو ذر غِفاری رضی اللّٰہُ عنہ کو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارا صُبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا خواہ اِس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ ❀ صبح کے وقت کتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لئے نکلنا 100 رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔[2] ❀ علم کے طلب گاروں میں بھی اِس کا شُمار ہوگا۔ زہے نصیب! اگر اسی حالت میں موت آجائے تو شہادت کا رُتبہ ملے گا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کسی طالِبِ علم کو علم حاصِل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شہید ہے۔[3] ❀ صبح کے وقت نیکی سیکھنے سکھانے کی فضیلت ملے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شخص صبح کے وَقْت مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لئے جائے تو اُسے پورے عمرے کا ثواب ملے گا۔[4] ❀ اچھی صُحبت ملے گی اور اچھی صُحبت کے متعلّق صُوفیائے کِرام رحمۃُ

---

(1)... سُورَج طُلُوع ہونے کے کم از کم 20 یا 25 منٹ بعد سے لے کر ضَحوۂ کُبریٰ تک نَمازِ اِشْراق کا وَقْت رہتا ہے۔ جبکہ نَمازِ چاشت کا وَقْت آفتاب بُلَند ہونے سے زَوال تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھ جائے تو پڑھے۔ (بہار شریعت، 1/676، حصہ:4بتغیرٍ) نَمازِ اِشْراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نَمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی پنج سورہ، 277-278 ملتقطاً)

(2)... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل من تعلم القران وعلمہ، ص48، حدیث:219

(3)... مسند بزار، مسند ابی ہریرہ، 15/191، حدیث:8574

(4)... مستدرک، کتاب العلم، باب من جاء المسجد لتعلم الخیر، 1/281، حدیث:317

www.dawateislami.net

اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ نیک صُحبت ساری عِبادات سے اَفضل ہے، جیسا کہ ! صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان سارے جہاں کے اَولیائے کِرام سے اَفضل ہیں، اس لئے کہ وہ جنابِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صُحبت یافتہ ہیں۔ (1)

دیگر فوائد

❀ تفسیر سننے، سنانے کے حلقے سے اہلِ محلّہ میں اِسلامی تعلیمات عام ہوتی ہیں ❀ اِس سے انسان کو ذہنی سکون ملتا ہے ❀ قرآنِ کریم کے اَحکامات کا علم حاصِل ہونے کی صورت میں عمل کا جذبہ بڑھتا ہے ❀ گناہوں کی وجہ سے زنگ آلود دل، نورانیت پاتے ہیں ❀ عقائد و نظریات کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے ❀ دِینی کاموں کو عُروج ملتا ہے ❀ نیک عمل پر عمل کی سعادت نصیب ہوتی ہے ❀ روزانہ قرآنِ کریم پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربَّ المصطَفٰے! جو باجماعت فجر ادا کرکے قرآنِ کریم کی تفسیر سُننے سنانے کے حلقے میں شامِل ہو کر نمازِ اِشراق و چاشت پڑھ کر جائیں انہیں بار بار حج و دیدارِ مدینہ سے مُشَرَّف فرما اور اُنہیں زیرِ گنبدِ خَضرا شہادت، بقیعِ پاک میں مَدفن اور جنَّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علٰی محمد

---

(1)... مرآۃ المناجیح، 3/312 بتغیرٍ

﴾3﴿ دَرس

﴾ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے تیسرا دِینی کام ﴿

"درس" ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے تیسرا دِینی کام ہے اور اس سے مراد علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کے لئے درس دینا اور اس میں شریک ہونا ہے۔ علم کا درس دینا نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی سُنّت ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی ان کے جذبے سے کچھ حصہ مل جائے۔ آیئے اس بارے میں ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ والوں کا علمِ دِین کا درس دینے کا کیا اَنداز ہوتا تھا اور ان کے درس میں شریک ہونے والوں میں علم سیکھنے کا کیسا جذبہ ہوتا تھا۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کا مرکز

حضرت ابراہیم جُمَحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اَعرابی حضرت عباس بِن عبدُ المُطّلِب رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخِل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کے ایک طرف تَرجُمانُ القرآن حضرت عبدُ اللہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما فتویٰ دیتے اور آپ سے جو بھی سوال کیا جاتا، آپ اس کا جواب دیتے اور دوسری طرف حضرت عُبیدُ اللہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما ہر آنے والے کو کھانا کھلاتے تھے۔ یہ دیکھ کر اُس اَعرابی نے کہا جو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی چاہتا ہے وہ حضرت عبّاس بِن عبدُ المطلب رضی اللہ عنہ کے گھر ضرور آئے کیونکہ یہ (عبدُ اللہ بِن عبّاس) فتویٰ دیتے ہیں اور لوگوں کو فقہ سکھاتے ہیں اور یہ (عُبیدُ اللہ بِن عبّاس) کھانا کھلاتے ہیں۔[1]

(1)... تاریخ ابن عساکر، رقم 4456، عبید اللہ بن عباس، 37/480

حضرتِ عبدُ اللہ بِن مسعود کا حلقۂ علم

حضرت عَلْقَمَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حُذَیفہ رضی اللہُ عنہ سے فَرِیضَہ (یعنی حق مہر) کے متعلّق سوال کیا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ حضرت عَلْقَمَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حُذَیفہ رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا کہ میں بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: کیا آپ اس کے متعلّق علم رکھتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی جواب دو۔ جب میں نے جواب دیا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ یہ جواب آپ نے کہاں سے سیکھا ہے؟ میں نے کہا: اپنے استاذ حضرت عبدُ اللہِ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا وہ آپ کو درس دیتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ ہمیں علمِ دِین سکھاتے ہیں۔[1]

دعوتِ اِسلامی اور درس

پیارے اِسلامی بھائیو! درس دینا اور سننا فروغِ علم ہی کا ایک ذریعہ ہے، اَمیرِ اَہلِ سُنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری دامَت بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ نے جب سنّتوں کی بہار لانے والی تنظیم دعوتِ اِسلامی کا آغاز فرمایا تو مَساجِد کی آباد کاری، گھر گھر نیکی کی دعوت اور بازاروں چوراہوں پر موجود اَفراد تک اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَحکامات پہنچانا بھی آپ کے عظیم مقصد میں شامِل تھا، چنانچہ اس مقصد کے تحت درس دینے کا آغاز کیا گیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان اور بزرگانِ دِین کے طریقۂ کار پر عَمَل کرتے ہوئے عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کے لئے جو 12 دِینی کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے

(1)... کتاب الآثار لامام محمد، باب فی الفرائض، ص333، حدیث: 783

www.dawateislami.net

روزانہ کا ایک دِینی کام "درس" بھی ہے۔ اس دِینی کام میں مسجد درس، چوک درس اور گھر درس شامل ہیں۔

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ درس دینا تو اُن لوگوں کا کام ہے جو عُلما و مُفتیانِ کِرام ہیں، یہ حکم ہمیں تو نہیں ہوا، تو آیئے نبیِ آخرُ الزّماں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ حقّ تَرجُمان سے اپنی اُمّت کے ہر ہر فرد کے لیے جاری ہونے والا یہ حکم سنتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اِرشاد فرمایا: "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔"(1)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مشہور شارِحِ حدیث، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآنِ کریم کی آیت یاد ہو تو وہ دوسرے کو پہنچادے، تبلیغ صرف علمائے کِرام پر فرض نہیں، ہر مسلمان بقدرِ علم مُبلّغ ہے۔(2)

پیارے اِسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم ہم سب کے لئے ہے کہ ہم اپنی اپنی طاقت و علمی حیثیت کے مطابق لوگوں تک قرآن و سنّت کا پیغام پہنچائیں اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کریں۔ اِسی طرح قرآنِ کریم میں ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم خود بھی دِین سیکھ کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی اِصلاح کر کے دوزخ سے بچیں جیسا کہ حکمِ الٰہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28، التحریم:6)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

بَحرُ العُلوم، سلطانُ المُفسِّرین حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما اس آیت کی تفسیر

(1)...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ص888، حدیث: 3461

(2)...مرآۃ المناجیح، 1/185

www.dawateislami.net

میں فرماتے ہیں کہ اپنے گھر والوں کو اللہ پاک کی فرمانبرداری کا علم سکھاؤ اور انہیں اللہ پاک کی نافرمانیوں سے روکو اور انہیں ذِکرِ اِلٰہی کا حکم دو تاکہ اللہ پاک انہیں دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمادے۔[1]

صلّوا علی الحبیب　　　صلّی اللّٰہُ علٰی محمد

درس کے فوائد

پیارے اِسلامی بھائیو! رضائے الٰہی کی خاطر علمِ دِین کا درس دینے کے بے شُمار فوائد ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

❀ درس دینے سے ضروری علمِ دِین حاصِل ہوگا جسے سیکھنا فرض ہے۔ ❀ اس حدیثِ پاک پر عمل ہوگا کہ علم حاصِل کرنا ہر مسلمان مَرد و عورت پر فرض ہے۔[2] ❀ مساجِد میں دَرْس کریں گے تو مساجد آباد ہوں گی اور اللہ پاک کے اِس حکم پر عمل ہوگا کہ بے شک مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔(پ10، التوبۃ:18) ❀ بازار اور چوک میں دَرْس کرنے کی فضیلت ملے گی کہ بازار میں ذِکْر کرنے والا قیامت کے دن جب اللہ پاک سے ملاقات کا شرف پائے گا تو اس کے لیے ہر بال کے بدلے ایک نور ہوگا۔[3] ❀ دَرْس دینے سے معلومات میں اِضافہ، نیکی کی دعوت دینے کا ثواب، اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے ❀ گھر دَرْس دینے سے گھر میں دِینی ماحول بنتا ہے۔[4]

پیارے اِسلامی بھائیو! درس کے متعلّق ذکر کی گئی روایات سے درس کی اَہَمِّیّت، فضائل

(1)... تفسیر طبری، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:6، 12/ 157، حدیث:34439

(2)... مرآۃ المناجیح، 1/ 185

(3)... شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، 1/ 412، حدیث:567

(4)... مدنی مذاکرہ، 6ربیع الاول1436ھ بمطابق28دسمبر2014ء

www.dawateislami.net

اور فوائد کا علم حاصِل ہوا، آیئے! درس دینے کا طریقہ ملاحظہ کرتے ہیں:

مسجد درس دینے کا طریقہ

3 بار اس طرح اِعلان کیجئے: ”قریب قریب تشریف لایئے۔“ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح اِبتدا کیجئے:

(مائک اِستعمال مت کیجئے، بغیر مائک کے بھی آواز دھیمی رکھئے تاکہ کسی نمازی وغیرہ کو تشویش نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مَسْجِد میں ہیں، تو اس طرح اِعتکاف کی نِیَّت کروایئے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافُ (ترجمہ: میں نے سُنّت اِعتکاف کی نِیَّت کی)۔

پھر اس طرح کہئے: پیارے اِسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کے لئے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کی نیّت سے ”فیضانِ سُنَّت“ کا دَرس سُنیے۔ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بَدَن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے ہو سکتا ہے اس کی بَرَکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب آجایئے کہہ کر اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچّھی اچّھی نیتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد فیضانِ سُنَّت سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے: صلّوا علی الحبیب صلّی اللّٰہُ علٰی محمد

درودِ پاک پڑھنے کے بعد کتاب سے دیکھ کر درس دیجئے۔

www.dawateislami.net

دَرْس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلائیے!

(ہر مُبلِّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرْس وبیان کے آخِر میں بِلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

خوفِ خُدا و عشقِ مُصطفٰے کے حُصُول کے لئے ہر ہفتے کو عشا کی نَماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے، سننے اور ہر جُمعرات مَغرِب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں بہ نیّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی اِلتجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تَہَجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم ازکم 3 دن کے قافلے میں سفر اور روزانہ جائزہ لے کر 72 نیک اَعمال نامی رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شاءَ اللہ الکریم! اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نَفرت کرنے اور اِیمان کی حِفاظَت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

آخِر میں خُشُوع و خُضُوع (یعنی جسم ودل کی عاجِزی) اور قبولیّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی بیشی اس طرح دُعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

یارَبِّ مصطفےٰ! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے واسطے ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ یااللہ پاک! درس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، ہمیں عاشقِ رسول، پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللہ پاک! ہمیں نیک اَعمال پر عمل کرنے، قافِلوں میں سفر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرما۔ یااللہ پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قرض داریوں، بے روزگاریوں، بے اولادِیوں، جھوٹے مقدّموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ پاک! اِسلام کا بول بالا کر۔ یااللہ پاک!

www.dawateislami.net

ہمیں دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں زیرِ گنبدِ خَضرا جلوۂ مَحبُوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں شہادت، جَنَّتُ البقیع میں مدفن اور جَنَّتُ الفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ پاک! مدینے کی خوشبو دار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز مُرادوں پر رَحمت کی نَظَر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے | کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی[1]

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

شِعر کے بعد یہ آیتِ مُبارَکہ پڑھئے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝۵۶ (پ22، الاحزاب:56)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں تو پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَۚ۝۱۸۰ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَۚ۝۱۸۱ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠۝۱۸۲ (پ23، الصافات:180 تا 182)

دَرس کی کمائی پانے کے لئے (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) بیٹھ کر خَندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اِسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھالیجئے اور اِنفرادی کوشش کے ذریعے انہیں نیک اَعمال اور قافِلوں کی بَرَکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حِکمَت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اِسلامی بھائی ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عموماً چل پڑتے ہیں، یوں اِنفرادی کوشش کی سَعادَت سے محرومی ہو سکتی ہے)

تمہیں اے مُبلِّغ! یہ میری دُعا ہے | کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ[2]

(1)...وسائلِ بخشش، ص96

(2)...وسائلِ بخشش، ص371

www.dawateislami.net

نوٹ: مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی طرف سے طے شدہ بات ہے کہ درس (درسِ فیضانِ سُنّت) فقط امیرِ اہلِ سنّت دَامت بَرکاتُہم العالیہ کی کُتُب ورسائل سے دیا جائے۔[1] اور جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات و عَرَبی عِبارات کا صِرف ترجمہ پڑھئے۔ لکھے ہوئے مضمون کا اپنی رائے سے ہر گز خُلاصہ مت کیجئے۔

دُعائے امیرِ اہلِ سنّت

یا اللہ پاک! جو روزانہ کم از کم ایک درسِ فیضانِ سُنَّت دے یا سُنے اُس سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

﴿4﴾ مدرسۃُ المدینہ بالغان

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے چوتھا دِینی کام ﴾

اللہ پاک کے اس اُمّت پر بے پناہ انعامات وِاحسانات ہیں۔ انہی میں سے ایک عظیم اِحسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں ایسی لَارَیب، بے مِثل و مِثال کتاب عطا فرمائی، جس کا پڑھنا، پڑھانا، سننا، سنانا دیکھنا، چھونا وغیرہ تمام کام عبادت ہیں، بلکہ یہ وہ کتاب ہے جو زندگی گزارنے کا دَستور اور دنیا وآخرت میں ہماری نجات کا سامان ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی نے قرآنِ کریم کی تعلیم کے لئے کئی ذرائع اپنائے ہیں، انہی میں سے ایک ذریعہ "مدرسۃُ المدینہ بالغان" بھی ہے جس میں بڑی عمر کے اِسلامی بھائیوں کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا

(1)... کتبِ امیرِ اہلِ سنّت کی فہرست کے لئے 12 دینی کام (مجلد)، ص 147 ملاحظہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

جاتا ہے۔ نیز ان کی دِینی و اَخلاقی تربِیَت بھی کی جاتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں مزید معلومات حاصِل کرتے ہیں۔

معلّمِ کائنات کا وصفِ تعلیم

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے جو اَوصاف و کمالات عطا فرمائے، ان میں سے ایک اہم وَصْف مُعلِّم یعنی استاذ ہونا بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس وَصْف کو کامل واَکمل طریقے پر ادا کیا اور اپنے اَصحاب کو بِالعُموم تمام شرعی اَحکام اور بِالخُصوص قرآنِ کریم سکھایا۔ اللہ پاک اپنی لاریب اور بے مِثْل کتاب میں اِرشاد فرماتا ہے:

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (پ2، البقرة:151)	ترجَمۂ کنزالعرفان: جیسا کہ ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا۔

تفسیرِ حَسَنات میں ہے: اس آیت میں کتاب سے مراد قرآنِ کریم ہے اور حکمت سے مراد مُفسِّرین رحمۃُ اللہِ علیہم نے فِقہ لیا ہے۔[1]

تفسیر ابنِ کثیر میں ہے: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے بندوں پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھیج کر جو اِحسان فرمایا، وہ یاد کروایا جارہا ہے۔ اس بھیجے ہوئے رسول کا یہ وَصف ہے کہ وہ اللہ پاک کی روشن اور نورانی کتاب کی آیتیں تمہارے سامنے تلاوت فرماتے ہیں۔ بُری عادتوں، نفس کی شرارتوں اور جاہلیّت کے کاموں سے تمہیں روکتے ہیں اور کُفر کی تاریکیوں

---

(1)... تفسیر حسنات، پ2، البقرة، تحت الآیۃ:151، 1/288 بتغیرٍ

www.dawateislami.net

سے نکال کر نورِ ایمان کی ہدایت کرتے ہیں اور کتاب یعنی قرآنِ کریم اور حِکمت یعنی حدیث تمہیں سکھاتے ہیں اور تمہیں وہ چیزیں سکھاتے ہیں، جو تم نہیں جانتے تھے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کے مُعلّمِ اوّل نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اس کو سیکھنے والے پہلے اَفراد صحابۂ کِرام رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین ہیں۔ اس کے بعد یہ سیکھنے سکھانے کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کِرام اور بزرگانِ اِسلام رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین نے بھی قرآنِ کریم کو سیکھ کر صرف اس پر عمل ہی نہیں کیا، بلکہ دوسروں کو سکھانے میں بھی اپنا اہم کردار ادا کیا، آیئے! چند بزرگانِ دین کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

(1) حضرت سَعد بن ابی وَقاص رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآنِ کریم سیکھیں اور سکھائیں۔

حضرت عاصِم رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: حضرت مُصْعَب رضی اللہُ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے میری مَسْنَد پر بٹھایا اور فرمایا: (یہ سب سے بڑے قاری ہیں) ان سے پڑھا جائے۔[2]

(2) حضرت اِمام اَعْمَش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدُ اللہ بِن مسعود رضی اللہُ عنہ لوگوں کو قرآنِ کریم پڑھا رہے تھے کہ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص آپ کے پاس سے گزرا اور پوچھنے لگا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وِراثت (یعنی قرآنِ کریم کا علم) تقسیم کر رہے ہیں۔[3]

(3) حضرت ابو عَوانہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت قَتَادَہ رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں

---

(1)... تفسیر ابن کثیر، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:151، 1/ 472 بتغیرٍ

(2)... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ص47، حدیث:213

(3)... فضائل القرآن لابی عبید، باب فضل القرآن وتعلمہ، ص51

حاضِر ہوا، وہ رمضانُ المبارک میں (لوگوں کو) قرآنِ کریم پڑھا رہے تھے۔[1]

(4) حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ نے مسجد میں کچھ لوگوں کی آواز سنی جو خود بھی قرآنِ کریم پڑھ رہے تھے اور دیگر اَفراد کو بھی پڑھا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ان کے لیے خوش خبری ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسے لوگ یعنی قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے والے بہت زیادہ محبوب تھے۔[2]

(5) حضرت ابو جَعفَر رضی اللہُ عنہ بہت بڑے قارِیِ قرآن تھے، جنہوں نے حضرت عبدُ اللہ بن عباس، حضرت عبدُ اللہ بن عُمر، حضرت ابوہُریرہ اور حضرت زَید بن ثابِت رضی اللہُ عنہم جیسے جلیلُ القدر اَصحابِ رسول سے قرآنِ کریم کا علم حاصِل کیا، ساری زندگی ”اِمامُ القُرّاء“ کے اعلیٰ منصب پر فائز رہے۔[3] آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک عرصے تک مسجدِ نبوی میں لوگوں کو قرآنِ کریم پڑھاتے رہے۔[4]

(6) حضرت ابو عَمرو بن عَلَاء رحمۃُ اللہِ علیہ مضبوط علم والے اور قرآنِ کریم کی سات مشہور قراءتوں میں سے ایک قراءت کے قاری تھے۔ آپ بصرہ کی مسجد میں حضرت اِمام حسن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی موجودگی میں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔[5]

اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی قرآنِ کریم سکھانے کی ترغیب موجود ہے، چنانچہ؛

---

(1)... مسند ابن الجعد، اخبار ابی الخطاب قتادۃ بن دعامۃ السدوسی، ص160، حدیث:1024

(2)... معجم اوسط، 5/274، حدیث:7308

(3)... وفیات الاعیان، 814-یزید بن القعقاع القاریٔ، 3/337 ملتقطاً

(4)... فضائل القرآن لابی عبید، باب عرض القراء للقرآن ومایستحب لہم۔۔۔ الخ، ص360

(5)... طبقات النحویین واللغویین، 9-ابو عمرو بن العلاء، ص35

حضور کا قرآن پڑھانے کا انداز

حضرت ابوعبدُ الرّحمٰن سُلَمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور جانِ کائنات، فخرِ مَوجُودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وہ پیارے صحابہ، جو ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم دیا کرتے تھے یعنی حضرت عثمانِ غنی، حضرت عبدُ اللہ بن مسعود اور حضرت اُبَی بن کَعْب رضی اللہُ عنہم اجمعین اُنہوں نے مجھے بتایا: "أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُہُمُ الْقُرْآنَ عَشْرًا عَشْرًا فَلَا یُجَاوِزُوْنَہَا اِلٰی غَیْرِہَا حَتّٰی یَعْلَمُوْا مَا فِیْہَا یعنی رسولِ خدا، سیّدُ الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کو 10، 10 آیات کرکے پڑھاتے تھے تو صحابۂ کِرام جب تک ان آیات میں موجود عُلُوم پر مکمل عُبور حاصِل نہ کرلیتے تب تک دوسری آیات کو سیکھنے کی طرف توجّہ نہ فرماتے۔"[1]

قرآنِ کریم سکھانے کا حکم

حضرت ابُو اُمامہ رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم دینے کا حکم فرمایا۔[2]

قرآنِ کریم سیکھنے، سکھانے کے فضائل

1 حضور مُعَلّمِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآنِ کریم سکھایا وہ (سکھانے والا) اس (سیکھنے والے) کا سردار ہے نہ تو وہ اپنے اُستاذ کی توہین کرے اور نہ ہی خود کو اس پر ترجیح دے۔[3]

(1)... تاریخ بغداد، رقم: 4851، صالح بن عبد اللہ ترمذی، 9/316

(2)... معجم کبیر، 4/376، حدیث: 8044

(3)... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، 2/406، حدیث: 2213

www.dawateislami.net

2 حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی جوانی میں قرآنِ کریم سیکھتا ہے تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی (یعنی پختہ) عمر میں سیکھتا ہے جبکہ وہ قرآنِ کریم اس کے ذہن سے (بڑھاپے کی وجہ) سے نکل جاتا ہے، لیکن وہ شخص اُسے چھوڑتا نہیں، تو اس کے لئے دوگنا اَجر ہے۔(1)

3 نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآنِ کریم پڑھتا ہے اُس کو (کبھی) فاقہ نہیں ہو گا اور قرآنِ کریم کے بعد اس کے لیے کوئی غِنا نہیں ہے۔(2) یعنی قرآنِ کریم ہر چیز سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کے بعد کوئی محتاج نہیں رہتی۔

4 قرآنِ کریم سیکھو، پس جب تم (قرآنِ کریم) سیکھ لو تو نہ اس میں غُلُو کرو، نہ ہی اس سے جُدا ہو، نہ ہی اس کے ذریعے سے مال کھاؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے سے مال بڑھاؤ۔(3)

علامہ عبدُالرَّؤُوف مُناوِی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعُ الصَّغِیر کی شرح فیضُ القدیر میں اِسی کی مثل ایک حدیثِ مبارکہ میں غُلُو کے چند معنی بیان فرمائے ہیں: (1) غلو کرنے میں، لفظی اور معنوی اِعتبار سے اس قدر حد سے نہ بڑھو کہ باطِل تاوِیلات شروع کر دو۔ (2) یا اپنی ساری طاقت قِراءت میں ہی نہ خرچ کر دو کہ اس کے علاوہ دیگر عبادات چھوڑ دو، یعنی نہ کمی کرو اور نہ بہت زیادہ گہرائی میں جاؤ، یہ دونوں دُرُست نہیں، کیونکہ اللہ پاک تمام کاموں میں میانہ روی کا حکم دیتا ہے۔(4)

(1)...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیمہ، 2/330، حدیث: 1952

(2)...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل من قرء القرآن، 7/156، حدیث: 3

(3)...کتاب الجامع فی آخر المصنف عبد الرزاق، باب سلام القلیل علی الکثیر، 10/9، حدیث: 19613

(4)...فیض القدیر شرح جامع الصغیر، 2/82، تحت الحدیث: 1338 ملخصًا

www.dawateislami.net

قرآنِ کریم درست پڑھئے

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم عربی زبان میں نازِل ہوا ہے، اسی لئے رَسولِ عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اسے عربی لب ولہجے میں پڑھنے کا حُکْم دیتے ہوئے فرمایا: ”اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ، قرآن کو عرب کے لب ولہجے میں پڑھو۔“[1] مگر افسوس! مَخَارِج کی دُرُستی کے ساتھ عربی لب ولہجے میں قرآنِ کریم پڑھنے والے اب بہت ہی کم ہیں۔ (ح اور ہ)، (ذ، ز، ظ اور ض)، (ث، س اور ص) اور (ع اور ء) میں فَرْق کر کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہیں۔ یاد رکھئے! دُرست مخارِج کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض ہے۔ لحنِ جَلِی (یعنی حَرْف کو حَرْف سے بدلنے کی وجہ) سے اگر معنٰی فاسِد ہو جائیں تو نَماز بھی فاسِد ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا اِنتہائی ضروری ہے، آیئے! لحنِ جَلِی کی صورت میں پیدا ہونے والی چند غلطیوں کے متعلّق جانتے ہیں۔

(1) ایک حَرْف کو دوسرے حَرْف سے بَدَل دینا مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلْھَمْدُ پڑھنا۔ (2) ساکِن کو مُتَحَرِّک یا مُتَحَرِّک کو ساکِن پڑھنا خَلَقْنَا کو خَلَقَنَا پڑھنا (ساکن کو مُتَحَرِّک)، خَتَمَ اللّٰہُ کو خَتْمَ اللّٰہُ پڑھنا (مُتَحَرِّک کو ساکِن)۔ (3) حَرَکت کو حَرَکت سے بَدَل دینا اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔ (4) کسی حَرْف کو بڑھا دینا یا گھٹا دینا فَعَلَ کو فَعَلَا پڑھنا (بڑھانا) لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا (گھٹانا)۔ (5) مُخَفَّف کو مُشَدَّد اور مُشَدَّد کو مُخَفَّف پڑھنا جیسے کَذَبَ کو کَذَّبَ پڑھنا (مُخَفَّف کو مُشَدَّد) اور صَدَّقَ کو صَدَقَ پڑھنا (مُشَدَّد کو مُخَفَّف)، نیز جیسے وَتَبَّ کو وَقْف میں خیال نہ کرنے سے وَتَبْ ہو جاتا ہے۔ (6) مَدِّ لازِم اور مَدِّ مُتَّصِل میں قَصْر کرنا جیسے ضَآ لّٓا کو ضَالًّا (مَدِّ لازِم) وَالسَّمَآءِ کو وَالسَّمَاءِ (مَدِّ مُتَّصِل) پڑھنا۔[2]

---

(1)... نوادر الاصول، الاصل الثالث والخمسون والمائتان: فی ان القرآن مثلہ... الخ، 2/242

(2)... فیضانِ تجوید، ص29-30 ملتقطاً و تغیراً

www.dawateislami.net

مدرسۃُ المدینہ بالغان کا قیام

پیارے اِسلامی بھائیو! وہ عظیم اور لَارَیب کتاب جسے پڑھنے، پڑھانے کے ڈھیروں فَضائل وبَرَکات ہیں، مگر افسوس! اوّل تو ہم اس کی تلاوت کرتے نہیں اور کرتے بھی ہیں تو لاعلمی کے باعث بڑی بڑی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ سیکھنے کی کوشش کریں تو یہ خیال آتا ہے کہ اب اتنے بڑے ہوگئے، بال بچوں والے ہوگئے، اب اس عمر میں کیسے سیکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسی چیز کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دعوتِ اِسلامی نے نوجوانوں اور بڑی عمر کے اَفراد کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآن پڑھانے کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالغان قائم کردیئے ہیں۔

دعوتِ اِسلامی کے اس شعبے کے درج ذیل اچھے مقاصِد ہیں:

(1) اِسلامی بھائیوں کو دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا سکھا کر ان کے ذریعے مساجِد میں مزید مدرسۃُ المدینہ بالِغان شروع کروانا۔ (2) پڑھنے والوں کو خوفِ خُدا اور عشقِ رسول کا پیکر، شَرِیعَت کا پابند اور سنّتوں پر عَمَل کرنے والا مُبلّغ بنانے کی کوشش کرنا۔ (3) دِینی کاموں کی ذِمَّہ داری دے کر اِنہیں بھی مَسْجِد بھرو تحریک "دعوتِ اِسلامی" کا حصّہ بنا کر اُس علاقے میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانا۔ (4) نَماز سکھانا اور دُعائیں وغیرہ یاد کروانا۔ (5) کتاب "نَماز کے اَحکام" سے ضَروری مَسَائل سکھانا۔ (6) مزید عِلمِ دِین حاصِل کرنے اور دِینِ متین کی خِدمت کرنے کا جذبہ بیدار کرنا۔ (7) اَخلاقی تربِیَت کرنا۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یا اللہ! مدرسۃُ المدینہ بالِغان، بالِغات پڑھنے پڑھانے والوں اور والیوں کو پلک جھپکنے میں پُل صِراط پار کرلینے کی سعادت عِنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

اے اللہ پاک! ہمیں دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور

دوسرے عاشقانِ رسول کو سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

﴿5﴾ ہفتہ وار اِجتماع

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے پانچواں دِینی کام ﴾

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہر جمعرات کو نمازِ مغرب کے بعد مختلف شہروں میں عظیمُ الشان سنتوں بھرا اِجتماع منعقد ہوتا ہے، جس کو "ہفتہ وار اِجتماع" کہا جاتا ہے۔ اس اِجتماع میں ڈھیروں عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں، وَعظ و نصیحت سے بھرپور بیان ہوتا ہے، ذکر اور رِقَّت انگیز دعا ہوتی ہے، نیز اس میں سیکھنے سکھانے کے حلقے بھی لگائے جاتے ہیں۔ پیارے اِسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ وعظ و نصیحت کے کلمات مسلمانوں کے دلوں پر اَثَر کرتے، انہیں آخرت کی فِکر دِلاتے، نیکیوں کی جانب راغب کرتے اور گناہوں سے دور کر کے اللہ پاک کے قریب کرتے ہیں۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ میں جابجا وعظ و نصیحت کی ایسی مَحافل یا اِجتماعات کے تذکرے ملتے ہیں۔ چنانچہ؛

نبیِ کریم کی محفلِ وعظ

ایک مرتبہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں اپنے صحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ 3 شخص آئے، ان میں سے ایک سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ دوسرا شخص کچھ آگے بڑھا پھر واپس آکر وعظ و نصیحت کی

مجلس میں شامل ہو گیا۔ تیسرا شخص آگے گیا اور واپس مُڑ کر نہ آیا۔ جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وعظ و نصیحت کر چکے تو اِرشاد فرمایا: کیا میں تمہیں 3 لوگوں کے اَحوال کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بہر حال ان میں سے ایک نے اللہ پاک سے توبہ طلب کی تو اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمائی، دوسرے شخص نے اللہ پاک سے حَیا کی تو اللہ پاک نے بھی اس سے حَیا فرمائی اور تیسرے شخص نے اِعراض کیا تو اللہ پاک نے بھی اس سے اِعراض فرمایا۔ (1)

اسی طرح جب آپ کسی اہم بات کا اِعلان فرمانا چاہتے یا صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کو کسی خاص موقع پر کچھ اہم باتیں اِرشاد فرمانا چاہتے تو انہیں مَسْجِدِ نبوی میں جمع ہونے کا حکم اِرشاد فرماتے۔ یعنی اِجتماع کرنا خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔

صحابۂ کِرام کے اِجتماعات

پھر یہی طریقہ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان نے بھی اپنایا، یعنی وعظ و اِرشاد کے لئے لوگوں کو ایک جگہ جمع فرما کر انہیں نصیحتیں اِرشاد فرمایا کرتے۔ چنانچہ خُلَفائے راشِدِین کے ساتھ ساتھ حضرت ابو دَرداء، حضرت عبدُ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم کے اِجتماعات کی بھی مثالیں ملتی ہیں، بعض صحابۂ کِرام نے تو دن خاص کیے ہوئے تھے اور اس مقرّرہ دن میں باقاعدگی کے ساتھ وعظ فرمایا کرتے، جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ (2)

بزرگانِ دین کے اِجتماعات

صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان کے بعد بھی ہر دور میں اللہ والوں کا یہ اَنداز رہا ہے کہ وہ وعظ

(1)... مستدرک، کتاب التوبہ والانابۃ، حکایۃ ثلاثۃ نفر حضروا مجلس النبی، ص362، حدیث:7728

(2)... بخاری، کتاب العلم، باب من جعل لاھل العلم ایاماً معلومۃً، ص91، حدیث:70 ماخوذاً

و نصیحت کے اِجتماعات منعقد کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ذُوالنُّون مِصرِی رحمۃُ اللہ علیہ وعظ و نصیحت فرماتے تو آپ کے اِجتماع میں شُرکا کی تعداد بعض اَوقات 70 ہزار سے زائد ہوا کرتی تھی۔ (1) شیخ مُحقِّق شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اَخبارُ الاَخیار میں فرماتے ہیں: حضور غوثِ اَعْظم رحمۃ اللہ علیہ جب منبر شریف پر تشریف فرما ہو کر مختلف عُلُوم بیان فرماتے تو تمام حاضِرین آپ کے دبدبے و عظمت کے سامنے یوں خاموش ہو جاتے گویا کہ بُت ہوں۔ (2)

حضرت عبدُ الغنی جَمَّاعیلی حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ (تاریخ وفات 600ھ) دِمَشْق کی جامِع مَسْجِد میں شب ِجُمُعَہ اور یومِ جُمُعَہ دَرْسِ حدیث دیا کرتے تھے جس میں کثیر لوگ شریک ہوتے۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ درس دیتے تو لوگوں پر رِقّت طاری ہو جاتی، یہاں تک کہ جو شخص ایک مرتبہ حلقۂ دَرْس میں حاضِر ہوتا پھر کبھی ناغہ نہ کرتا اور آپ دَرْس سے فارِغ ہو کر طویل دُعا بھی فرمایا کرتے تھے۔ (3)

معلوم ہوا کہ اس طرح کے نیک اِجتماعات ہر دور میں ہوتے رہے جن میں لوگ جَوق در جَوق اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے، دین سیکھتے اور وعظ و نصیحت بھرے کلمات سے اپنا تزکیۂ نفس کرتے۔ اِسلام میں اِجتماعیت کی مثالیں جگہ جگہ دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثلاً پنج وقتہ نماز کے لئے محلے کی مَسْجِد میں جمع ہونا، ہفتے میں ایک دن یعنی بروز جُمُعَہ مرکزی جامع مَسْجِد میں اور سال میں 2 بار عید گاہ میں جمع ہونا، خوشی کے مواقع یعنی نکاح و دعوتِ ولیمہ کے وَقْت جمع ہونا اور غم کے موقع یعنی کسی کے فوت ہو جانے پر اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے

(1)... الروض الفائق، المجلس الخامس والاربعون: فی محبۃ اللہ، ص 255

(2)... اخبار الاخیار، ص 13۔ بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ، ص 181 ملخصًا

(3)... سیر اعلام النبلاء، رقم 5385، عبد الغنی بن عبد الواحد، 16/ 24

کے لئے جمع ہونا۔ الغرض زندگی کے بے شُمار مواقع ایسے ہیں، جہاں اِسلام نے ہمیں اکیلا رہنے کی بجائے اِجتماعیَّت کی تعلیم دی ہے۔

اِسلام کی شان و شوکت کا اظہار

حضرت اِمام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کی اِجتماعی عِبادَت سے دِین کو تَقْوِیَت پہنچتی ہے، اِسلام کا جَمال ظاہِر ہوتا ہے اور کُفّار و مُلحِدِین (یعنی بے دِین لوگ) مسلمانوں کا اِجتماع دیکھ کر متأثر ہوتے ہیں اور جُمعہ و جَماعَت وغیرہ دِینی اِجتماعات پر اللہ پاک کی بَرَکتیں اور رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ گوشہ نشین (یعنی اکیلا رہنے والے) شخص پر لازِم ہے کہ جُمعہ، جَماعَت و دِینی اِجتماعات میں عام مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ (1)

دعوتِ اِسلامی اور ہفتہ وار اِجتماع

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے تحت ہر جمعرات کو پاکستان کے مختلف شہروں میں مختلف مَقامات پر ہفتہ وار اِجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں، جن میں کثیر عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں، یہ بابَرَکت اِجتماعات نہ صرف دِین سیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں بلکہ اللہ پاک کی یاد دلانے، نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق کے جام پلانے اور مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو درست کرنے کا بھی بہت بڑا سبب ہیں۔

جب دعوتِ اِسلامی کا آغاز ہوا تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے سب سے پہلے جس دِینی کام سے آغاز فرمایا، وہ ہفتہ وار سنّتوں بھرا اِجتماع ہی تھا، جس میں اِسلامی بھائی جمع ہو کر تِلاوت، نعت اور سنّتوں بھرے علمِ دِین سے مالا مال بیان، ذِکرُ اللہ، رِقّت انگیز دُعا اور صلوٰۃ و سلام میں شرکت کی سعادت حاصِل

(1)... منہاج العابدین، العقبۃ الثالثۃ: عقبۃ العوائق، العائق الثانی: الخلق، ص 124 مفہوماً

www.dawateislami.net

کرتے تھے۔

دعوتِ اِسلامی کا اِجتماع کامیاب کیسے ہوا؟

سیِّدی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: جب دعوتِ اِسلامی کا کام شروع ہوا تو میں گلی گلی، ڈَگر ڈَگر جا کر لوگوں کو اِجتماع میں شرکت کی دعوت دیتا، نیتیں کرواتا، کہ "کون کون چار جمعرات تک اِجتماع میں آئے گا؟ کون کون گیارہ جمعرات تک اِجتماع میں شرکت کرے گا؟" اِس طرح میں اِسلامی بھائیوں سے نیتیں کرواتا، پھر ان کے نام لکھتا اور لِسٹیں بناتا تھا۔ اِبتدا میں کم لوگ آتے تھے، پھر اَلحمدُ لِلّٰہ! ایک دَم بڑھنا شروع ہوگئے اور کافی تعداد میں اِسلامی بھائی اِجتماع میں شریک ہونے لگے۔ مُبالغہ کروں تو میں نے کروڑوں لوگوں کو اِجتماع میں آنے کی نیتیں کروائی ہوں گی ورنہ لاکھوں لوگ تو ضرور ایسے ہیں، جن کو میں نیتیں کروا چکا ہوں۔ مجھے یہ کام کرتے ہوئے 40 سال ہو گئے ہیں۔ اگر وہ لوگ جن کو میں نے نیتیں کروائی ہیں، سب کے سب اِجتماع میں آنا شروع ہو جائیں تو مسجد تو مسجد ہے کراچی کا کوئی میدان ایسا نہیں ہو گا جس میں یہ سب سما سکیں۔ (1)

سب سے پہلا اِجتماع گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار، کراچی) میں ہوا، جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی۔ میں نے سر توڑ کوشش کر کے ہزاروں تو نہیں مگر سینکڑوں اِسلامی بھائی جمع کر لیے تھے۔ چنانچہ میں نے موت کے موضوع پر بیان کیا اور اس کے بعد دعا ہوئی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اس کے بعد سے ہمارا اِجتماع بڑھنا شروع ہوا، دعوتِ اِسلامی بڑھتی رہی اور اللہ پاک کے فضل سے آج تک بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ (2)

(1)... ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، کون کتنی بار حج کرے گا؟ (قسط:93)، ص 13

(2)... مدنی مذاکرہ نمبر: 170۔ سیرتِ امیرِ اہلِ سنّت، ابتدائی حالات (قسط:2)، ص 36 بتغیرٍ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ مَنْزِل مگر | لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

پیارے اِسلامی بھائیو! ہفتہ وار اِجتماع نہ صرف دعوتِ اِسلامی کا ایک اہم دِینی کام ہے بلکہ اس میں شریک ہونا عبادت اور دوسروں کو شرکت کروانا بہت بڑی نیکی ہے۔ اس اِجتماع میں شرکت سے بے شُمار فوائد حاصِل ہوتے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

ہفتہ وار اِجتماع کے دِینی فوائد

(1) علمِ دِین کا حصول: ہفتہ وار اِجتماع علمِ دِین کے حُصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ ہفتہ وار اِجتماع میں ہونے والے بیانات قرآن و حدیث، فَضائل و مسائل اور دینی اَحکام وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں جن سے دین کا علم حاصِل ہوتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت پر آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے: جو شخص علم حاصِل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے اللہ پاک اُس کو جنت کے راستے پر لے جاتا ہے۔[1]

(2) اللہ پاک کی یاد: ہفتہ وار اِجتماع کا ایک بنیادی فائدہ یہ ہے کہ اس میں آنے والے کو اللہ پاک کا ذِکر اور اس کی یاد نصیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے سوائے ذِکرِ الٰہی کے اور اُس (چیز) کے جو ربّ کے قریب کردے اور عالِم اور علم سیکھنے والے کے۔[2]

(3) نیکیوں سے محبّت، گناہوں سے نفرت: ہفتہ وار اِجتماع کی بَرَکت سے نیکیوں سے محبّت اور گناہوں سے نفرت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ص 631، حدیث: 2682

(2)... ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا... الخ، ص 556، حدیث: 2322

www.dawateislami.net

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵) (پ27، الذاریات:55)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ نرمی کے ساتھ سمجھائیے، کیونکہ وہ مسلمان جو وصفِ ایمان میں کمزور ہیں ان کو واضح طور پر سمجھانا اور کُھلا ڈر سنانا فائدہ دے گا، لہٰذا خواہشات پر غلبہ پانے کے لیے کثرت سے وعظ و نصیحت کرنا اِنتہائی ضروری ہے۔(1)

یہ حقیقت ہے کہ دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار اِجتماعات میں ہونے والے بیانات سُن کر نہ جانے کتنے ہی لوگوں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکی کی راہ پر آ گئے۔ کیونکہ وعظ و نصیحت کرنا اور سمجھانا مسلمانوں کے دلوں پر اثر اَنداز ہوتا ہے۔

اِجتماع کی دعوت دینے اور دوسروں کو شرکت کروانے کا اجر

پیارے اِسلامی بھائیو! ہفتہ وار اِجتماع جو اتنے فَضائل وبرَکات کا منبع ہے اور بے شُمار لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن چکا ہے۔ یقیناً اس میں دوسرے مسلمان بھائیوں کو شرکت کروانا یا اِس کی دعوت دینا بھی ثواب کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ یعنی جو شخص کسی نیکی پر رہنمائی کرے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو۔"(2)

آپ بھی اس فرمانِ عالی پر عَمَل کی نیّت فرمالیجئے کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کوئی مسلمان ہفتہ وار اِجتماع میں شریک ہوا اور وہ راہِ ہدایت پر آگیا، بلکہ ممکن ہے کہ وہ بھی دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے تو آپ کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

(1)... تفسیر نظم الدرر، پ27، الذاریٰت، تحت الآیۃ:55، 7/288

(2)... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی۔۔۔الخ، ص756، حدیث:1893

www.dawateislami.net

ابھی آپ نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے متعلّق ملاحظہ کیا، کہ آپ ایک ایک اِسلامی بھائی کے پاس جاتے، اِجتماع کی نیّت کرواتے اور ان کے ناموں کی لسٹیں بناتے، اے کاش ہم بھی مرشِدِ کریم کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔

(4) لوگوں کے ایمان وعقائد کا تحفظ: اس وقت ہر طرف ایمان کے دشمن گھات لگائے بیٹھے ہیں، بدعقیدہ اور لادین لوگ اپنے فاسد نظریات کو پھیلانے میں تیزی سے مصروفِ عمل ہیں۔

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے | سونے والو جاگتے رہیو! چوروں کی رکھوالی ہے

اس لئے اپنے مسلمان بھائیوں اور اپنی نئی نسل کو تباہی سے بچانا اور ان کے عقائد کے تحفّظ کی کوشش کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس کی مختلف صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کروائی جائے تاکہ وہ دین کے قریب رہیں، قرآن وحدیث کے اَحکامات سنیں اور ان کے دل ودماغ پاکیزہ رہیں۔

ہفتہ وار اِجتماع کے دنیوی فوائد

اَلحمدُ لِلّٰہ! ہفتہ وار اِجتماع کے دینی فائدے تو بے شُمار ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار اِجتماع میں شریک ہونے والوں کو دنیوی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔ چنانچہ سائنسی تحقیق کے مطابق دیگر اَفراد سے میل جول برقرار رکھنا انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ ماہرین نے بتایا کہ سَماجی طور پر متحرک اَفراد عموماً زیادہ لمبی زندگی گزارتے ہیں، دیگر اَفراد سے میل جول رکھنے سے دماغی صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔ تحقیقی رپورٹس سے ثابِت ہوا ہے کہ سَماجی تعلقات سے ڈپریشن اور اِنزائٹی (Anxiety) کے اَمراض سے متاثر ہونے کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے اور مشکلات سے بہتر طریقے سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔ نئے لوگوں،

مقامات اور چیلنجز کا سامنا کرنے سے دماغ کو تیز رکھنے میں مدد ملتی ہے، دماغی لچک بڑھتی ہے اور دماغ مضبوط ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ تمام فوائد ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کرنے کی صورت میں حاصِل ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ روٹین کے مطابق ہم روزانہ گھر اور کام کی جگہ پر جاتے ہیں، ہفتہ وار اِجتماع میں ہم نئی جگہ اور نئے لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے کا موقع ملتا ہے جس سے ہماری دماغی صحت اچھی ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ یہ ضمنی فائدے ہیں، ہماری نیت فقط اللہ پاک کی رضا ہونی چاہئے۔ اللہ ربُّ العالَمین ہمیں اِخلاص کے ساتھ دعوتِ اِسلامی کے دِینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہفتہ وار اِجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی بنیادی طور پر 3 نشستیں ہیں۔ پہلی نشست مَغرِب تا عشا کا دورانیہ 2 گھنٹے، دوسری نشست بعد نمازِ عشا تا وقفۂ آرام اور تیسری نشست نمازِ تہجد تا اِشراق وچاشت کے بعد صلوٰۃ وسلام تک ہوتی ہے۔

ہفتہ وار اِجتماع کی پہلی نشست کا شیڈول

#	کام	دورانیہ	#	کام	دورانیہ
1	اذانِ مغرب	3منٹ	7	اِعلانات	05 منٹ
2	نمازِ مغرب مع اوّابین	20 منٹ	8	ذِکرُ اللہ	05 منٹ
3	تِلاوت سورۂ مُلک مع نیتیں	07 منٹ	9	دُعا	10 منٹ
4	نعت شریف مع نیتیں	05 منٹ	10	صلوٰۃ وسلام واختتام	05 منٹ

				مجلس کی دُعا	
5	سُنّتوں بھرا بیان	50 منٹ		کل دورانیہ	120منٹ
6	سنتیں و آداب مع 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں	10 منٹ			

نوٹ: صلوٰۃ و سلام، دُعا کے فوراً بعد ہونا چاہئے، پھر اذانِ عشا تاکہ نَمازِ عشا پڑھنے والوں کو تشویش نہ ہو۔

دوسری نشست کا شیڈول

اے عاشقانِ رسول! نمازِ عشا کی با جَماعَت ادائیگی کے بعد اِنفرادی کوشش اور پھر تقریباً 15 منٹ کے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا شیڈول ہوتا ہے، جن میں ابتداءً 5 منٹ کے لئے مختلف موضوعات پر شرعی اَحکام و مَدَنی پھول بیان کئے جاتے ہیں، پھر 5 منٹ تک کوئی مختصر دُعا زبانی یاد کروائی جاتی ہے اور آخر میں 5 منٹ کے لئے نیک اَعمال کا اِجتماعی جائزہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد کم و بیش 41 منٹ تک ملاقات و اِنفرادی کوشش اور خیر خواہی (کھانے) وغیرہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔

رات گزارنے کا شیڈول

اس کے بعد اِجتماع میں رات گزارنے کا شیڈول [1] ہوتا ہے، خوش نصیب عاشقانِ رسول شیڈول کے مُطابِق اِجتماع میں رات گزارنے کی سَعَادَت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ طَبعی حاجات سے فارغ ہو کر وضو وغیرہ کر کے سونے سے پہلے نمازِ توبہ ادا کرتے ہیں۔ اس

(1)... اجتماع میں رات گزارنے کا جدول شعبہ نیک اعمال کے سِپُرد ہے، ہر ہفتہ وار اجتماع میں ایک ذِمَّہ دار بنایا جائے جو بعدِ عشا تا اِشراق وچاشت جَدْوَل چلائے۔

کے بعد شبِ جُمُعہ کو پڑھے جانے والے مخصوص اَوراد و وَظائف پر عَمَل کی کوشش کرتے ہیں اور پھر دُعا کے بعد سونے کی سُنّتوں اور آداب کے مُطابِق آرام کرتے ہیں۔

تیسری نشست کا شیڈول

پیارے اِسلامی بھائیو! اس نشست کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوتا ہے، جس کے لئے خیر خواہ اِسلامی بھائی وَقتِ مُناسِب پر اِجتماع میں آرام کرنے والے اِسلامی بھائیوں کو مخصوص اَلفاظ میں اِعلان کرکے پیار سے اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ:

❀ طبعی حاجات سے فارِغ ہو کر اور ❀ وُضُو کر کے سب اِسلامی بھائی ❀ 2 رکعت نَمازِ تہجد ادا کرتے ہیں، جبکہ نَمازِ تہجد سے پہلے جب دیگر اِسلامی بھائیوں کا اِنتِظار کیا جارہا ہوتا ہے تو ایک مبلغ اِسلامی بھائی ❀ تہجد کے فضائل و بَرَکات پر تقریباً 7 مِنَٹ کے لئے مختصر بیان (تہجد کے متعلّق ترغیبی باتیں) بھی کرتے ہیں ❀ پھر نَمازِ تہجد کے بعد دعا و مناجات کا سلسلہ ہوتا ہے اور ❀ اس کے بعد شجرۂ قادِریہ سے مخصوص اَوراد و وَظائف پڑھنے کا اِہتِمام کیا جاتا ہے۔ ❀ اس کے بعد تقریباً 12 منٹ کے لئے تمام اِسلامی بھائی تِلاوَتِ قرآنِ کریم کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں ❀ پھر اذانِ فجر کے بعد فجر کے لئے جگانے کا اِہتِمام ہوتا ہے اور ❀ نَمازِ فجر کی باجَماعَت ادائیگی کے بعد تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ لگایا جاتا ہے ❀ پھر ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوتی ہے ❀ اتنی دیر میں اِشراق و چاشت کا وَقْت ہو جاتا ہے اور اِشراق و چاشت ادا کرنے کے بعد ❀ دُرُود و سلام اور ❀ اِختتامی دُعا پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی اِس نشست کا اِختتام ہوتا ہے۔

ہفتہ وار اجتماع کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی دعائیں

❀ یاربَّ المصطفٰے! جو اسلامی بھائی مہینے کی "پہلی جمعرات" ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں رات اِعتکاف کرے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے اُس کو اپنی عِبادت کا شوق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

❀ یا اللہ پاک! جو اسلامی بھائی مہینے کی "دوسری جمعرات" ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رات اِعتکاف کرے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے اُس کو مرتے وقت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب فرما اور عافیت کے ساتھ ایمان پر خاتمہ فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

❀ یا الٰہی! جو اسلامی بھائی مہینے کی "تیسری جمعرات" ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رات اِعتکاف کرے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا اور عشقِ رسول کی لازوال نعمت سے اُسے مالا مال فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

❀ یاربِّ کریم! جو اسلامی بھائی مہینے کی "چوتھی جمعرات" ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رات اِعتکاف کرے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے اُس کو بار بار حج و حاضریِ مدینہ سے مُشرّف فرما اور ایمان و عافیت کے ساتھ زیرِ گنبدِ خَضرا شہادت، جنتُ البقیع میں مَدفَن اور جنتُ الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

صلّوا علی الحبیب　　صلّی اللہُ علیٰ محمد

www.dawateislami.net

﴾6﴿ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ

﴾ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے چھٹا دِینی کام ﴿

دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں ہر ہفتے کو امیرِ اہلِ سنّت کا ”مَدَنی مذاکرہ“ ہوتا ہے، یہ ایک ایسا دلچسپ علمی مذاکرہ ہوتا ہے، جسے بچے، نوجوان، بوڑھے، مرد عورتیں اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ بڑی دلچسپی سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ مَدَنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت سے عقائد واَعمال، فضائِل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، اِسلامی، معاشی، مُعاشرتی اور تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے اہم موضوعات کے متعلّق سوالات کئے جاتے ہیں اور آپ ان کے جوابات عطا فرماتے ہیں۔ یاد رہے! کہ سوال کرنا بھی حصولِ علم کا ایک ذریعہ ہے، یوں مَدَنی مذاکرہ ”علمِ دِین“ حاصِل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان سے ثابِت ہے۔ چنانچہ:

حضرت حُذیفہ بن یمان نے علم کیسے سیکھا؟

حضرت حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ عنہ ایک جلیلُ القَدْر صحابی تھے، آپ کو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خاص علم سے نوازا کہ آپ صاحبُ السِّر یعنی رازدارِ مصطفٰے کے لقب سے مشہور تھے، آپ صحابۂ کِرام علیہم الرضوان کے درمیان علمی اِعتبار سے بڑے مشہور تھے، یہاں تک کہ صحابۂ کِرام سے ان کی موجودگی میں کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو ہر ایک یہی کہتا: تم صَاحِبُ السِّر یعنی حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں مجھ سے یہ سوال پوچھتے ہو؟ ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے عرض کی: ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ آپ ایسی علمی گفتگو فرماتے ہیں، جو کسی دوسرے صحابی سے ہم نے نہیں سُنی ہوتی، آپ نے یہ علم کہاں سے حاصِل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: مکّی مَدَنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خاص طور پر یہ علم مجھے

عنایت فرمایا۔ آپ نے مزید اِرشاد فرمایا: لوگ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خیر و بھلائی کے متعلّق سوال کیا کرتے تھے اور میں شر و برائی کے متعلّق پوچھا کرتا تھا، اس خدشہ کی بنا پر کہ کہیں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ خیر و بھلائی مجھ سے سبقت نہیں لے جا سکتی (یعنی میں اسے یقیناً حاصِل کرلوں گا)۔[(1)] ایک مرتبہ فرمایا: میں اِس لئے سوالات کرتا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ جو بندہ شر اور برائی کو نہیں پہچانتا وہ خیر و بھلائی کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ اور ایک روایت میں اَلفاظ کچھ اس طرح ہیں: لوگ کہا کرتے تھے: یارسول اللہ! جو ایسا ایسا عَمَل کرے، اِس کے لئے کیا اجر و ثواب ہے؟ یعنی وہ عام طور پر اَعمال کے فضائل پوچھا کرتے تھے۔ جبکہ میں عرض کیا کرتا تھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! فلاں فلاں عمل کو کیا چیز فاسِد و خراب کرتی ہے؟ جب اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں اَعمال کی آفتوں کے متعلّق سوال کیا کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے خصوصی طور پر یہ علم عطا فرمایا۔[(2)]

اے عاشقانِ صحابہ! دیکھا آپ نے کہ صحابیِ رسول حضرت حُذیفہ بن یَمان رضی اللہُ عنہ کی کیا شان تھی کہ آپ براہِ راست حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دِینی و فقہی مسائل کا حل طلب کیا کرتے، آپ نے حضرت حُذیفہ بن یمان کے علمی ذَوق کو دیکھتے ہوئے وہ خاص علم بھی عطا فرمایا جو آپ کے علاوہ کسی کو نہیں دیا گیا تھا۔ آپ رضی اللہُ عنہ کو مُنافِقین کی معلومات اور علمی اَسرار کی مَعرِفت کے علاوہ گہری سمجھ بوجھ اور مقاماتِ یقین کی مَخفی یعنی پوشیدہ باتوں کی پہچان بھی حاصِل تھی۔ اور یہ اُن سوالات کی بَرَکت تھی جو آپ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں

(1)... بخاری، کتاب الفتن، باب کیف الامر اذالم تکن جماعۃ، ص591، حدیث: 7084

(2)... قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون کتاب العلم و تفضیلہ۔۔۔الخ، ذکر وصف العلم۔۔۔الخ، 1/ 258

پوچھا کرتے اور خوب خوب علمِ دین کی بَرَکتیں سمیٹا کرتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دِین سیکھنے کے کئی طریقے ہیں، اِن مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ سوال وجواب کے ذریعے علمِ دِین حاصِل کرنا بھی ہے اور یہ ایسا خوبصورت اَنداز ہے کہ اللہ پاک نے بھی قرآنِ کریم میں علم حاصِل کرنے کے لئے سوال کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک علم والوں سے سوال کرنے کا حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ17، الانبیاء:7)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

صحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے اسی طریقے کے ذریعے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اپنی علم کی پیاس بجھائی اور پھر یہ طریقہ صحابۂ کِرام سے چلتا ہوا، آج تک کے مسلمانوں میں بھی رائج ہے کہ جہاں کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہوتا ہے کسی مفتی یا عالمِ دِین سے رابطہ کیا جاتا ہے، اُن سے سوال کیا جاتا ہے یا پھر ایسی محافل میں شرکت کی جاتی ہے جہاں یہ طریقۂ کار ہو۔ اِسلامی تاریخ میں اس طرح کے کثیر واقعات ملتے ہیں۔ چنانچہ؛

ایک شکاری کا ذوقِ علمِ دِین

حضرتِ ابراہیم بن شَبِیب رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: ہر جمعہ کو ہمارے ہاں مذاکرۂ علم کی محفل ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے ہماری محفل میں کوئی مسئلہ پوچھا۔ لیکن ہم اسے جواب نہ دے سکے۔ اگلے جمعہ وہ پھر آیا تو ہم نے اسے جواب بتایا۔ ہمارے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں ”حَرْبِیَّہ“ میں رہتا ہوں اور میری کُنْیَت ”ابوعبدُاللہ“ ہے۔ وہ ہر جمعہ ہماری محفلِ فِقہ میں شرکت

کرتا۔ پھر اچانک اس نے آنا چھوڑ دیا۔ ہم نے مشورہ کیا کہ اس کے بارے میں ضرور معلومات کرنی چاہئے، کیا معلوم اسے کوئی بڑی پریشانی لاحق ہو گئی ہو؟ اگلی صبح ہم ”حَرْبِیَّہ“ گئے اور بچوں سے پوچھا: کیا آپ ابو عبدُ اللہ کو جانتے ہیں؟ بچوں نے کہا: شاید! آپ ابو عبدُ اللہ شکاری کے متعلّق پوچھ رہے ہیں، بس وہ آنے ہی والے ہیں۔ کچھ دیر بعد ہم نے دیکھا کہ وہ ہماری جانِب چلے آرہے تھے۔ ہمارے پاس آکر پوچھا: خیریت تو ہے آج اس طرف کیسے آنا ہوا؟ ہم نے کہا: آپ کئی دنوں تک مسلسل ہمارے پاس علمِ دِین سیکھنے آتے رہے، اب کچھ دنوں سے آپ نہیں آرہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ کی محفل میں جو کپڑے پہن کر میں حاضِر ہوتا تھا، وہ میرے ایک دوست کے تھے، جو مسافر تھا۔ جب وہ اپنے وطن واپس چلا گیا تو میرے پاس مناسب کپڑے نہ رہے جنہیں پہن کر آپ کے پاس علمِ دِین کی مجلس میں آسکتا، میرے نہ آنے کی وجہ یہی ہے۔ (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! علمِ دِین حاصِل کرنے کے لئے جانا یقیناً کارِ ثواب ہے مگر کسی خلل یا رُکاوٹ کے باوجود علمِ دِین کے لئے نکلنا ایک عظیم ثواب کا کام ہے، جیسا کہ آپ نے ابھی سنا کہ اس شکاری کے پاس کوئی ایسا لباس تک نہ تھا جسے پہن کر وہ علمِ دِین کی مجلس میں آئے۔ جتنے دن اس کو دوست کے کپڑے مُیَسّر رہے، اُس نے علمِ دِین کی محفل میں ہی گزارے۔ دوسری طرف ہم اپنا محاسبہ کریں کہ کئی طرح کی آسانیاں ہونے کے باوجود ہم اس طرح کی محافل میں نہیں جاتے، کچھ سیکھنے کی کوشش تک نہیں کرتے جبکہ ہمارے اَسلاف ایسی محافل کو منعقد کرنے یا اس میں شرکت کرنے میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرتے، نیند قربان کر دیتے اور بھوکے رہ کر بھی علم کی محفل قائم کرتے۔ چنانچہ:

(1)... عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ بعد الخمسمائۃ، ص428، ملخصاً ومفہوماً

پانچ دن کی بھوک اور علمی مذاکرہ

فقہِ حنفی کے بہت بڑے اِمام قاضِیُ القُضاۃ(چیف جسٹس)اِمام ابُویُوسُف رحمۃُ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ جب فُقہائے کِرام کے ساتھ علمی مذاکرہ فرمایا کرتے تھے تو خوب چُستی اور توانائی کا مظاہرہ فرماتے تھے اور خوب ہشّاش بشّاش نظر آتے۔ ایک مرتبہ ان کے داماد بھی ان کے مذاکرہ میں موجود تھے، وہ آپ کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ میں حیران ہوں کہ یہ پانچ دن سے بھوکے ہیں لیکن اس کے باوجود اتنے ہشّاش بشّاش نظر آرہے ہیں۔ (1)

شوقِ مذاکرہ کہیں عقل نہ لے جائے

حضرت علی بِن مَدِینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 6بندوں کو علمی مذاکرے کا اتنا شوق تھا کہ یوں محسوس ہوتا جیسے مذاکرہ کرتے کرتے ان کی عقل ہی چلی جائے گی۔ وہ 6عظیم ہستیاں یہ ہیں: اِمام یحییٰ، اِمام عبدُالرّحمٰن، اِمام وَکیع، اِمام ابنِ عُیَیْنہ، اِمام ابوداوٗد، اور اِمام عبدُالرَّزّاق رحمۃُ اللہِ علیہم۔

رات بھر مذاکرے میں گزر گئی

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ ایک رات مسجدِ حَرام شریف میں حضرت وَکیع اور حضرت عبدُالرّحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہما آپس میں مذاکرہ فرمانے لگے تو ساری رات گزر گئی یہاں تک کہ مؤذِّن نے صبح کی اذان بھی دے دی۔ (2)

اے عاشقانِ رسول! ہمارے اَسلاف کا دِین کی خِدمت کا جذبہ مرحبا صد مرحبا کہ انہوں

(1)... تعلیم المتعلم فی طریق التعلم، فصل فی بدایۃ السبق وقدرہ وترتیبہ، ص 101

(2)... العلل لابن ابی حاتم، مقدمہ، 1/ 80

نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو سیکھنے اور عام کرنے میں نہ دن دیکھا نہ رات، نہ گرمی کی تپش کو آڑے بننے دیا نہ سردی کی شدت کو، بس انہیں فروغِ دِین کا شوق تھا کہ کسی طرح اُمّت تک دِین پہنچ جائے، انہوں نے مذاکرۂ علم کی محافل کو آباد کیا۔

اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے عالَمِ اِسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیّت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بر کاتہم العالیہ بھی مَدَنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آپ شریعت وطریقت کے جامع، عالِم باعَمَل اور بہت بڑی علمی شخصیّت ہیں، آپ بہترین مبلغ، بہت بڑے مصنّف، صوفی بزرگ اور معروف روحانی شخصیّت بھی ہیں۔ آپ مسلمانوں کی دِینی، فِکری، اِعتقادی اور روحانی تَربِیَت کے پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مختلف سوالات کے جوابات اِرشاد فرماتے ہیں۔ ہزاروں عاشقانِ رسول عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں کراچی، سندھ بلکہ ملک بھر سے اور بعض اَوقات بیرونِ مُلک سے آکر اس مَدَنی مذاکرے میں شرکت کرتے ہیں، جبکہ مَدَنی چینل کے ذریعے دنیا بھر میں اسے دیکھا اور سُنا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ علمِ دِین سے بھرپور ایسی بابَرَکت محافل میں خود بھی ذوق وشوق سے حاضِری دیں بلکہ دیگر اَفراد کو بھی اپنے ساتھ لے کر جائیں کہ حضرت شیخ ابو طالِب مکی رحمۃُ اللہِ علیہ عِلمُ القُلُوب میں ایک رِوایت ذکر کرتے ہیں کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کی مجلس کو پایا گویا اُس نے میری مجلس کو پایا اور جس نے میری مجلس کو پایا بروزِ قیامت اُس کے لیے کسی عذاب کی سختی نہیں ہوگی۔ (1)

اے علم کے طلب گار اِسلامی بھائیو! علمائے کِرام کی یہ مجالس یقیناً بہت سے بَرَکات وفوائد کا مجموعہ ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس میں جائے، اُس کو 7 فائدے حاصِل ہوتے ہیں، اگرچہ اُس سے اِستفادہ (یعنی اپنی کوشش

(1)... علم القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیہا، ص196

www.dawateislami.net

سے کوئی فائدہ حاصِل) نہ کرے۔(1) طلبہ میں شُمار کیا جاتا ہے(2) جب تک اُس مجلس میں رہتا ہے گناہوں اور فسق و فجور سے بچا رہتا ہے(3) جب گھر سے نکلتا ہے تو اس پر رحمت نازِل ہوتی ہے(4) اس رحمت میں کہ جو جلسۂ علم پر نازِل ہوتی ہے شریک ہوتا ہے(5) جب تک علمی باتیں سُنتا ہے تو اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں(6) فرشتے اُن کے عمل سے خوش ہو کر انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں تو وہ بھی ان میں ہوتا ہے اور(7) اس کا ہر قدم گناہوں کا کفّارہ، دَرَجات کی بلندی اور نیکیوں میں زیادتی کا سبب بن جاتا ہے۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! دعوتِ اِسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ بھی درحقیقت علمِ دِین کی ہی ایک مجلس ہوتی ہے جہاں ہر خاص و عام سوالات کے ذریعے نہ صرف اپنی علمی پیاس بجھاتا بلکہ مجلس میں بیٹھے دوسرے اَفراد کے علم میں بھی اِضافہ کرتا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ علم کے بہت سے خزانے ہیں، ان کی کُنجی سوال ہے پس تم سوال کرتے رہو اللہ پاک تم پر رحمت برسائے گا کیونکہ ایک سوال سے چار آدمیوں کو فائدہ ہوتا ہے: (1) پوچھنے والے کو (2) عالِم کو (3) سننے والے کو (4) ان لوگوں سے محبّت کرنے والے کو۔[2]

پیارے اِسلامی بھائیو! دعوتِ اِسلامی کے تحت قائم ہونے والے ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شرکت کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1. عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پہنچ کر لائیو مَدَنی مذاکرہ سُنا جائے۔ اس طریقے میں ایک ولِیِ کامِل کی صحبتِ بابَرَکت کا فیضان بھی نصیب ہو گا۔

---

(1)... تنبیہ الغافلین، باب فضل مجالس العلم، ص250

(2)... مسند الفردوس، 3/68، حدیث: 4192

www.dawateislami.net

2 تنظیمی پالیسی کے مُطابِق مَدَنی چینل کے ذریعے اپنے اپنے علاقے میں طے شدہ سطح مثلاً ذیلی حلقہ، وارڈ یا یوسی سطح پر / جامعۃ المدینہ بوائز / مدرسۃُ المدینہ بوائز میں ذِمّہ داران کے ساتھ اِجتماعی طور پر مَدَنی مُذاکَرے میں شرکت کی جائے۔

3 گھر، دکان، آفس وغیرہ میں کیبل، ڈِش انٹینا یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کا اِہتمام کیا جائے۔ یعنی جہاں جس کے پاس جیسی سہولت مُیَسَّر ہو، اس کے ذریعے مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا اور سنا جائے۔

4 مَدَنی چینل اپیلی کیشن سے بھی مَدَنی مذاکرے کے فُیوض و بَرَکات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مَدَنی چینل کی اپیلی کیشن پلے اسٹور یا دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ ویب سائٹ لنک: www.dawateislami.net

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربَّ الْمُصطفٰے! جو ”مَدَنی مُذاکرے“ (کے سُوال جواب) میں ہر ہفتے کم از کم ایک گھنٹہ بارہ مِنَٹ شرکت کرے اُس کا سینہ علمِ دین کا خزینہ اور عشقِ رسول کا مدینہ بنا، اُس کی اور اُس کے والِدین کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿7﴾ علاقائی دورہ

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ساتواں دِینی کام ﴾

دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں ”عَلاقائی دورہ“ سے مراد یہ ہے کہ مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقۂ کار کے مُطابِق روزانہ یا ہفتے میں 2 دن یا ہفتے میں ایک دن ہر مَسْجِد کے اَطراف میں گھر گھر، دُکان دُکان جا کر گھروں اور دُکانوں میں مَوجُود، راہ میں کھڑے ہوئے اور آنے جانے والے تمام اَفراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے

علاقائی دورہ کہا جاتا ہے۔

علاقائی دورہ دراَصل اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے، اور یہ ہر مسلمان پر اس کے منصب کے اِعتبار سے اور اس کی اِستِطاعت کے مطابق واجب ہے۔[1] یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان کا نیز ہر دور میں بزرگانِ دین اور اللہ پاک کے نیک بندوں کا طریقۂ کار رہا ہے اور وہ اس کے ذریعے سے دِین کو پھیلاتے اور اس کی اِشاعت کرتے رہے ہیں۔

اِعلانیہ تبلیغ کا حکم

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پہلے پہل وحی نازِل ہونے کے بعد خُفیہ طور پر دِینِ حق کی تبلیغ فرماتے رہے، یہاں تک کہ سورۂ حِجر کی درج ذیل آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی:

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۴ (پ14، الحجر:94)	ترجَمۂ کنز العرفان: پس وہ بات اِعلانیہ کہہ دو جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیرلو۔

علامہ ابنِ جَرِیر طَبَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازِل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے اَصحاب باہر نکل آئے اور عَلانیہ یعنی کُھلم کُھلا تبلیغ کرنے لگے۔[2]

حضور کا علاقائی دورہ

اس حکم کے بعد نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبلیغ کے لئے مکہ کی گلیوں، بازاروں اور دور دراز کے علاقوں میں تشریف لے جاتے اور وہاں جا کر دینِ حق کی تبلیغ کرتے، یہاں تک کہ عرب کے مختلف قبائل کے پاس جا کر بھی انہیں نیکی کی دعوت پیش فرمایا کرتے، بَسا

(1)... مرآۃ المناجیح،6/ 459، قادری پبلشرز، لاہور

(2)... تفسیر طبری، پ14، الحجر، تحت الآیۃ:94، 7/ 549، حدیث:21413 ملخصًا

www.dawateislami.net

اَوقات آپ اکیلے اس کام کے لئے نکل پڑتے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ قبیلہ کِنْدَہ میں دعوتِ دِین کی تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے،اسی طرح قبیلۂ کَلْب اور بَنُو حَنِیفَہ کے لوگوں کو بھی جاکر اِسلام کی دعوت دی۔ (1)

اہلِ علاقہ کو گلی، بازار میں نیکی کی دعوت دینا صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان کا بھی معمول رہا ہے۔ چنانچہ؛

مدینے کی گلیوں میں نیکی کی دعوت

حضرت خَلِیفہ بن سَعد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو(اُن کے دورِ خلافت میں) مدینے کے ایک راستے سے گزرتے ہوئے دیکھا، آپ لوگوں سے یہ فرما رہے تھے: نیکی کا حکم دیتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو، اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے شریر لوگ مُسلّط کیے جائیں، پھر تمہارے بہترین لوگ ان پر دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔ (2)

بازار میں نیکی کی دعوت

ایک مرتبہ حضرت ابوہُرَیرہ رضی اللہُ عنہ بازار میں تشریف لے گئے اور بازار کے لوگوں سے کہا کہ تم یہاں پر ہو اور مَسْجِد میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے، یہ سُن کر لوگ بازار چھوڑ کر مَسْجِد کی طرف گئے اور واپس آکر حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے کہا کہ ہم نے تو میراث تقسیم ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ نے پوچھا: پھر تم لوگوں نے

(1)... سیرت ابن ہشام، عرض رسول اللہ نفسہ علی القبائل، جز:2، 1 / 54 ملتقطاً

(2)... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، باب ماذکر فی عثمان، 8 / 701، حدیث:92

www.dawateislami.net

کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے تو کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو نَماز، تِلاوَتِ کلامِ پاک اور عِلْمِ دِین کی تعلیم میں مصروف تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا: یہی تو حُضُورِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مِیراث ہے۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اتنا عظیم کام ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا (پ24، حٰمٓ السجدۃ:33)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔

مُفسِّرِ کبیر، اِمام فخرُالدّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دینِ حق کی دعوت دینا سب سے بڑی عبادت اور سب سے اہم اِطاعت ہے اور اس سے زیادہ کسی کی بات اچھی نہیں جو اللہ پاک کی توحید اور عبادت کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔[2]

یہاں دعوت دینے والے سے کون مراد ہے، اس کے بارے میں مُفسِّرین کا ایک قول تو یہی ہے کہ اس سے مراد حضور سیِّدُ المُرسَلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے ہر وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السّلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی۔[3]

پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دینے والے کی بات اللہ پاک کو بڑی پسند ہے اور وہ اِس آیت کے مطابق تعریف کا حق دار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بُلانے والا بھی حدیثِ پاک کے مطابق نیکی کرنے والے ہی کی طرح ہے،

(1)... معجم اوسط، 1/390، حدیث: 1429 مفہومًا

(2)... تفسیر کبیر، فصلت، تحت الآیۃ: 33، 9/562، ملتقطاً

(3)... تفسیر خازن، پ24، فصلت، تحت الآیۃ: 33، 4/88، ملتقطاً

www.dawateislami.net

جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ [1] گویا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ نیکی کرنے والے کو ملے گا، سُبحانَ اللہ! نیکی کی طرف بُلانا کیسا عظیم کام ہے! اگر بالفرض ہم کسی کو نیکی کی دعوت دیں اور وہ ہماری دعوت قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے یا بات سُن کر گناہوں سے توبہ کر لے تو ہمارے نامۂ اعمال میں کس قدر نیکیوں کا ثواب ذخیرہ ہو جائے گا!!

آیئے! نیکی کی دعوت کے فضائل پر کچھ مزید روایات ملاحظہ فرمائیں۔

نیکی کی دعوت کے فضائل:

- نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ [2]
- حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے لہٰذا جس نے تین سو ساٹھ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹادی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا وہ اس دن اس حال میں شام کرے گا کہ جہنّم سے آزاد ہو گا۔ [3]
- حضرت علیُّ المُرتضیٰ، شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ [4]

پیارے اِسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں

---

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر۔۔۔ الخ، ص628، رقم:2670

(2)... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقۃ، ص1501، حدیث:6022، مفہوماً

(3)... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ۔۔۔ الخ، ص362، حدیث:1007

(4)... تفسیر مدارک، پ24، اٰل عمران، تحت الآیۃ:104، 1/281

www.dawateislami.net

جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[1] گویا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ نیکی کرنے والے کو ملے گا، سُبحان اللہ! نیکی کی طرف بُلانا کیسا عظیم کام ہے! اگر بالفرض ہم کسی کو نیکی کی دعوت دیں اور وہ ہماری دعوت قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے یا بات سُن کر گناہوں سے توبہ کر لے تو ہمارے نامۂ اعمال میں کس قدر نیکیوں کا ثواب ذخیرہ ہو جائے گا!!

آیئے! نیکی کی دعوت کے فضائل پر کچھ مزید روایات ملاحظہ فرمائیں۔

نیکی کی دعوت کے فضائل:

- نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔[2]
- حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی کو 360 (تین سو ساٹھ) جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے لہٰذا جس نے تین سو ساٹھ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹادی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا وہ اُس دن اِس حال میں شام کرے گا کہ جہنّم سے آزاد ہو گا۔[3]
- حضرت علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔[4]

پیارے اِسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول میں

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر۔۔۔ الخ، ص628، رقم: 2670

(2)... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقۃ، ص1501، حدیث: 6022، مفہوماً

(3)... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ۔۔۔ الخ، ص362، حدیث: 1007

(4)... تفسیر مدارک، پ4، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 104، 1 / 281

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت دینے کے لئے علاقائی دورہ کیا جاتا ہے، جس کا مقصد لوگوں کو نیکیوں کی طرف بلانا اور دین کے قریب لانا ہے، علاقائی دورے کا کیا طریقہ ہے؟ ملاحظہ فرمائیں۔

علاقائی دورے کا طریقہ

- علاقائی دورے میں ایک اِسلامی بھائی نگران، ایک رَہنُما، ایک داعِی اور ایک یا 2 خیر خواہ ہوں گے۔
- نگران کا کام یہ ہے کہ علاقائی دورے سے قَبْل مَسْجِد کے دروازے کے باہَر کھڑے ہو کر دُعا کروائے اور رہنُما قافلے والوں کو مَسْجِد کے قریب قریب گھروں، دُکانوں وغیرہ پر علاقے کے مقامی اسلامی بھائیوں کے پاس لے جائے اور سلام و مُصافحہ کے بعد نَرمی سے عرض کرے کہ ہم .... مَسْجِد سے حاضِر ہوئے ہیں، ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں، آپ ثواب کی نِیَّت سے سُن لیجئے۔
- رہنُما کے لوگوں کو مُتَوَجِّہ کرنے کے فوراً بعد داعِی یعنی نیکی کی دعوت دینے والا نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت پیش کرے۔ اس دوران داعِی اپنی بے بسی اور دِلوں کو پھیرنے والے پَرْوَرْدگار کی رَحْمَت کی طرف مُتَوجِّہ رہے کہ یہ کامیابی کی کُنجی ہے۔
- خَیر خَواہ کا کام یہ ہے کہ جو اِسلامی بھائی کچھ فاصلے پر ہوں انہیں قریب قریب کرے اور داعِی کی دعوت سُن کر ہاتھوں ہاتھ مَسْجِد میں چلنے کے لئے تیّار ہونے والوں کو اپنے ساتھ مَسْجِد میں پہنچا کر، بیان میں بٹھا کر واپس علاقائی دورے میں شامِل ہو جائے۔[1]

ذمہ داریوں کی تقسیم

علاقائی دورے کا ذِمّہ دار اَذانِ عصر سے 26 منٹ پہلے جمع ہونے والے اسلامی بھائیوں

---

(1)...نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص322

www.dawateislami.net

میں یہ ذِمّہ داریاں تقسیم کرے۔

(1) عَصْر کا اِعلان (2) عَصْر کے بعد کا بیان (12 منٹ) (3) خَیر خَواہ (4) عصر تا مَغْرِب دَرْس (5) عصر تا مَغْرِب مَسْجِد میں ہونے والے دَرْس میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائی (6) مَسْجِد کے باہَر جانے والے اسلامی بھائی (7) مَغْرِب کا اِعلان (8) مَغْرِب کا بیان (25 منٹ، قافلے کے شیڈول میں پہلے اور دُوسرے دن تقریباً 12 منٹ اور آخری دن 26 منٹ)۔

ذِمّہ داریاں تقسیم ہو جانے کے بعد طَبعی حاجات سے فارِغ ہو کر تمام اسلامی بھائی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجَماعَت نمازِ عَصْر ادا کریں۔

عصر کا اِعلان اور عَصْر کا بیان کرنے والے اسلامی بھائی اِقامَت کہنے والے کے برابر میں نماز ادا کریں۔ جیسے ہی اِمام صاحِب سلام پھیریں، مُقَرَّر کردہ اسلامی بھائی فوراً کھڑے ہو کر اس طرح اِعلان کرے۔

اِعلانِ عصر:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی دعا کے بعد ان شاءَ اللہ الکریم! سنتوں بھرا بیان ہو گا اور بیان کے بعد مسجد سے باہر جا کر نیکی کی دعوت دی جائے گی، تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

دُعا کے بعد مُقَرَّر کردہ اسلامی بھائی 12 منٹ کا بیان کرے۔ جس میں نیکی کی دعوت کے فضائل بیان کئے جائیں۔ اس کے بعد (اگلے صفحہ پر دیئے گئے طریقے کے مُطابِق) علاقائی دورے میں شرکت کی تَرغیب دِلائیں۔[1]

(1)...نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص326

www.dawateislami.net

علاقائی دورہ کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! ابھی دُعا کے بعد اِن شاءَ اللہ الکریم مَسْجِد سے باہَر جاکر دُکانوں، گھروں وغیرہ پر نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی۔ اگر آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں گے تو اِن شاءَ اللہ آپ کو بھی ڈھیروں نیکیاں ملیں گی۔ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے: جو قَدَم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں گے، اُن کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔[1] چُونکہ نیکی کی دعوت دینے والوں کا ساتھ دینا بھی عظیم نیکی ہے۔ لہٰذا آپ بھی ہمارے ساتھ اس نیک کام میں تَعاوُن فرمائیں اور علاقائی دورے میں شرکت فرمائیں۔

(پھر اس طرح کہیں:) علاقائی دورے میں شرکت کی سَعَادَت پانے والے اِسلامی بھائی میری سیدھی جانب تشریف لے آئیں۔ جب کچھ اِسلامی بھائی سیدھی جانب آجائیں تو بیان کرنے والا اِسلامی بھائی بقیہ اِسلامی بھائیوں سے اس طرح کہے: "پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! قریب قریب تشریف لے آیئے۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم ! یہاں مَسْجِد میں بھی بیان جاری رہے گا۔ مَسْجِد میں بیٹھنے سے ڈھیروں نیکیاں حاصِل ہوتی ہیں۔"

اللہ پاک کے پیارے حَبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو قوم کِتابُ اللہ کی تِلاوَت کے لئے اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ دَرْس کی تکرار کرے تو ان پر سَکِینَہ (اطمینان وسکون) نازِل ہوتا ہے، رَحْمَتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اُنہیں گھیر لیتے ہیں، اور اللہ پاک ان کا ذِکْر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔[2]

---

(1)... مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث ابی عبس، 6/507، حدیث: 16356

(2)... مسلم، کتاب الذکر والدعا۔۔۔ الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ۔۔۔ الخ، ص1039، حدیث: 2699

پھر دُعا کے فوراً بعد عَصر تا مَغرِب مَسْجِد میں بیان کرنے کے لئے مُقَرَّر کردہ اِسلامی بھائی بیٹھ کر اِسلامی بھائیوں کو مزید قریب کرکے بیان شروع کردے۔ اگر پہلے سے ذِمَّہ داریاں تقسیم نہ ہوں تو جس اِسلامی بھائی کی علاقائی دورہ کروانے کی ذِمَّہ داری ہے وہ سیدھی جانب آنے والے اِسلامی بھائیوں میں ذِمّہ داریاں تقسیم کرے اور علاقائی دورے کے فضائل و آداب بتائے۔ (1)

پھر علاقائی دورہ میں شرکت کرنے والے اِسلامی بھائیوں کو نگران، علاقائی دورے کے آداب سمجھائے اور مَسْجِد کے دروازے پر دُعا مانگ کر نگاہیں نیچی کئے راستے کے کنارے دو، دو اِسلامی بھائی قطار میں چلیں، رہنُما آگے بڑھ کر سلام کرے اور یوں کہے: ہم مَسْجِد سے حاضِر ہوئے ہیں کچھ عرض کریں گے آپ سُن لیجئے۔ اب داعِی (ممکن ہو تو رو رو کر) نیکی کی دعوت پیش کرے۔

علاقائی دورے کے آداب

❀ مَسْجِد سے باہَر دُعا کے بعد اِسلامی بھائی دو، دو کی قطار میں چلیں۔ ❀ داعِی اور رہنُما آگے آگے رہیں۔ ❀ آپس میں بات چیت نہ کریں۔ ❀ کوشِش کرکے راستے کے ایک طرف چلیں۔ ❀ حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی کرکے چلیں اور اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں۔ ❀ الگ الگ ہونے کی بجائے سارے اِسلامی بھائی اکٹھے ہی رہیں۔ ❀ اس دوران دُرُود شریف پڑھتے رہیں، اس کی بَرَکت سے نیکی کی دعوت میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ اِن شاءَ اللہ الکریم ❀ اگر کسی کو اس کا جاننے والا مل جائے تو وہ اِسلامی بھائی اس سے سلام و مُصافحہ کرکے چل پڑے یا اسے بھی اپنے ساتھ لے لے۔ ❀ جب کسی کے مکان پر دَستک

(1)...نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص 327

www.dawateislami.net

دیں تو گھر کے مَردوں کو بُلا کر ایک طرف کھڑے ہو کر نیکی کی دعوت دیں۔ ❀ جب کسی کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے تو کوئی اِسلامی بھائی درمیان میں نہ بولے بلکہ تمام اِسلامی بھائی خاموشی کے ساتھ نگاہیں نیچی کئے سنیں۔ ❀ واپسی پر اِستغفار پڑھتے ہوئے آئیں۔ ❀ مَغرِب کی اَذان سے 10 منٹ قَبْل واپس آکر مسجد میں جاری درس میں شرکت کریں۔ [1]

نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا

آداب بیان کرنے کے بعد تمام اسلامی بھائی علاقائی دورے کے لئے روانہ ہو جائیں۔ نیکی کی دعوت کے لئے جاتے ہوئے نگران اسلامی بھائی مَسْجِد سے باہَر دروازے کے پاس یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

یاربِّ مصطفٰے! ہماری اور اُمَّتِ مَحْبُوب کی مغفرت فرما۔ یااللہ پاک! ہم نیکی کی دعوت دینے کے لئے جارہے ہیں، اِس دِین کے کام میں تُو ہماری مَدَد فرما اور ہمارا دل لگا دے۔ یااللہ پاک! ہمارے دل میں اِخلاص پیدا کر اور زبان میں اَثَر دے۔ یااللہ پاک! علاقے کے مسلمان بھائیوں کو بھی ہمارے ساتھ چل پڑنے کی سَعَادَت نصیب فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں اور اس علاقے کے بچے بچے کو نَمازی اور مخلص عاشِقِ رَسول بنا۔ یااللہ پاک! ہر طرف سُنّتوں کی بہار آجائے۔ یااللہ پاک! تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا واسِطہ ہماری یہ ٹُوٹی پھُوٹی دُعائیں قبول فرما۔ [2] اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

(1)...علاقائی دورہ کے آداب، جاری کردہ پاکستان مشاورت آفس، ریفرنس نمبر: 260407، (اپڈیٹ 30 اپریل 2026ء)۔

(2)...نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص 324

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ پاک کے گناہ گار بندے اور اُس کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام ہیں، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم ہر وَقْت موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ ہمیں جلد ہی اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے گا۔ نَجات اللہ پاک کا حکم ماننے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں پر عَمَل کرنے میں ہے۔

عاشِقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا ایک قافلہ......... شہر سے آپ کے علاقے کی......... مَسْجِد میں آیا ہوا ہے۔ ہم نیکی کی دعوت دینے کے لئے حاضِر ہوئے ہیں، مَسْجِد میں ابھی دَرْس جاری ہے، دَرْس میں شرکت کے لئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کے لئے آئے ہیں، آیئے! تشریف لے چلئے.........

(اگر وہ ساتھ جانے کے لئے تیّار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نَمازِ مَغْرب وہیں اَدا فرما لیجئے۔ نَماز کے بعد اِن شاءَ اللہ الکریم سُنّتوں بھرا بیان ہو گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ بیان ضَرور سنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ آمین

داعِی (یعنی نیکی کی دعوت دینے والا) اِس دوران اپنی بے بسی اور دِلوں کے پھیرنے والے پروردگار کی طرف تَوَجُّہ رکھے، تمام اِسلامی بھائی خاموشی سے سُنیں۔ ہاتھوں ہاتھ مَسْجِد میں آنے کے لئے تیّار ہونے والے اِسلامی بھائی کو خَیر خواہ (مَحبَّت بھرے اَنداز میں گفتگو کرتے ہوئے) مَسْجِد تک چھوڑنے کے لئے آئیں۔

اگر کوئی بھی تیّار نہ ہو تو لوگوں پر بد گمانی کرنے کی بجائے اِسے اپنے اِخلاص کی کمی تَصَوُّر کرتے ہوئے اِستغفار کریں اور اپنی کوشش تیز کر دیں۔ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آگیا مثلاً کسی نے جھاڑ دیا وغیرہ تو صِرف صبر اور صبر کریں۔ دورانِ علاقائی دورہ نہ کہیں بیٹھیں

نہ چائے وغیرہ کی دعوت قبول کریں۔ اَذانِ مَغْرِب سے کچھ دیر قبل ہی مَسْجِد میں پہنچ جائیں اور عَصْر تا مَغْرِب ہونے والے درس میں شامِل ہوں، واپسی پر مَسْجِد کے دروازے پر نگران اِسلامی بھائی پھر دُعا کروائے۔

نیکی کی دعوت سے واپسی کے بعد کی دعا

نیکی کی دعوت سے واپسی پر نگران اِسلامی بھائی مَسْجِد سے باہَر دروازے کے قریب یہ دُعا مانگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربِّ مصطفےٰ! ہماری اور اُمّتِ مَحبُوب کی مغفرت فرما۔ اے مولائے کریم! تیری عَطا کی ہوئی توفیق سے ہم نے علاقائی دورہ کرکے یہاں کے مسلمان بھائیوں کو نیکی کی دعوت پیش کی، اے اللہ پاک! ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرما۔ اِس میں ہم سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئیں، وہ مُعاف فرما۔ یااللہ پاک! ہم اِعْتِراف کرتے ہیں کہ ہم نیکی کی دعوت دینے کا حق ادا نہ کر سکے۔ یااللہ پاک! ہمیں آئندہ دِل جمعی اور اِخْلَاص کے ساتھ نیکی کی دَعْوت دینے کی توفیق عَطا فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں باعَمَل بنا اور ہمارے جو مسلمان بھائی اَچھّے عَمَل سے دُور ہیں، ان کی اِصْلاح کے لئے ہمیں کُڑھنا اور کوشش کرنا نصیب فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں اور اس علاقے کے بچّے بچّے کو نَمازِی اور مخلص عاشقِ رَسول بنا۔ یااللہ پاک! ہر طرف سُنّتوں کی بہار آجائے، یااللہ پاک! تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا واسطہ ہماری یہ ٹُوٹی پُھوٹی دعائیں قبول فرما۔[1] اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِعلانِ مَغْرِب

(نَمازِ مَغْرِب کے) فرائض کے بعد ایک اسلامی بھائی اس طرح اِعلان فرمائے۔

(1)...نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص325

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی نَماز کے فوراً بعد اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم سُنّتوں بھرا بیان ہو گا، تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

دُعائے ثانی کے بعد ایک اسلامی بھائی بیان فرمائے (دورانیہ 25 منٹ)۔

نوٹ: قافلے میں مبلغین اسلامی بھائی قافلہ مجلس کی جانب سے ملنے والا بیان اور موضوع ہی بیان فرمائیں۔

آخِر میں قافِلوں کی بَرَکتیں بیان کرکے بھرپور ترغیب دلائیں، تیّار ہونے والوں کے نام بھی لکھیں، خَیر خواہ اسلامی بھائی جلدی جانے والوں کو نَرمی سے بیان سننے کے لئے آمادہ کریں۔ بیان کے بعد اِنفرادی کوشش کریں (12 منٹ)۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی ہفتے میں کم از کم ایک بار ”عَلاقائی دورہ“ میں جَدوَل کے مطابق پابندی کے ساتھ شریک ہوا کرے اُس کو بے حساب بخش کر جنَّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسلّم

صلّوا علی الحبیب صلّی اللّٰہُ علٰی محمد

﴿8﴾ ایک دن راہِ خُدا میں

﴿ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے آٹھواں دِینی کام﴾

انسانوں تک اللہ پاک کا پیغام پہنچانے کے لئے مختلف زمانوں میں اَنبیائے کِرام علیہم السلام تشریف لاتے رہے، یہاں تک کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس دنیا میں تشریف لائے اور ہم تک خُدا کے سچے اور پسندیدہ دِین ”اسلام“ کا پیغام پہنچایا۔ اب اس دِین کو دنیا کے

کونے کونے تک پھیلانے، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی ذمّہ داری اس اُمّت کی ہے۔ بالخصوص وہ عِلاقے جہاں عموماً اَہلِ علم موجود نہیں ہوتے اور علم کی روشنی وہاں تک پہنچنا مشکل ہوتی ہے اُن دور دراز علاقوں، گاؤں اور قریہ قریہ تک اسلامی تعلیمات پہنچانا نہایت ضروری اور اَہم ہے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دَور سے لے کر آج تک ہر دَور میں خُدا کے بَرگُزِیدہ بندے بستی بستی، گاؤں گاؤں جاکر دین کی خدمت کرتے رہے، اسی ضرورت کے پیشِ نظر مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے ہر ہفتے ”ایک دن راہِ خُدا میں“ دینے کا دِینی کام عطا فرمایا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہفتے میں (جمعہ / اِتوار یا) کسی ایک دن نیکی کی دعوت، مساجد کی آباد کاری اور لوگوں کو دین کی طرف بلانے کے لئے تحصیل / ٹاؤن کے اَطراف یا کسی گاؤں میں مدنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے مطابق وقت گزارا جائے تاکہ اس کے ذریعے وہاں کے لوگوں تک نیکی کی دعوت اور علمِ دِین پہنچایا جائے۔ اشاعتِ دین کا یہ طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو انبیائے کِرام، صحابۂ کِرام اور اللہ والوں کا تھا۔ آیئے! یہ جائزہ لیتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی یہ دِینی کام کرتے ہوئے کیسے اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے۔

پیارے آقا اور اِشاعتِ دین

مختلف قبائل اور دُور دراز علاقوں میں جاکر دین پھیلانا اور اُن تک علم کی روشنی پہنچانا، خود نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان کا طریقہ ہے۔ خود نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مختلف قبیلوں تک دِین کا پیغام پہنچانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ قبیلہ کِندَہ میں اس مقصد کے لئے تشریف لے گئے، پھر وہاں سے قبیلہ کَلْب اور بَنُو حَنِیْفہ کے لوگوں کو جاکر اِسلام کی دعوت دی۔ [1] اسی طرح حج کے موسم میں جب دُور دراز سے عَرَب قبائل مکہ شریف میں جمع ہوتے

(1)... سیرت ابن ہشام، عرض رسول اللہ نفسہ علی القبائل، جز:2، 1 / 54 ملتقطاً

تو آپ ان کے پاس جا کر انہیں اِسلام کی دعوت دیا کرتے۔[1] بسا اَوقات آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ دیگر صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان بھی ہوتے جیسا کہ قبیلہ بَنُو ذُہل بِن شَیبان کے ہاں جا کر جب آپ نے اس کے سردار مَفرُوق کو نیکی کی دَعوت پیش کی تو حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔[2]

صحابۂ کِرام اور اِشاعتِ دین

اسی طرح صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان میں بھی اِشاعتِ دین کا بے حد جذبہ تھا، چنانچہ ایک بار حضرت ابو دَرْدَاء رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے شام کی طرف جانے کی اِجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ آپ وہاں کے گورنر بن جائیں، حضرت ابو دَرْدَاء رضی اللہُ عنہ نے عرض کی حضور میں تو اس لئے جانا چاہتا ہوں کہ وہاں نیکی کی دعوت دوں اور دین کا کام کروں۔[3]

حضرت ابو مُوسیٰ اَشْعَرِی رضی اللہُ عنہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ آپ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کے لئے پہلے یَمَن تشریف لے گئے تھے۔[4] اس کے بعد حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظَم رضی اللہُ عنہ کے دورِ خِلَافت میں ان کے حکم پر بَصرہ جا کر قرآن و سنّت سکھانے میں مَشْغُول رہے۔[5]

(1)...شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول، ذکر عرض المصطفی نفسہ علی القبائل... الخ، 2/73

(2)...سیرتِ مصطفیٰ، ص148 بتصرف

(3)...تاریخ ابن عساکر، رقم:5464، عویمر بن زید بن قیس، 47/135

(4)...حلیۃ الاولیاء، ابو موسیٰ الاشعری، 1/322، حدیث:853 ماخوذًا

(5)...دارمی، مقدمۃ، البلاغ عن رسول اللہ و تعلیم السنن، ص158، حدیث:564 ماخوذًا

تفسیرِ صاوی میں ہے: ایک شخص جو کُفّارِ عَرب کے سرداروں میں سے تھا، اُس کے پاس حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چند صحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو تبلیغِ اِسلام کے لئے بھیجا۔ صحابۂ کرام نے اُس کے پاس پہنچ کر اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیغام سنا کر اِسلام کی دعوت دی تو اس نے دعوت قبول نہ کی۔ صحابۂ کِرام نے بارگاہِ نبوت میں واپس حاضِر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! اُس شخص نے ہماری دعوتِ دین قبول نہیں کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دوبارہ اس کے پاس جاؤ۔ صحابۂ کِرام دوبارہ اس کے پاس پہنچے، اس غیر مسلم کو دوبارہ دعوتِ اِسلام دی لیکن پھر بھی اُس نے دعوت قبول نہ کی، تو حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تیسری مرتبہ پھر صحابۂ کِرام کو اس کے پاس بھیجا تاکہ پھر بھی دِین کی دعوت دیں۔ تو صحابۂ کِرام تیسری بار پھر اس کو دین کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے دینِ اِسلام کی دعوت کے لئے دُور دراز کے سفر کئے اسی لئے ہم آج دیکھتے ہیں کہ صحابۂ کِرام علیہم الرضوان کے مَزارات دنیا کے مختلف ممالک میں نظر آتے ہیں کیونکہ انہوں نے دین کی تبلیغ کی خاطِر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مدینہ چھوڑا اور پوری دنیا میں اللہ پاک کا دین عام کر دیا۔

بزرگانِ دین کی نیکی کی دعوت

صحابۂ کِرام علیہم الرضوان کے بعد ہر دَور میں بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم نے اسی طرح نیکی کی دعوت کو جاری رکھا، جس طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کِرام

(1)...حاشیۃ الصاوی علی جلالین، پ13، الرعد: تحت الآیہ 13، 2/209

نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ ان بزرگانِ دین میں شَیْخُ الْاِسلام حضرت شَیْخ بہاءُالدِّین زکرِیّا مُلتانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، جنہوں نے اپنی تمام مصروفیات کے باوجود تبلیغِ قرآن و سنّت کے لیے راہِ خدا میں سفر فرمائے۔[1] آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے پاس جو طلبائے کِرام علمِ دین کی تکمیل کرتے، آپ ان کو مختلف ملکوں اور شہروں میں دین کی تبلیغ کے لئے روانہ کر دیتے، آج مشرقِ بعید (Far East) کے چھوٹے چھوٹے جزیروں (Islands) میں جو مسلمان نظر آتے ہیں، یہ ان ہی مُبلّغین کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔[2] اِسی طرح حضرت اِبْنِ شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلّق بیان کیا گیا ہے کہ آپ دیہاتیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کی غرض سے ان کے ہاں قیام کیا کرتے تھے۔[3]

اَطراف گاؤں اور دعوتِ اسلامی

پیارے اِسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! عاشِقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اِسلامی بھی بزرگانِ دین کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے گاؤں دیہات میں علمِ دین پھیلانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں کوشاں ہے، چونکہ اس کا مَدَنی مقصد ہی یہ ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شاءَ اللہ الکریم۔ لہٰذا اس مَدَنی مقصد کی تکمیل اَطراف اور گاؤں، دیہات کے لوگوں کے بغیر ممکن نہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت، صحابۂ کِرام علیہم الرّضوان اور بزرگانِ دِین کے طریقے پر عَمَل کرتے ہوئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے

(1)... فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص27 ماخوذاً

(2)... فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص26 بتغیر قلیل

(3)... حلیۃ الاولیاء، الزھری، 3/416، حدیث: 4476

www.dawateislami.net

شہروں میں ہی نیکی کی دعوت کو عام نہیں کیا بلکہ اَطراف اور گاؤں، دیہات میں بسنے والوں پر بھی خصوصی تَوَجُّہ دی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! گاؤں دیہاتوں میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے تحت کثیر تعداد میں مدارسُ المدینہ قائم ہیں، جن میں بچے اور بچیاں قرآنِ کریم کی تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں، نیز بڑی عمر کے اِسلامی بھائی مدرسۃُ المدینہ بالِغان اور اِسلامی بہنیں مدرسۃُ المدینہ بالِغات میں شرکت کی بَرَکت سے دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اِسلامی کے ذریعے وہاں 12 دِینی کام کرکے بھی لوگوں تک علمِ دِین اور نیکی کی دعوت پہنچائی جارہی ہے۔ 12 دِینی کاموں کی بَرَکت سے لاکھوں لاکھ لوگ گناہوں سے تائب ہوکر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوئے اور بے شُمار لوگ نیک عبادت گزار اور پرہیزگار بنے ہیں۔ ان 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام "ایک دن راہِ خُدا میں" بھی ہے۔

ایک دن راہِ خدا میں گزارنے کا شیڈول (دورانیہ تین گھنٹے)

تنظیمی طور پر ایک دن راہِ خدا میں گزارنے کا شیڈول کچھ یوں ہے:

❀ **بیان کا حلقہ (25منٹ):** اس حلقے میں 5 منٹ تِلاوَت و نعت اور باقی 15 منٹ جَدْوَل کے مطابق بیان ہو جس کے ذریعے شرکا کے اندر اپنی اِصلاح کا جذبہ پیدا کیا جائے اور آخر میں 5منٹ 12 دینی کاموں میں سے کسی ایک کام کے کرنے کا ذہن بنایا جائے۔

❀ **سنتیں سیکھنے، سکھانے کا حلقہ (15منٹ):** اس حلقے میں دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق سنتیں بیان کی جائیں اور ان پر عمل کرنے کا ذہن بنایا جائے۔

❀ **دعائیں یاد کرنے کا حلقہ (10منٹ):** اس حلقے میں دیئے گئے شیڈول کے مطابق دعائیں یاد کروائی جائیں۔

www.dawateislami.net

❀ **نماز کے احکام کا حلقہ (15 منٹ):** اس حلقے میں دئے گئے جدول کے مطابق کتاب سے دیکھ کر سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنایا جائے۔

❀ **انفرادی کوشش کا حلقہ (20 منٹ):** اس حلقے میں 2، 2 اسلامی بھائی مسجد سے باہر جاکر لوگوں سے ملاقات کریں ان کو نماز کی دعوت دیں دعوت اسلامی کا تعارف کروائیں، اسی حلقے میں وہاں کے مقامی ذمہ داران کے ساتھ مل کر پُرانے اسلامی بھائیوں کے گھر بھی جائیں۔ اگر کسی کی عیادت یا تعزیت کرنی ہے تو اسی حلقے میں کریں۔ علاقے کی بااثر شخصیات سے بھی ملاقات کا جدول ہو ان سے ملاقات کرکے ان کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے۔

❀ **چوک درس کا حلقہ (15 منٹ):** اس حلقے میں مسجد سے باہر کسی بارونق مقام پر حُقُوقِ عامّہ کا خیال رکھتے ہوئے لوگوں کو جمع کرکے چوک درس دیا جائے۔

❀ **علاقائی دورے کا حلقہ (1 گھنٹہ 20 منٹ):** اس حلقے میں علاقائی دورہ کے لئے جانے سے پہلے علاقائی دورہ کے آداب بیان کئے جائیں اور ذمّہ داریاں تقسیم کی جائیں مثلاً داعِی، رہنما، خیر خواہ کون ہوں گے مسجد میں درس کون جاری رکھیں گے۔ ذمّہ داریاں تقسیم کرنے کے بعد مسجد سے باہر جاکر مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دی جائے اور ہاتھوں ہاتھ مسجد میں لانے کی کوشش کی جائے۔

❀ **کھانے کا حلقہ:** ایک دن راہِ خدا میں چاہیں تو کھانا باہر سے لاکر مسجد میں کھالیں چاہیں تو کھانا خود بنالیں۔

❀ **اختتام:** ایک دن راہِ خدا میں واپسی سے پہلے کارکردگی فارم لازمی فِل کرکے اپنے ذمہ دار کو بھیج دیں پھر آخر میں دعا کرواکر واپس آجائیں۔

www.dawateislami.net

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یا اللہ! جو کوئی ہر ہفتے جَدْوَل کے مطابِق "ایک دِن راہِ خدا" میں شریک ہو اُس سے تُو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ پاک! ہمیں خوب خوب نیکی کی دعوت دینے اور دِین اور دعوتِ اِسلامی کا پیغام عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے نواں دِینی کام ﴾

15 ویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیّت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی سے آراستہ کرنے کے لئے کئی کتب ورسائل لکھے ہیں، آپ مطالعہ کرنے کی ترغیب بھی دلاتے رہتے ہیں۔ دِینی مُطالعہ عام کرنے کے لئے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام رسالہ مطالعہ بہت اہم ہے۔ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ ذیلی حلقے کا نواں دِینی کام ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں ہر ہفتے مَدَنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے رسالے کا مطالعہ فرمائیں۔ دینی کتب کا مطالعہ کرنا علم اور ہدایت حاصِل کرنے کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے۔

مطالعہ کرنا رحمت وہدایت کا سبب

اللہ پاک نے انسان کو دنیا میں بھیجنے کے بعد اس کی ہدایت ورہنمائی اور اسے جہالت

www.dawateislami.net

کے اندھیروں سے نکال کر علم کے زیور سے آراستہ ہونے کے جو طریقے عطا فرمائے، ان میں ایک اہم طریقہ "مطالعہ کرنا" ہے، قرآنِ کریم میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ (پ22، فاطر:22)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے۔

تفسیرِ جلالین میں ہے: اللہ پاک جسے چاہتا ہے ہدایت کی باتیں سُنوا دیتا ہے، پھر اسے ایمان عطا فرما کر زندگی بخش دیتا ہے۔[1]

شیخ شِہابُ الدِّین سُہروَردِی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 632ھ) اس آیتِ مبارکہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ہمارے دل میں ہدایت کی باتیں آنا، اللہ پاک کی طرف سے ہے، جس کے 2 ظاہری ذرائع ہیں: (1) مخلوق کی زبان کہ عاشقانِ رسول، علمائے کِرام کی زبانی سن کر دل میں ہدایت کی باتیں آتی ہیں۔ (2) دینی مطالعہ کہ بندہ جب کتاب پڑھتا ہے تو اس کے دل میں ہدایت کی باتیں اُتر جاتی ہیں۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: دینی کُتُب کا مطالعہ رحمت کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑا دروازہ ہے اور یہ بڑے بڑے مشائخ، صوفیا و علمائے کِرام اور زاہدوں کا عمل ہے، اس کی بَرَکت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔[2]

پیارے اِسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ دینی کتابوں کا مطالعہ ہدایت کا ذریعہ، نیکیوں کی طرف رَغبت اور کفر و شرک، گمراہی الغرض ہر طرح کے گناہوں سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ ہمارے بزرگانِ دِین ان فوائد کو حاصِل کرنے کے لئے کتابوں کا

(1)... تفسیر جلالین کلاں، پ22، الفاطر، تحت الآیۃ:22، ص366

(2)... عوارف المعارف، الباب الثانی فی تخصیص الصوفیۃ بحسن الاستماع، ص22 ملتقطاً

www.dawateislami.net

بکثرت مُطالعہ کرتے تھے، بلکہ بعض نے تو کتابوں کے مطالعے کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث، کئی کتابوں کے مصنّف علامہ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 597ھ) بہت ہی اَحسن اَنداز میں مطالعے کا شوق دِلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

علّامہ ابن جوزی کی نصیحت

جو شخص حصولِ علم میں کمال چاہتا ہے، اس پر لازِم ہے کہ وہ علمائے کِرام کی تصنیف کردہ کتب کا کثرت سے مطالعہ کرے۔ کیونکہ اس سے علمائے کِرام کے بلند عزائم اور عُلُوم پر واقفیت حاصِل ہوگی، جو اِس کے ذہن کو تیز کرے گی اور عزم کو تروتازگی بخشے گی۔ کوئی کتاب بھی فائدے سے خالی نہیں۔ لہٰذا چاہئے کہ تم بزرگانِ دِین کی سیرت اپناؤ، کثرت سے ان کی کتابیں پڑھو، کیونکہ ان کی کتابوں کا مطالعہ بزرگوں کو دیکھنے کے مُتَرادِف ہے۔ میں تمہیں اپنے مطالعۂ کتب کے اَحوال بتاتا ہوں:

کئی ہزار کتابوں کا مُطالعہ

میں کتابوں کے مُطالَعہ سے کبھی بھی سَیر نہیں ہوا (یعنی اُکتایا نہیں) مجھے جب بھی کوئی ایسی کتاب ملتی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا ہوتا تو مجھے لگتا جیسے کوئی خزانہ میرے ہاتھ لگ گیا ہو۔ اگر میں کہوں کہ میں نے دورِ طالبِ علمی میں 20 ہزار کتابیں پڑھی ہیں تو یہ مبالغہ نہیں ہوگا، مجھے ان کتابوں کے مطالعہ سے بزرگانِ دِین کے حالات و اَخلاقیات، ان کے اعلٰی عزائم، بلند و بالا حوصلے، قوتِ حافظہ، ذوقِ عبادت اور ایسے نادِر عُلُوم کا فائدہ حاصل ہوا جنہیں صرف ان کا مطالعہ کرنے والا ہی جان سکتا ہے۔ میں نے مدرسہ نِظامِیہ کے وقف شُدہ پورے کتب خانے کا مطالعہ کیا جس میں لگ بھگ چھ ہزار کتابیں تھیں۔ اسی طرح اِمام

ابو حَنِیفہ (متوفّٰی150ھ)، اِمام حُمَیدی (متوفّٰی219ھ)، شیخ عبدُ الوَہّاب (متوفّٰی538ھ) اور شیخ ابنِ ناصر رحمۃُ اللہِ علیہم کی سبھی کتابیں نیز ابو محمد بن خَشّاب کی کتب بلکہ ہر وہ کتاب جس تک میری رسائی ہوئی، میں نے پڑھی ہے۔[1]

وقت کے اِنتہائی قدر دان

حضرت مُوسیٰ بن اِسماعیل رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی223ھ) حضرت حَمّاد بن سَلَمہ رحمۃُ اللہِ علیہ (167ھ) کے معمولات کے بارے میں کہتے ہیں: اگر میں یہ کہوں کہ میں نے حضرت حَمّاد بن سَلَمہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا تو میں سچا ہوں۔ کیونکہ ان کو جب بھی میں نے دیکھا وہ یا تو حدیث بیان کرنے میں مشغول ہوتے یا قرآنِ کریم کے مطالعے میں مصروف ہوتے، یا تسبیح کررہے ہوتے، یا نماز پڑھ رہے ہوتے، انہوں نے اپنے دن کو اسی طرح کے نیک کاموں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔[2]

چاند کی روشنی میں مطالعہ کرنے والے بزرگ

حضرت اِمام ابو منصُور محمد بن حسین نِیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی412ھ) بچپن سے ہی حضرت ابو بکر بن فُورَک رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاگردی میں چلے گئے، انہی سے فارِغُ التّحصیل ہوئے۔ فقر و تنگ دَستی کے باوُجُود بھی علم کے حُصُول اور محنت کو نہ چھوڑا، یہاں تک کہ چراغ میں تیل ڈالنے کے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے رات میں اپنے اسباق کو چاند کی روشنی میں پڑھا کرتے، اس کے باوجود بھی غربت سے تنگ دل نہ ہوتے اور تقویٰ کو لازِم تھامے

(1)... صید الخاطر، رقم:1483، فصل: ہم القدماء من العلماء، ص454 بتغیرٍ قلیل

(2)... سیر اعلام النبلاء، رقم:1169، حماد بن سلمۃ، 7/339

ہوئے کبھی بھی مُشتَبہ مال سے کچھ نہ لیتے۔[1]

ساری رات مطالعہ

حضرت تاجدارِ گولڑہ، فاتِح مُنکرِ خَتمِ نبوّت، حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 1356ھ) کو علم حاصِل کرنے اور سکھانے کی ایسی لگن تھی کہ اپنی تعلیم حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے درجے کے طلبا کو بھی تعلیم دیا کرتے تھے، اور علم حاصِل کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ بسا اَوقات ایسا ہوتا کہ موسِمِ سَرما کی طویل راتیں عشا کی نماز کے بعد مطالعہ میں ہی گزرتیں یہاں تک کہ اسی حالت میں صبح کی اذان ہو جاتی۔[2]

حضرت مولانا معینُ الدّین شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: جب مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سَردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 1382ھ) اَجمیر شریف میں تعلیم حاصِل کرتے تھے تو اُس دوران آپ کے مطالعے کا یہ عالَم تھا کہ نمازِ عشا کے بعد آپ سامنے کتاب رکھ کر بیٹھ جاتے اور مطالعہ کرتے ہوئے بسا اَوقات فجر کی اذان ہو جاتی۔ اس محنت و لگن کو دیکھ کر مفتی اَمجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 1367ھ) نے باورچی کو حکم دیا تھا کہ سَردار احمد کو نمازِ مغرب سے پہلے کھانا کھلا دیا کرو تاکہ اس کے مطالعے میں کوئی حرج نہ ہو۔[3]

رات کے وقت مطالعہ کرنے والے بزرگ

حضرت قاضی عِیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 544ھ) لکھتے ہیں: حضرت ابُواِسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 399ھ) کئی کتابوں کے مصنّف اور اپنے زمانے کے بہت بڑے عالِم تھے، علمِ

(1)... تبیین کذب المفتری، ابو منصور الایوبی النیسابوری، ص249

(2)... مہرِ منیر، باب دوئم: زمانۂ طفولیت وکسب علم، ص70، بتغیرٍ

(3)... حیاتِ محدثِ اعظم، ص36بتغیرٍ

www.dawateislami.net

تَعبیر اور عربی لُغَت کے بھی ماہِر تھے، قرآنِ کریم کی قِراءَت اور ناسِخ و مَنسُوخ سے خوب واقفیّت رکھتے تھے۔ مُطالَعۂ کُتُب کے بہت دل دادہ تھے، ان کی کوئی رات ایسی نہیں گزری، جو مُطالعہ کے بغیر ہو، سوائے موت سے پہلے اُن چند راتوں کے جن میں شدید بیمار تھے۔ مطالعہ کا شوق ان کی نَس نَس میں رَچا ہوا تھا، جب آخری عمر میں بینائی کمزور ہوگئی، جس کی وجہ سے رات کو کتاب پڑھنا دشوار ہوگیا، تو اپنے بیٹے حضرت ابو طاہِر رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ ذمہ داری سونپی کہ رات کو کتابیں پڑھ کر سنایا کرے۔ (1)

"صاحبِ نبراس" کی مطالعہ میں دل جمعی

علّامۃُ الدَّہر، صاحِبِ نِبْرَاس، حضرت علّامہ عبدُ العزیز پَرہارِوی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 1239ھ) کثرت کے ساتھ مُطالعہ فرماتے اور مُطالعہ میں اِنہماک کا یہ عالَم تھا کہ ایک دفعہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ دروازہ بند کرکے مصروفِ مطالعہ تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے فرمایا: میں مطالعے میں مصروف ہوں لہٰذا مجھے فُرصت نہیں ہے۔ آنے والے نے کہا: میں خِضرؑ ہوں! آپ نے جواب دیا: اگر آپ خِضرؑ علیہ السّلام ہیں تو آپ دروازہ کھولے بغیر بھی تشریف لانے کی قُدرت رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت خِضرؑ علیہ السّلام اندر تشریف لائے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے کندھوں کے درمیان دستِ اَقدس رکھا، اللہ پاک کے بے پایاں فضل سے آپ کا سینہ علم و فضل اور روحانیت کا سمندر بن گیا۔ (2)

مرتے دم تک علم کا حصول

اہلِ سنّت کے مشہور مُفسِّرِ قرآن، مُحدِّث اور مُؤرِّخ اِمام محمد بن جَرِیر طَبَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ

---

(1)...ترتیب المدارک وتقریب المسالک، ومن اہل افریقیہ: ابو اسحاق جبنیاتی، 6/225 ملخصاً

(2)...تذکرۂ اکابرِ اہلسنّت، ص230

www.dawateislami.net

(متوفّٰی310ھ) کے علمِ دِین کے شوق سے متعلّق لکھا ہوا ہے: آپ کے حُصُولِ علم کے شوق کا یہ عالَم تھا کہ وفات سے کچھ ہی دیر پہلے کسی نے کوئی دعا سنائی تو قلم دوات منگوا کر اُسے لکھ لیا، حاضِرین میں سے کسی نے کہا: حضرت! اس حال میں بھی آپ لکھ رہے ہیں؟ تو فرمانے لگے: جب تک موت نہ آجائے، انسان کو چاہئے کہ علم حاصِل کرنا نہ چھوڑے۔[1]

حضرت اِمام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی505ھ) کو مطالعہ کا اتنا شوق تھا کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی مطالعہ فرمارہے تھے، چنانچہ منقول ہے کہ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو اس وقت صحیح بخاری شریف آپ کے سینۂ مبارکہ پر رکھی ہوئی تھی جس کے مطالعے میں مصروف تھے۔[2]

ہفتہ واررسالہ مطالعہ کیا ہے؟

پیارے اِسلامی بھائیو! جہاں ان روایات سے مطالعہ کی اَہمیّت روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ مطالعہ کتنا ضروری ہے۔ علمِ دِین سیکھنے کا ایک ذریعہ چونکہ کتاب بھی ہے، لہٰذا ایسے کتب ورسائل کا ہی مطالعہ کرنا چاہئے جو عقائد کی دُرُستی اور دینی واَخلاقی تربِیَت کا ذریعہ بنیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی نے اللہ پاک کے فَضْل وکَرَم سے فروغِ علمِ دِین کے لئے جہاں دیگر کئی شعبہ جات اور دِینی کاموں کا آغاز کیا، وہیں کتب ورسائل سے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کا رابطہ مضبوط کرنے کے لئے ہفتہ وار رسالہ مطالعہ نامی دِینی کام شروع کیا، جس کے تحت ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں کسی ایک رِسالے کا مطالعہ کرنے یا آڈیو رسالہ سننے کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور کثیر اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اس

(1)... تاریخ ابن عساکر، رقم 6160، محمد بن جریر طبری، 52/199 بتغیرٍ

(2)... شرح عقیدۃ طحاویۃ للدمشقی، انتیاب الحیرۃ لمن عدل عن الکتاب۔۔۔ الخ، 1/243

کا مطالعہ فرماتے ہیں۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت اور خلیفۂ امیرِ اہلِ سنت اس کی ترغیب و شوق کے لئے رسالہ پڑھنے والوں کو دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں۔

دینی مطالعہ کے فوائد بزبانِ امیرِ اہلِ سنّت

❀ اِسلامی معلومات حاصِل کرنے کے لیے دِینی کُتب کا مُطالعہ ایک بہترین ذَریعہ ہے۔ ❀ دِینی کتابیں پڑھنا زیادہ نفع بخش ہے، اِس سے دِین کی محبّت بڑھتی ہے۔ ❀ دِینی کُتب کا مُطالعہ کرنے سے عِلمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے بہت فضائل ہیں۔ ❀ دِینی کُتب کا مُطالعہ کرنے سے عبادات کا ذوق ملتا ہے اور عبادات کی دُرُستی کے اَحکام بھی سیکھنے کو ملتے ہیں۔ ❀ دِینی کُتب کا مُطالعہ کرنے سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے کیونکہ ان میں گناہوں کے عذابات لکھے ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر اللہ پاک کا خوف آتا ہے۔ ❀ اِسلامی کتابیں پڑھنا آخرت کی بہتری اور اللہ پاک کی رِضا پانے کے اَسباب میں سے ہے، قبر و قیامت کا ڈر پیدا ہوتا ہے اور یہ اِحساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس میں بہتری کی طرف جائیں تاکہ ہماری قبر میں اَمن قائم ہو اور ہماری آخرت بھی خراب نہ ہو۔ لہٰذا دِینی کُتب کے مُطالعے کو ضَرور اپنانا چاہیے۔(1)

اللہ پاک ہمیں بھی فرض عُلُوم اورآدابِ زندگی سیکھنے کے لئے اس دِینی کام کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صلّوا علی الحبیب　　صلّی اللہُ علیٰ محمد

(1)... ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، بطورِ ماڈل خانہ کعبہ کا کیک بنانا کیسا؟ (قسط:131)، 6/111 غیر مطبوعہ

www.dawateislami.net

Read and Listen ایپلی کیشن

پیارے اِسلامی بھائیو! دین کا علم انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، جبکہ اِسلام سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انسان ایک نامکمل سی زندگی گزارتا ہے۔ الحمدُ للہ! دعوتِ اِسلامی کا مشن بھی لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر اِسلام کی روشنی میں لانا ہے اور اس مقصد کے لیے جہاں اور بہت سے ذرائع موجود ہیں، وہیں دعوتِ اِسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایپلی کیشن بنام "ریڈ اینڈ لِسَن اِسلامک بکس" بنائی ہے۔ جس میں علمِ دِین حاصِل کرنے کے لئے کتابوں اور بیانات کا بہت بڑا علمی ذخیرہ موجود ہے جسے آپ نہ صرف پڑھ سکتے ہیں، بلکہ ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں، آیئے اس ایپلی کیشن کی خصوصیات کا کچھ تعارف ملاحظہ کیجئے:

ہفتہ وار رسائل: یہ آپشن آپ کو امیرِ اہلِ سنّت مولانا الیاس قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ہفتہ وار رِسائل پیش کرتا ہے، جسے آپ کسی بھی وقت پڑھ اور سن سکتے ہیں۔

اِسلامک بکس: یہ آپشن آپ کو ایپ پر دستیاب اِسلامی بکس کی وسیع اَقسام میں سے اپنی پسند کی کتاب تلاش کرنے، ڈاؤن لوڈ اور پڑھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

Search Option: سرچ آپشن آپ کو مطلوبہ کتابیں، رسائل اور دیگر مواد نہایت آسانی اور تیزی کے ساتھ تلاش کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

My Library: یہ آپشن آپ کو اپنی پسندیدہ کتابوں کو اس ایپ پر محفوظ کرنے کی سہولت دیتا ہے تاکہ آپ جب چاہیں، انہیں پڑھ اور سن سکیں۔

Share Option: شیئر آپشن صارفین کو ایپلی کیشن کو سوشل میڈیا جیسے فیس بک، ٹویٹر یا واٹس ایپ کے ذریعے اپنے پیاروں کے ساتھ باآسانی شیئر کرنے کی سہولت دیتا ہے۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربَّ المصطفٰے! ہر ہفتے جس کا اِعلان کیا جاتا ہے وہ رِسالہ جو ہر بار پڑھ یا سن لیا کرے اُسے علمِ دِین کا انمول خزانہ عطا فرما اور والِدین سمیت اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿10﴾ نیک اَعمال

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے دسواں دِینی کام ﴾

ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے دسواں دِینی کام ”نیک اَعمال“ کے رسالے کے ذریعے اپنے اَعمال کا جائزہ لینا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اپنے مُریدین و مُحِبّین کو ایک بہت ہی پیارا مقصد عطا کیا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَاللہُ الکریم!۔“ اپنی اِصلاح کے لئے آپ نے ”نیک اَعمال“ کے نام سے ایک رسالہ عطا فرمایا، جو اِسلامی اَخلاق وآداب، عبادات اور معمولات کا مجموعہ ہے، روزانہ اس کا جائزہ لینا ایک طرح کی خود اِحتِسابی ہے کہ بطورِ مسلمان میں کتنا باعمل ہوں۔ اپنے اَعمال کا مُحاسبہ کرنا اور اپنی آخرت کے بارے میں غور و فِکر کرنا شریعت کو مطلوب ہے اور حکمِ قرآنی پر عَمَل بھی ہے۔ چنانچہ پارہ 28، سورۂ حشر، آیت نمبر 18 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ28، الحشر:18)	ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

www.dawateislami.net

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1] تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذِکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اَعمال کے بارے میں سوچنا بہت اَفضل عمل ہے اور یہی مُراقبہ ہے۔[2]

مُحاسَبہ اور فکرِ آخرت سے متعلّق فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً یعنی آخرت میں گھڑی بھر غور و فِکْر کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[3]

﴿2﴾ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عقل مند کے لئے ایک سَاعَت ایسی ہونی چاہیے، جس میں وہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے۔[4]

﴿3﴾ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سمجھ دار شخص وہ ہے جو اپنا مُحاسَبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور اَحمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پاک سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔[5]

---

(1)... تفسیر ابنِ کثیر، پ28، الحشر، تحت الآیۃ:18، 8/106

(2)... تفسیر صراط الجنان، پ28، الحشر، تحت الآیۃ:18، 10/89 ملتقطاً

(3)... کتاب العظمۃ، باب الامر فی آیات اللہ، ماذکر من الفضل فی المتفکر فی ذلک، ص33، حدیث:44

(4)... کتاب الجامع فی آخر مصنف عبد الرزاق، باب مجالس الطریق، 11/83، حدیث:19959

(5)... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، ص690، حدیث:4260

﴿4﴾ ایک شخص رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضِر ہوا اور دِل کی سختی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: اِطَّلِعْ فِي الْقُبُورِ فَاعْتَبِرْ بِالنُّشُورِ یعنی قبریں دیکھ کر آخرت میں اُٹھنے کے معاملے میں غور و فکر کیا کرو![1]

﴿5﴾ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے اَنجام کے بارے میں غور کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس کا نتیجہ (Result) غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[2]

پیارے اِسلامی بھائیو! اپنے اَعمال کا جائزہ اور فکرِ آخرت کی اَہمیّت قرآن و حدیث سے بالکل واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ والے اپنے اَعمال اور اپنی آخرت کے بارے میں فکر مند رہا کرتے تھے، چنانچہ ایک رِوایَت میں ہے کہ حضرت عُمَر فارُوقِ اَعْظَم رضی اللہُ عنہ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے "کیا کیا" کِیا ہے؟[3] بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ آپ کے پاس ایک رجسٹر تھا، جس میں آپ اپنے ہفتہ وار اَعمال لکھا کرتے، پھر ہر جُمُعَہ کے دِن اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے اور جس عَمَل کو (اپنے گمان میں) رِضائے اِلٰہی کے لئے نہ پاتے تو اپنے آپ کو دُرّہ مارتے اور فرماتے: تم نے یہ کام کیوں کیا؟[4]

ہر کام میں فکرِ آخرت

تابعی بزرگ حضرت عَطاء سُلَمِی رحمۃُ اللہِ علیہ کپڑا بُننے کا کام کرتے تھے، آپ کپڑا بُننے

(1)...شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات من اہل القبلۃ، 7/16، حدیث: 9292

(2)...الزہد لھناد، باب فی کتاب الموعظۃ، ص302، حدیث: 531

(3)...احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثالثۃ محاسبۃ النفس بعد العمل، 4/489

(4)...درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص253

www.dawateislami.net

کے بڑے ماہِر تھے۔ ایک مرتبہ کپڑا بُنتے ہوئے اپنی مہارت کے جوہَر دکھائے، بڑی محنت کے ساتھ بہت ہی خوبصورت کپڑا تیار کیا۔ پھر اسے بازار میں کپڑے کے تاجِر کے پاس لے گئے۔ تاکہ اس کپڑے کی تعریف ہو اور اچھے دام میں فروخت ہو جائے۔ تاجِر نے اس کپڑے کو دیکھنے کے بعد بہت تھوڑی قیمت لگائی اور کہنے لگا، اس میں فلاں فلاں عیب ہیں۔ آپ نے اس کپڑے کو واپس لیا اور رونے لگے، بہت دیر تک روتے رہے۔

یہ دیکھ کر وہ تاجِر بڑا شرمندہ ہوا اور آپ سے معذرت کرتے ہوئے وہ قیمت دینے پر راضی ہو گیا جو آپ نے طلب کی تھی۔ لیکن آپ نے فرمایا: میں قیمت کی کمی پر آنسو نہیں بہا رہا بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں کپڑا بُننے کا کام جانتا ہوں اور میں نے اس کپڑے کی تیاری کے دوران اسے مضبوط اور شاندار بنانے کے لئے بے حد محنت کی اور میرے گمان کے مطابق اس میں کوئی عیب نہ تھا۔ پھر جب میں نے اسے عُیُوب کی پہچان رکھنے والے کے سامنے پیش کیا تو اُس نے اِس کے وہ عُیُوب گنوا دیئے جن سے میں بھی بے خبر تھا۔ پھر اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے ہوئے خود سے یوں کہنے لگے۔

آہ! ہمارے اَعمال کا کیا بنے گا.....! کہ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں گے، نہ جانے اُس وقت ان کے کیسے کیسے عُیُوب و نَقَائِص ظاہر ہوں گے جن سے آج ہم بے خبر ہیں۔[1]

مُحاسَبہ کیسے کیا جائے؟

اے آخرت کا در درکھنے والے اِسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص پر لازِم ہے کہ جب

(1)... منہاج العابدین، العقبۃ السادسۃ: عقبۃ القوادح، فصل فی الدعوۃ الی التیقظ من الغفلۃ۔۔۔ الخ، ص367

وہ کسی کام کا اِرادہ کرے یا اسے کرنے لگے تو پہلے اس کے بارے میں غور و فِکْر کر لے کہ یہ کام اللہ پاک کے لئے ہے یا نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہے؟ کیونکہ اگر نَفْس کا اِحتِساب نہ کیا جائے تو اس کی برائیوں میں رغبت بڑھ جاتی ہے اور برے اَعمال بربادی اور اللہ پاک سے دُوری کا سَبَب بنتے ہیں۔

یاد رکھئے! مُحَاسِبے میں 3 طرح کے اُمور پر غور و فِکْر کرنا چاہیے: (1) وہ جو ہم پہلے کر چکے ہیں، (2) جو کر رہے ہیں، اور (3) جو آئندہ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر کام نیکی یا گناہ پر مبنی ہوگا یا وہ کام مُباح ہوگا۔ لہٰذا ہر کام کے بارے میں ہم اپنے نَفْس کا 2 طرح سے مُحَاسَبہ کر سکتے ہیں: (1) یہ کام کیوں کیا؟ یا کیوں کر رہے ہیں؟ (2) یہ کام کس طرح کیا؟ یا کس طرح کریں گے؟

اس تقسیم کے مطابق ہمیں بیک وَقْت بہت سے اَعمال کا جائزہ لینا ہوگا۔ اس بارے میں حضرت اِمام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہونی چاہیے، جس پر ہَلاکت میں ڈالنے والے اُمور اور نجات دینے والی تمام صِفات مذکور (درج) ہوں، نیز گناہوں اور نیک اَعمال کا بھی تذکرہ ہو اور روزانہ اس کی مَدد سے اپنا جائزہ لیں۔[1] لہٰذا ہمیں اپنے مَطلوبہ اَعمال کی فہرست روز مرّہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اِعتِبار سے بنا کر اس پر حضرت اِمام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مشورے کے مُطابِق نشانات لگانے چاہئیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر کوئی ایسی فہرست بنانے کی صَلَاحِیَّت نہیں رکھتا، جو اس کی دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے اُمور پر مشتمل ہو، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس صدی کی عظیم علمی

(1)... احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، واما النوع الرابع۔۔۔ الخ، 4 / 522 مفہوماً

www.dawateislami.net

وروحانی شخصیّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِ سُنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے عَطا کردہ "نیک اَعمال" کے رَسائل (اِسلامی بھائیوں کے لئے 72، اِسلامی بہنوں کے لئے 63، مدرسۃُ المدینہ کے بچوں اور بچیوں کے لئے 40، جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اسپیشل پرسنز کے لئے 27 نیک اَعمال نامی رسائل) حاصِل کریں، جو خود اِحتِسابی کا ایک جامِع اور خودکار نِظام ہیں، ان کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جائیں گی اور ان کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نَفْرَت کرنے اور اِیمان کی حِفَاظَت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

کیا نیک اَعمال پر عمل ضروری ہے؟

پیارے اِسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ اتنا مصروف دَور ہے اور نیکیوں پر عَمَل پہلے ہی دُشوار ہے، ان حالات میں بھی "نیک اَعمال" پر کیسے عمل کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے فتنوں بھرے اس دَور میں جو نیک اَعمال عَطا فرمائے ہیں، اُن میں قدرے آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقے ہی تو دیئے ہیں۔ شیطان کے وسوسوں اور نفس کے حیلے بہانوں سے جان چھڑانے کے لئے بہتر ہے کہ ہم پہلے یہ دیکھ لیں کہ نیک اَعمال آخر ہیں کیا؟ اور شیطان کیوں چاہتا ہے کہ ہم ان پر عَمَل سے دُور رہیں۔ چنانچہ ان نیک اَعمال کا جائزہ لیں تو ترتیب کچھ یوں بنتی ہے:

✿ بعض نیک اَعمال فرائض و وَاجِبات پر مشتمل ہیں یعنی شرعی طور پر ہر مسلمان پر لازِم ہیں۔ جیسا کہ فرائض و واجبات کی اَدائیگی (مثلاً پانچوں نمازیں ہر بالغ مرد وعورت مسلمان پر

فَرض ہیں) اور حَرام کردہ چیزوں سے اِجتِناب۔ (مثلاً جھوٹ، غیبت، بد نگاہی وغیرہ سے بچنا)

✿ کچھ نیک اَعمال سنّتوں اور مستحبات کی اَدائیگی پر مشتمل ہیں۔ مثلاً ظُہر کے فرضوں سے پہلے کی مؤکَّدہ سنّتیں اور عصر وعشا کی غیر مؤکّدہ سنتیں اور فرضوں کے بعد والے نَوافِل وغیرہ اَدا کرنا، تہجد، اشراق وچاشت اور اَوّابِین ادا کرنا۔

✿ بعض نیک اَعمال آنکھ، کان اور زبان کی حِفاظَت کے طریقوں پر مشتمل ہیں۔ مثلاً بد نگاہی سے بچتے ہوئے حتّی المقدور نِگاہیں نیچی رکھنا، گانے باجے اور بُری باتیں وغیرہ سننے سے بچنا، فُضُول گوئی کی عادَت نِکالنے کے لئے ضَروری گفتگو بھی اِشارے سے یا لکھ کر کرنا وغیرہ۔

✿ بعض نیک اَعمال دِینی کتب کے مطالعہ سے متعلّق ہیں، جنہیں پڑھنے سے فرض عُلُوم، اِسلام کی بنیادی باتیں اور اِیمان وعقائد سے متعلّق ضروری عُلُوم اور دورِ حاضِر کے فتنوں سے آگاہی حاصِل ہو گی۔

✿ بعض نیک اَعمال مُعاشَرے میں عام ایسے گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں، جن کی طرف ہماری تَوَجُّہ نہیں۔ مثلاً راز کی بات کی حِفاظَت کرنا، تہمت و گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبُّر، وعدہ خِلافی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں وغیرہ سے خود کو بچانا، گناہ میں مبتلا ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کرنا، ٹریفک قوانین کی پابندی کرنا۔

✿ بعض نیک اَعمال اَخلاقیات سے متعلّق ہیں۔ جیسے غُصَّہ آجانے پر درگزر سے کام لینا، جی کہنے کی عادَت ڈالنا، اچھے اَنداز میں گفتگو کرنا، قہقہہ لگانے سے گریز کرنا، فُضُول باتوں سے بچنا، کسی مریض یا دُکھی شخص کی گھر یا اسپتال جاکر غم خواری کرتے ہوئے روحانی علاج کی ترغیب دِلانا، دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنا، دوسروں سے نہ مانگنا، قرض کو وقت پر ادا کرنا، صفائی ستھرائی اور سلیقہ مندی اپنانا، وغیرہ۔

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! اس مختصر جائزے سے معلوم ہوا کہ مذکورہ نیک اَعمال میں سے ہر نیک عمل نیکیاں کمانے کا ایک آسان ذریعہ ہے، اگر اِخلاص کے ساتھ کوشش کریں گے تو ان نیک اَعمال پر بھی باآسانی عَمَل کر سکیں گے۔

دُعائے عطار

یا اللہ پاک! جو "نیک اَعمال" پر عمل کرتے ہوئے روزانہ "جائزہ لینے" کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمے دار کو جمع کروا دیا کرے اُس کو سَکَرات میں سَرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل | "مَدَنی انعامات"[1] پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صلّوا علی الحبیب　　　صلَّی اللہُ علٰی محمد

Neik Amaal اپیلی کیشن کا تعارف

اِسلام لوگوں کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ درحقیقت اِسلام میں اچھے اور برے اَعمال کے تصور کو بڑی اَہمیّت حاصِل ہے۔ یہی تصور موت کے بعد کی زندگی میں جنت اور جہنم کی بنیاد ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی لوگوں کو نیکی کے راستے پر ثابت قدم رکھنے اور نیک اَعمال کا پابند بنانے کے لیے دن رات مصروفِ عمل ہے، وہیں دعوتِ اِسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے نیک اَعمال اپیلی کیشن بھی تیار کی ہے، اس اپیلی کیشن میں موجود نیک اَعمال پر عمل کرتے ہوئے، مسلمان اپنی زندگیوں میں نکھار اور اچھی عادات پیدا کر سکتے ہیں۔ اس اپیلی کیشن میں اِسلامی بھائیوں کے لیے 72 نیک اَعمال، اِسلامی

(1)...نیک اعمال کی سابقہ اصطلاح "مدنی انعامات" ہے۔

www.dawateislami.net

بہنوں کے لیے 63 اور طلبۂ کِرام کے لیے 92 نیک اَعمال کے رسائل موجود ہیں۔ آیئے! اس اپلی کیشن کی خصوصیات ملاحظہ کیجئے:

کارکردگی کی تفتیش: یہ آپشن آپ کو اپنی روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ کارکردگی کو چیک کرنے کی سہولت دیتا ہے تاکہ آپ اپنی شخصیّت میں بتدریج تبدیلی لاسکیں۔

ورک پلان: اس آپشن کے ذریعے آپ اپنے نیک اَعمال کا شیڈول بناسکتے ہیں اور دن بھر کی اپنی نیک اَعمال کی سرگرمیوں کو یاددہانی کے لئے ترتیب دے سکتے ہیں۔

اَعمال کا جائزہ: یہ سب سے اہم اور بنیادی آپشن ہے، اس کے ذریعے آپ اپنے دن بھر کے اَعمال کا مُحاسبہ کرسکتے ہیں کہ آپ نے دن بھر میں کیاکام کئے ہیں۔

مختلف زبانیں: اس اپلی کیشن میں مختلف زبانیں ہیں، مثال کے طور پر، انگریزی، اردو، بنگلہ، گجراتی اور سندھی تاکہ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ اسے اِستعمال کرسکیں۔

رپورٹ کا تجزیہ: اس آپشن کے ذریعے آپ اپنی کارکردگی رپورٹس چیک کرسکتے ہیں، اس کے مطابق تصحیح کرسکتے ہیں۔

رپورٹ شیئر: اس آپشن سے آپ اپنی رپورٹ اپنے ذمہ دار کو شیئر بھی کرسکتے ہیں۔

﴿11﴾ قافلہ

﴾ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے گیارہواں دِینی کام ﴿

دنیا بھر میں اِسلام کا نور پھیلنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان نے دِین کی تبلیغ کے لئے دور دراز علاقوں کی طرف سفر کیا۔ خود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دِین کی خاطر راہِ خُدا میں متعدّد سَفَر کئے، اس دوران آپ نے بھی بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، مصیبتیں جھیلیں، نازیبا اَلفاظ برداشت کئے، پتھروں کی چوٹ

www.dawateislami.net

اور زَخْم سہے، فاقوں کے سَبَب پیٹ پر پتّھر بھی باندھے لیکن لوگوں کی ہِدَایت کے لئے راہِ خُدا میں سَفَر جاری رکھے اور لوگوں کے پاس جا جا کر اِسلام کی دعوت پیش فرماتے رہے۔ حُضُور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نیکی کی دعوت کے لئے جن قبائل کی طرف سَفَر فرمایا، اِن میں قبیلہ بنُو عامِر، مُحَارِب، غَسّان، بنو حَنِیفہ، عَبْس، بنو نَصْر، کِنْدَہ اور کَعْب وغیرہ شامِل ہیں۔[(1)]

اسی طرح صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کے دِین کی دعوت کی خاطر سفر کرنے کے بے شُمار واقعات موجود ہیں۔ چنانچہ؛

(1) دس صحابۂ کِرام کا قافلہ

قبیلۂ عَضَلْ اور قارَہْ کے چند آدمی بارگاہِ رِسالت میں آئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبیلے والوں نے اِسلام قبول کر لیا ہے۔ اب آپ چند صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کو وہاں بھیج دیں تاکہ وہ ہماری قوم کو عقائد و اَعمالِ اِسلام سکھا دیں۔ ان لوگوں کی درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دس منتخب صحابۂ کِرام کو حضرت عاصِم بن ثابِت رضی اللہُ عنہ کی ماتحتی میں بھیج دیا۔ جب یہ مقدّس قافلہ مقامِ رَجِیع پر پہنچا تو غدّار کفّار نے بدعہدی کی اور قبیلۂ بنو لِحْیَان کے کافروں نے دو سو کی تعداد میں جمع ہو کر ان دس مسلمانوں پر حَملہ کر دیا اور تیر چلانا شروع کر دیئے یہاں تک کہ حضرت عاصِم رضی اللہ عنہ اپنے 6 ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو گئے۔[(2)]

باقی تین اَشخاص حضرت خُبَیب و حضرت زَید بن دَثِنَہ و حضرت عبدُ اللہ بن طارِق رضی اللہ عنہم کو کفار نے قیدی بنا کر بیچ دیا اور بعد میں ان کو بھی شہید کر دیا گیا۔[(3)]

---

(1)... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، ذکر عرض المصطفی نفسہ علی القبائل۔۔۔ الخ، 2/ 73

(2)... شرح الزرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، بعث الرجیع، 2/ 477 تا 481 ملخصاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص289، 290

(3)... شرح الزرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، بعث الرجیع، 2/ 482، 481 ملخصاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص290-292 ملخصاً

(2)54 صحابۂ کِرام کا قافلہ

ابو بَراء عامر بن مالک نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف خط لکھا کہ ہماری طرف ایسے اَفراد بھیجیں جو قرآنِ کریم کی تعلیم دیں، وہ میری ضمانت اور میری پناہ میں ہوں گے، تب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی طرف 14 افراد بھیجے، جب وہ روانہ ہوئے تو انہیں خبر ملی کہ ابو بَراء مر گیا ہے، تب حضرت مُنْذِر رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف پیغام بھیجا اور آپ سے مزید صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم بھیجنے کی درخواست کی تو آپ نے مزید 40 صحابۂ کِرام بھیجے۔ جب قبیلے کے سردار کے بھتیجے عامر بن طفیل تک حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خط پہنچا تو اُس نے کھولے بغیر خط لانے والے صحابی حضرت حَرَام بن مِلحان رضی اللہ عنہ کو شہید کروادیا اور پھر قبیلہ بنُو سُلَیم اور ذَکْوَان کے لوگوں کے ساتھ مل کر قافلے والوں کو بھی شہید کر دیا۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! صحابۂ کِرام نے دین کے لیے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں، قرآن وسنّت کی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے مشکل حالات میں بھی راہِ خدا میں سفر کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعض نے تو دِین کی خاطر مختلف علاقوں میں جاکر سکونت (رہائش) اختیار فرمائی اور وہاں دینِ متین کی تبلیغ واِشاعت میں اپنی بقیہ زندگی گزار دی۔ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کے مزارات سے بھی اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کتنی مسافت میں تبلیغِ دِین کے لئے سفر کیا کہ ایک روایت میں کُل صحابۂ کِرام جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000) بیان ہوئی ہے۔[2] ان میں سے تقریباً

(1)...التوضیح لشرح الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع۔۔۔ الخ، 21/203، تحت الحدیث: 4096 ملخصاً

(2)...مواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ۔۔۔ الخ، 2/544

www.dawateislami.net

دس ہزار (10000) صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کے ہی مَزارات جنّتُ البقیع میں ہیں،[1] بقیہ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان وہ ہیں، جنہوں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم کے مطابق دور دراز علاقوں میں جاکر دِینِ حق کی ترجمانی کی اور لوگوں کو اِسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کے بعد تابِعین پھر تبعِ تابِعین اور پھر اِسلام کی برگزیدہ شخصیات دینِ اِسلام کی ترویج واِشاعت کرتی رہیں۔

دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا عزم

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اِسلامی بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ساری اُمَّت کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کا عَزْم رکھتی ہے۔ اَمیرِ اَہْلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو کتنا پیارا مَدَنی مقصد عَطا فرمایا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ الکریم۔“ اس مَدَنی مقصد میں ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے جو طریقہ دیا گیا ہے وہ قافلے میں سفر کرنا ہے تاکہ دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ مَساجد کو بھی آباد کیا جائے۔

قافلہ کیا ہے؟

قافلہ 12 دِینی کاموں میں سے اہم ترین دِینی کام اور دعوتِ اِسلامی میں بولی جانے والی ایک اِصْطِلاح ہے، جس سے مُراد کم از کم 7 اور زیادہ سے زیادہ 12 اِسلامی بھائیوں کا بَاہَم مل کر کم از کم 3 دن، 12 دن، 1 ماہ، 63 دن یا پھر 12 ماہ کے لئے راہِ خُدا کا مُسَافِر بننا ہے۔

---

(1)... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارة قبرہ الشریف۔۔۔ الخ، 12/262 ماخوذاً

راہِ خدا میں سفر کی اَہَمِّیَّت

اے دِین کا درد رکھنے والے اِسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج ہم دین سے اتنے دور ہو چکے ہیں کہ ہماری حالت تشویشناک ہے، مساجد ویران جبکہ سینما گھر اور گناہوں کے اڈے آباد ہیں۔ دِینی تعلیمات سے لاعلمی عام ہے، اور جو واقِف ہیں، وہ بھی شَرعی اَحکام پر عمل میں غفلت برتتے ہیں۔ عبادات میں کوتاہی کا اَندازہ مساجد میں کم نمازیوں اور روزہ خوروں کی کثرت سے لگایا جاسکتا ہے۔ معاملات میں شرعی اَحکام کا خیال نہیں رکھا جاتا، اور غلط کاموں کو جائز ٹھہرانے کے لیے بہانے تراشے جاتے ہیں۔ عقائد کی بگڑی حالت کے سبب بعض اَوقات کلماتِ کفر بھی ادا ہو جاتے ہیں۔ جھوٹ، غیبت، چوری، سود، والدین کی نافرمانی سمیت کئی گناہ عام ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف کفار مسلمانوں کی تباہی کے درپے ہیں اور اپنی تمام تر طاقت اس مقصد کے لیے اِستعمال کر رہے ہیں۔ فیشن، مغربی تہذیب، سوشل میڈیا کا غلط اِستعمال، اور نافرمانیوں کی کثرت مسلمانوں کو بربادی کی طرف لے جارہی ہے۔ اس بگڑتی صورتِ حال میں دین کی اِصلاح کے لیے دعوتِ اِسلامی کے قافلوں کا حصّہ بننا ضروری ہے تاکہ نیکی کی دعوت کو عام کیا جاسکے۔ قافلوں میں سفر نہ صرف دوسرے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا ذریعہ ہے، بلکہ اس میں سفر کرنے والوں کو خود بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ قافلے میں سفر کے چند فوائد یہ ہیں:

(1) علم کی تلاش میں نکلنے کا ثواب حاصِل ہو گا۔ (2) فرائض اور نفل عبادات کی عادت پُختہ ہو گی۔ (3) نیکیاں بڑھانے کے مواقع ملیں گے۔ (4) راہِ خدا میں سفر کے دوران دعائیں قبول ہوں گی۔ (5) نیک لوگوں کی صُحبت ملے گی۔ (6) ایمان کی حفاظت ہو گی۔ (7) زندگی میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔ (8) بُری عادات چھوٹ جائیں گی اور

www.dawateislami.net

نیکیوں کی عادت ہو گی۔(9)مشکلیں اور پریشانیاں دور ہوں گی۔(10)امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی دعائیں ملیں گی۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

سفر جو کرے قافِلوں میں مسلسل	میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ
جو بھی شَیدائی ہے قافِلوں کا یاخُدا	دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخُدا

فرامینِ امیرِ اہلِ سنّت

✿ قافلے میں اس نیّت سے سفر کرنا چاہیے کہ اپنی اِصلاح اور تحصیلِ علمِ دِین کا جذبہ پانے کے لیے سفر کر رہا ہوں، ضمناً علاقے والوں کو نیکی کی دعوت بھی دوں گا۔[1] ✿ دعوتِ اِسلامی کی بقا قافلوں میں ہے۔[2] ✿ قافلے میں دِین کا درد اور کُڑھن نصیب ہوتی ہے۔[3] ✿ اگر وُسعَت ہو تو ہر ماہ یا ہر دوسرے ماہ ایک اِسلامی بھائی کو اپنے خرچ پر قافلے میں سفر بھی کروایئے۔ ✿ دعوتِ اِسلامی کی تمام مَجالس بشمول مرکزی مجلسِ شُوریٰ کا ہر نگران و رُکن اور ہر ذِمّہ دار ہر ماہ تین دن کے قافلے میں جدول کے مطابق سفر کرے۔[4] ✿ اَہلِ علم قافلے میں سفر کریں تو کیا بات ہے! اَہلِ علم جس طرح نیکی کی دعوت دے سکتے ہیں، عوام نہیں دے سکتے[5]۔ ✿ زندگی میں یکمُشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر میں ہر

---

(1)... مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاول 1436ھ بمطابق 1 جنوری 2015ء

(2)... نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص 29

(3)... مدنی مذاکرہ، 18 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ بمطابق 3 اکتوبر 2015ء

(4)... نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص 31

(5)... مدنی مذاکرہ، 15 شعبان المعظم 1436ھ بمطابق 2 جون 2015ء

ماہ 3 دن کے لئے قافلوں میں سفر کرنا ہے۔[1]

لُوٹنے رَحمتیں، قافِلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو
دِین پھیلایئے سب چلے آیئے
مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چَھٹیں اور خوشیاں ملیں
دل کی کلیاں کِھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ
کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصِل کرو جَہل زائل کرو
پاؤ گے رِفعتیں قافلے میں چلو
تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو
چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو

صلّوا علی الحبیب صلّی اللّٰہُ علٰی محمد

نوٹ: قافلے سے متعلّق تفصیلات کے لئے کتاب ”نیک بننے بنانے کے طریقے“ ملاحظہ فرمائیں۔

دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی کم از کم بارہ (12) ماہ تک ہر ماہ تین دن کے قافلے میں سفر کرے، اُس کو اپنی ذات کے سِوا کسی کا مُحتاج نہ فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

❀ جو ہر ماہ تین دن کے قافلے میں پابندی سے سفر کرتا ہے وہ مجھے میٹھا لگتا ہے۔ ❀

ایک ماہ کے قافلے کا جدول

دن	مَدَنی مقصد کا بیان	سنّتیں اور آداب	مسنون دعائیں	بعد از ظہر: نماز کے اَحکام
1	میں سدھرنا چاہتا ہوں	سلام کی سنّتیں اور آداب	گھر سے نکلنے کی دعا	وُضو کا طریقہ، فرائض اور سنّتیں

(1)... نصاب مدنی قافلہ، حصہ اول، ص 70

www.dawateislami.net

2	اَنمول ہیرے	کھانے کی سنتیں اور آداب	سواری پر سوار ہونے کی دعا	غسل کا طریقہ اور فرائض
3	نیک بننے کا نسخہ	مسواک شریف کی سنتیں اور آداب	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	تیمم کی سنتیں، طریقہ، فرائض،
4	مسجدیں خوشبودار رکھئے	عمامہ شریف کی سنتیں اور آداب	سوتے وقت کی دعا	نماز کی شرائط
5	دعوتِ اسلامی کا تعارف یا مَدَنی بہاریں	استنجا کی سنتیں اور آداب	کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا	نماز کے فرائض، نماز کا عملی طریقہ
6	جوشِ ایمانی	سیکھی ہوئی سنتوں کی دہرائی	گھر میں داخل ہونے کی دعا	نمازِ وِتر سے متعلّق معلومات، سجدہ سہو کا طریقہ، سجدہ تلاوت کے مَدَنی پھول، طریقہ، سجدہ شکر کا طریقہ
7	غیبت کی تباہ کاریاں	سونے کی سنتیں اور آداب	پہلا، دوسرا کلمہ	نمازِ جنازہ سے متعلق مَدَنی پھول، طریقہ، اَرکان، سنتیں
8	ویران محل	پانی پینے کی سنتیں اور آداب	رزق میں کشادگی کی دعا	شرعی سفر اور مسافر سے متعلق مَدَنی پھول
9	اِحترامِ مسلم	گفتگو کی سنتیں اور آداب	مسجد میں داخِل ہونے کی دُعا	غسلِ میّت اور دفنانے کا طریقہ
10	ظلم کا انجام	عطر لگانے کی سنتیں اور آداب	مسجد سے باہر آنے کی دُعا	نماز توڑنے والی باتوں سے متعلق مَدَنی پھول
11	گناہوں کا علاج	لباس کی سنتیں اور آداب	سو کر اٹھنے کی دعا	نماز کا عملی طریقہ
12	بادشاہوں کی ہڈیاں	سیکھی ہوئی سنتوں کی دہرائی	جو دعائیں سیکھیں ان کی دُہرائی	نمازی کے آگے سے گزرنا

13	قیامت کا امتحان	چھینک کی سنتیں اور آداب	سرمہ لگانے کی دعا	وضو کے مستحبات، مکروہات، مستعمل پانی کا اہم مسئلہ
14	مردے کے صدمے	گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	بالغ مرد وعورت کے نمازِ جنازہ کی دعا	غسل سے متعلّق مَدَنی پھول، کب فرض، سنّت، مستحب، بے غسل نہ کرنے والے کام
15	دعوتِ اسلامی کی بہاریں	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا	نماز کی سنتیں
16	کفن چور کے اِنکشافات	تیل لگانے کی سنتیں اور آداب	لباس پہننے کی دعا	چلتی گاڑی میں نماز کے مسائل، دورانِ سفر قضا نمازیں
17	شیطان کے چار گدھے	زینت کی سنتیں اور آداب	چھینک کی دعا و آداب	قضائے عمری کا طریقہ، مَدَنی پھول
18	گانے باجے کی ہولناکیاں	سیکھی ہوئی سنتوں کی دہرائی	پانچواں کلمہ	نمازِ عید کا طریقہ
19	ابوجہل کی موت	جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب	چھٹا کلمہ	ایصالِ ثواب سے متعلق مَدَنی پھول
20	نہر کی صدائیں	مصافحہ کی سنتیں اور آداب	ایمان مجمل	جمعہ مبارک کی سنتیں اور خطبے سے متعلق مَدَنی پھول، طریقہ
21	پل صراط کی دہشت	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	ایمان مفصّل	ترکِ جماعت سے متعلق مَدَنی پھول
22	ظلم کا انجام	ناخن وحجامت کی سنتیں اور آداب	نابالغ کے نمازِ جنازہ کی دعا	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان
23	برے خاتمے کے اسباب	قرض کی سنتیں اور آداب	بیت خلا میں جانے اور باہر آنے کی دعا	نماز کے واجبات
24	بھیانک اونٹ	سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی	جو دعائیں سیکھیں ان کی دہرائی	جنازے کو کندھا دینے کا ثواب، طریقہ، واپسی کے مسائل، عیادت کے اَحکام

﴿12﴾ مَدَنی کورسز

﴿ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے بارہواں دِینی کام ﴾

جہالت ایک ایسا اندھیرا ہے جو معاشرے کو تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچا دیتا ہے۔ جہالت کا خاتِمہ کئے بغیر نہ تو کوئی مُعاشرہ ترقی کر سکتا ہے، نہ امن واَمان قائم کر سکتا ہے اور نہ ہی لوگوں کو ان کے بنیادی حُقُوق فراہم کر سکتا ہے۔ جہالت ایک مرض ہے جس کا علاج صرف ”علم“ ہے۔ پیارے اور آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہالت میں ڈوبے ہوئے مُردہ معاشرے کو نورِ نبوّت اور نورِ علم سے ایک نئی زندگی عطا فرمائی۔

پیارے آقا کا علمی حلقہ

مسجدِ نبوی شریف میں وہ بابَرَکت علمی حلقہ لگتا تھا، جس کے مُعلِّم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھے اور تعلیم حاصِل کرنے والے حضرات صدّیقِ اکبر، فاروقِ اعظم، عثمانِ غنی اور مولا علی رضی اللہُ عنہم جیسے عظیم لوگ تھے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجدِ نبوی شریف میں اپنے صحابہ کو قرآنِ کریم اور دِین کے مختلف اَحکام تعلیم فرماتے تھے۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نَمازِ فجر ادا کرنے کے بعد ”اُسطوانۂ توبہ“ کے پاس تشریف فرما ہوتے، یہ وہ سُتُون تھا جہاں آپ اکثر نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ صبح کی نماز کے فوراً بعد صحابۂ کِرام اس سُتُون کے پاس حلقے بنا کر بیٹھ جاتے، پھر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مصلّے سے اُٹھ کر ان کے پاس تشریف لاتے اور رات کو نازِل ہونے والی قرآنی آیات کی تلاوت فرماتے، نیز آپ ان سے گفتگو فرماتے اور وہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے گفتگو کرتے۔[1]

(1)... تفسیر درمنثور، پ7، الانعام، تحت الآیۃ:52، 3/274 ماخوذاً

www.dawateislami.net

چند روزہ کورس کرنے والے صحابۂ کِرام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے علم کی دولت حاصِل کرنے والوں میں سے ایک گروہ وہ تھا جو دور دراز سے آنے والے مختلف قبائل کے نمائندے تھے۔ یہ کچھ دن کے لئے حضور کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے، دِین کے اَحکام سیکھتے اور پھر واپس جاکر اپنی قوم یا قبیلے کو وہ باتیں سکھاتے۔ جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلے سے جماعتیں تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتیں اور وہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دین کے مَسائل سیکھتے اور فقاہت حاصِل کرتے اور اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے اَحکام دریافت کرتے۔ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِنہیں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے اُن کی قوم پر مامور فرمادیتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اِعلان کردیتے کہ جو اِسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو اللہ پاک کا خوف دِلاتے اور دِین کی مُخالفت سے ڈراتے۔[1]

حضرت مالک بن حُوَیرِث رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ ہم نوجوان تھے۔ ہم نے آپ کے پاس 20 دن قیام کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہایت نرم دل اور مہربان تھے۔ جب آپ نے خیال فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق رکھتے ہیں تو آپ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم نے اپنے پیچھے کس کو چھوڑا ہے؟ ہم نے ان کے بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس اپنے

(1)... تفسیر خازن، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:122، 2/421

www.dawateislami.net

گھر والوں کے پاس جاؤ، انہیں دِین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عمل کرنے کا حکم دو۔[1]

اِسی طرح نبوّت کے دسویں سال خَولان قبیلے کے 10 اَفراد نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، آپ نے اِنہیں دِین کے فرائض، وعدہ پورا کرنے، اَمانت ادا کرنے، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے، اور کسی پر ظلم نہ کرنے کے اَحکام سکھائے، پھر انہیں اِجازت عطا فرمائی تو وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔[2]

حُصُولِ علم کے بارے میں حکمِ الٰہی

پیارے اِسلامی بھائیو! ان مختلف قبائل میں سے چند اَفراد کا علمِ دِین حاصِل کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آنا اور واپس جا کر دِین کا علم سکھانا، در حقیقت قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے جیسا کہ ربِّ کریم نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةًؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ۠ ﴿۱۲۲﴾

(پ11، التوبۃ:122)

ترجَمۂ کنز العِرفان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دِین میں سمجھ بوجھ حاصِل کریں اور جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ ڈر جائیں۔

اس آیت سے 3 مسائل معلوم ہوئے:

﴿1﴾ علمِ دِین حاصِل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجِب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں ان کا سیکھنا فرضِ عَین

(1)... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ص1499، حدیث:6008

(2)... المواھب اللدنیہ، المقصد الثالث، الفصل العاشر، 1/485 ملتقطاً

ہے اور اس سے زائد علم حاصِل کرنا فرضِ کِفایہ۔ حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (1)

﴿2﴾ علم حاصِل کرنے کے لئے سفر کی ضرورت پڑے تو سفر کیا جائے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص کسی راستے پر علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ کریم اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ (2)

﴿3﴾ فِقْہ افضل ترین عُلُوم میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک جس کے لئے بہتری چاہتا ہے، اُس کو دِین میں فَقِیہ بناتا ہے۔ اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ پاک دینے والا ہے۔ (3)

پیارے اِسلامی بھائیو! صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان نے بھی نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے علم کی روشنی کو خوب پھیلایا اور علم کو ہر ہر فرد تک پہنچانے کے لئے سیکھنے سکھانے کا مشن جاری رکھا۔ چنانچہ؛

صحابۂ کِرام اور سیکھنے سکھانے کے حلقے

☜ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان صبح کی نماز پڑھ کر حلقے بنا کر بیٹھ جاتے، جن میں وہ قرآن پڑھتے نیز فرائض اور سنّتیں سیکھتے۔ (4)

☜ حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ منبر

(1)... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ص49، حدیث:224

(2)... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ص624، حدیث:2646

(3)... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین، ص91، حدیث:71

(4)... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، 3/314، حدیث:4088

www.dawateislami.net

پر جلوہ فرما ہو کر ہمیں یوں تشہد سکھاتے تھے جیسے اُستاد مکتب میں بچوں کو سکھاتا ہے۔[1]

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم نماز شروع کریں تو یوں کہیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اور حضرت عُمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے، وہ ہمیں سکھاتے ہوئے بتاتے تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔[2] ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو "تَشَہُّد" سکھایا کرتے تھے۔[3]

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار وُضو فرمایا اور اَعضائے وُضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اِسی طرح وضو فرمایا تھا۔[4]

حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقدیر کے بارے میں تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ پاک نے مخلوق میں سے بعض کو بدبخت اور بعض کو سعادت مند پیدا فرمایا۔[5] ایک اور مقام پر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھنا سکھاتے تھے۔[6]

اے علمِ دِین کے طلب گار اِسلامی بھائیو! علمِ دِین سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا بے شُمار

---

(1)... شرح مشکل الآثار، بیان مشکل ماروی عن ابی معمر عن ابن مسعود۔۔۔ الخ، 1/413، حدیث: 3803
(2)... معجم اوسط، 1/305، حدیث: 1026
(3)... شرح مشکل الآثار، بیان مشکل ماروی عن ابی معمر عن ابن مسعود۔۔۔ الخ، 1/413، حدیث: 3803
(4)... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارۃ، باب کم الوضوء من غسلہ، 1/31، حدیث: 124 ملخصًا
(5)... الشریعۃ للآجری، باب ذکر ما نادی الیناعن ابی بکر و عمر۔۔۔ الخ، 2/442، حدیث: 418
(6)... معجم اوسط، 6/365، حدیث: 9089

فضائل و برکات کا مجموعہ ہے، جن کے متعلّق کئی فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ترغیب ملتی ہے، ان میں سے چند اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

علم سیکھنے سکھانے کے بارے میں اَحادیث

﴿1﴾ افضل عِبادَت، دِین کے مَسائل سیکھنا ہے اور افضل دِین شُبہات سے بچنا ہے۔(1)

﴿2﴾ جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے اللہ پاک اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔(2)

﴿3﴾ اے ابُوذَر! صبح کے وقت تیرا کتاب اللہ سے ایک آیت سیکھنا تیرے لیے سو(100) رکعتیں ادا کرنے سے اچھا ہے اور صبح کے وقت تیرا علم کی ایک بات سیکھنا ہزار(1000) رکعت نماز پڑھنے سے اچھا ہے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔(3)

﴿4﴾ ایک گھڑی علم کا طلب کرنا پوری رات قیام کرنے سے بہتر ہے، ایک دن علم سیکھنا تین ماہ کے روزوں سے بہتر ہے۔(4)

﴿5﴾ جو صبح کو مسجد کی طرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے ارادے سے چلے گا اسے کامل حج کرنے والے کی مِثل ثواب ملے گا۔(5)

﴿6﴾ جو شخص اللہ پاک کے فرائض میں سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے تو اللہ پاک اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔(6)

(1)... معجم صغیر، ص748، حدیث:1114

(2)... مسند شہاب، باب من طلب العلم۔۔۔ الخ، 1/244، حدیث:391

(3)... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، 48، حدیث:219

(4)... مسند الفردوس، 2/441، حدیث:3917

(5)... معجم کبیر، 4/248، حدیث:7346

(6)... تاریخ ابن عساکر، رقم 8895، ابو ہریرۃ الدوسی، 67/329

علم کی اَہمیّت اور ہماری حالتِ زار

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ذہن نشین رہے کہ اِسلام نے اپنے ماننے والوں پر علم حاصِل کرنا فرض قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مومن پر فرض ہے یہ کہ وہ روزہ، نماز، حرام، حُدود اور اَحکام کو جانے۔(1)

اس حدیث کی شرح میں خطیب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمان "علم کا حاصِل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کے مسائل سیکھے، جس سے لاعلمی کی کوئی گنجائش نہیں۔(2)

اس سے معلوم ہوا کہ علمِ دِین حاصِل کرنا محض ایک فضیلت والا عمل نہیں اور نہ ہی یہ صرف ایک خاص گروہ کا کام ہے بلکہ اپنی ضرورت کی مِقدار علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت علمِ دِین سے دور نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ اُس خوبصورتی سے محروم نظر آتا ہے، جو ایک حقیقی اِسلامی معاشرے میں ہونی چاہئے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ اِسلامی تعلیمات سے دوری ہے، جب تک ہمارا معاشرہ علم کے نور سے محروم رہے گا، تاریکیاں یونہی اس کا مقدر رہیں گی۔ لہٰذا ہم میں سے ہر شخص پر ضروری ہے کہ خود بھی علم سیکھے اور دوسروں کو بھی علم سیکھنے کی طرف لائے اور جنہیں خود سکھا سکتا ہے، اُنہیں سکھائے۔ وہ تمام علوم جن کا سیکھنا ہر مسلمان

(1)...الفقیہ والمتفقہ، وجوب التفقہ فی الدِّین علی کافۃ المسلمین، 1 / 168، حدیث:157

(2)...الفقیہ والمتفقہ، وجوب التفقہ فی الدِّین علی کافۃ المسلمین، 1 / 171

www.dawateislami.net

عاقِل بالغ مسلمان پر فرض ہے انہیں ”فرض عُلُوم“ کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اِسلامی نے ہر مسلمان کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے اور ان کی دینی واَخلاقی ترَبِیَت کے پیشِ نظر کچھ کورسز تیار کئے تاکہ مختصر وقت میں امتِ مسلمہ کو نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جیسے فرض عُلُوم سکھائے جاسکیں اور مختلف دِینی کاموں کی عملی ترَبِیَت کروائی جائے، یہ کورسز ہر دعوتِ اِسلامی والے بلکہ ہر مسلمان کے لئے فائدہ مند اور فرض علوم سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں، انہیں دعوتِ اِسلامی میں ”مَدَنی کورسز“ کہا جاتا ہے۔ آیئے! ان کورسز کے بارے میں کچھ مزید جانتے ہیں:

مَدَنی کورسز کیا ہے؟

”مَدَنی کورسز“ دعوتِ اِسلامی کے 12 دِینی کاموں میں سے بارھواں دِینی کام ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اِسلامی بھائی زندگی میں کم از کم ایک بار 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس لازمی کرنے کی کوشش کرے اور ہر ماہ کم از کم 1 اِسلامی بھائی کو کسی بھی مَدَنی کورس کے لئے بھیجے۔ جبکہ ہر دعوتِ اِسلامی والا 12 ماہ میں کم از کم یہ 3 کورس (7 دن کا رہائشی فیضانِ نماز کورس، 7 دن کا رہائشی 12 دِینی کام کورس اور 7 دن کا رہائشی اِصلاحِ اَعمال کورس) ایک ساتھ یا ایک ایک کر کے لازمی کرے۔ آیئے! ان مَدَنی کورسز کی کچھ تفصیل اور ان کے فوائد ملاحظہ کیجئے۔

(1)۔۔۔ 7 دن کا فیضانِ نماز کورس (رہائشی و شارٹ ٹائم)

اس کورس میں عاشقانِ رسول کو نماز کے اَحکام یعنی نماز کے فرائض، واجبات، مکروہات (تحریمہ اور تنزیہہ)، مُفسِدات (جن کاموں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)، مُستَحَبّات اور نماز کی سنتیں سکھائی جاتی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا سنّت طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے مثلاً تکبیرِ

www.dawateislami.net

تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھانے ہیں، نظریں کہاں رکھنی ہیں، رکوع و سُجُود وغیرہ کا صحیح طریقہ بھی عملی طور پر سکھایا جاتا ہے۔

(2)۔۔۔7 دن کا اصلاحِ اَعمال کورس (رہائشی و شارٹ ٹائم)

اس کورس میں عاشقانِ رسول کے اَعمال کی دُرُستی کے لیے انہیں نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچتے رہنے اور ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کی تربِیَت دی جاتی ہے۔ اس کورس میں عاشقانِ رسول کو درج ذیل چیزیں سکھائی جاتی ہیں:

(1): مُہلِکات مثلاً حسد، تکبُّر، کینہ، بُغض، غصہ اور ریاکاری وغیرہ سے بچنے پر بیانات ہوتے ہیں اور ان کی تعریفات، اسباب اور علاج بھی یاد کروائے جاتے ہیں۔

(2): زبان کی آفات مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ سے بچنے کی تربِیَت کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے پر مدد حاصِل کرنے کے لئے اِشارے بھی سکھائے جاتے ہیں۔

(3): مسکرانے کی عملی مشق اور مسکراہٹ کے طبّی فوائد بتائے جاتے ہیں۔

(4): سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر عمل کرتے ہوئے نگاہیں جھکا کر چلنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔

(3)۔۔۔7 دن کا 12 دِینی کام کورس (رہائشی و شارٹ ٹائم)

اس کورس میں دعوتِ اِسلامی کے 12 دِینی کام کرنے کی عملی تربِیَت دی جاتی ہے۔ یہ کورس ہر تنظیمی ذمہ دار بلکہ ہر دعوتِ اِسلامی والے کے لئے اِنتہائی مفید ہے۔ اس کورس میں شرکت کرنے والوں کو درج ذیل چیزوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں:

(1): دعوتِ اِسلامی کے 12 دِینی کاموں کا تعارف، وضاحت، اور ان کے شرعی و تنظیمی مَدَنی پھولوں کے مطابق تربِیَت کی جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

(2):12 دِینی کاموں کا عملی طریقہ اور علاقوں میں لے جاکر دِینی کام کروائے جاتے ہیں۔ (3): دعوتِ اِسلامی کے شعبہ جات کا تعارف، دعوتِ اِسلامی کی تنظیمی تقسیم کاری اور تنظیمی اپڈیٹس (Updates) دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اِسلامی کے دِینی کاموں کو مزید اچھے اَنداز سے کرنے کے لئے اِنفرادی کوشش کا عملی طریقہ، جدول کی اَہمِیّت و جَدوَل بنانے کا طریقہ اور بیان تیار کرنے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

(4)۔۔۔63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس (رہائشی)

اس کورس میں عاشقانِ رسول کی اَخلاقی و دینی تربیَت کی جاتی ہے اور انہیں دُرُست مخارج کے ساتھ مکمل مَدَنی قاعدہ، نماز کے اَحکام سے ضروری مسائل، سُنّتیں اور آداب اور درس و بیان کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ آیئے! اس کورس میں اور کیا کچھ سکھایا جاتا ہے ملاحظہ کیجئے! (1): طہارت، وضو، غسل اور نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا ہے، اس کے علاوہ کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، غسلِ میّت، کفن دفن، نمازِ جنازہ، قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور نماز عید کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ (2): مکمل مَدَنی قاعدے کے ذریعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی ادائیگی سکھائی جاتی ہے۔ سورۂ ملک اور آخری دس سورتوں کی مشق کروائی جاتی ہے۔ (3): نمازِ جنازہ کی دعائیں، ایمانِ مُفَصَّل، ایمانِ مُجْمَل اور چھ کلمے بھی درست مَخارِج کے ساتھ یاد کروائے جاتے ہیں۔ (4): مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب نمازِ جنازہ کی دعائیں، 6 کلمے اور روز مرّہ کی دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ (5): دینِ اِسلام کے اہم و بنیادی عقائد کی تعلیم و تفہیم کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ نیز مَدَنی تربیتی کورس میں اَخلاقی تربیَت کے حوالے سے ان موضوعات پر خاص توجہ دی جاتی ہے، مثلاً والدین اور بندوں کے حقوق، سچائی، حسنِ اَخلاق، عفو ودر گزر، قافلے کے جدول پر عمل کرواتے ہوئے درس، بیان، علاقائی دورہ، بالخصوص دعوتِ اِسلامی کے دِینی کاموں کی

جانِ اِنفرادی کوشش کا اَنداز، نیک اَعمال پر عمل کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس کرنے والے خوش نصیب اِسلامی بھائی کو مبارک ہو کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے یہ کورس کرنے والے کو یہ خصوصی دعا دی ہے:

63 دن کا کورس کرنے والوں کے لئے دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یااللہ پاک! جو اِسلامی بھائی 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل کرے، اس کو مدینہ منورہ کے اندر محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلووں میں ایمان وعافیت کے ساتھ بصورتِ شہادت خاتِمہ، جَنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس عنایت فرما۔[1] اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

مدنی کورس کرنے والوں کے لئے دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یا ربِّ کریم! جو کوئی ہر ماہ کم از کم ایک مَدَنی کورس میں حصّہ لے یا کسی کو داخِل کروائے اُسے بار بار حاجی اور مدینے کا مسافر بنا اور اُس کو والدین سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

12 دِینی کام کرنے والوں کے لئے دعائے امیرِ اہلِ سنّت

یا اللہ پاک! دعوتِ اسلامی کا دِینی کام کرنے والے میرے ہر مَدَنی بیٹے اور مَدَنی بیٹی سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا اور اسے جنّتُ الفِردوس میں اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس عطا فرما اور میرے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم

(1)...رسائل دعوتِ اسلامی، حصہ اول، ص266 بتغیرٍ

www.dawateislami.net

ماخذومراجع

#	قرآنِ کریم	کلامِ الٰہی	❀ ❀ ❀
#	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
	تفسیرِ قرآن / اصولِ تفسیر		
(1)	تفسیر عبدُ الرزاق	ابو امام حافظ ابو بکر عبدُ الرزاق بن ہمام متوفی 211ھ	دار الفکر بیروت 1420ھ
(2)	تفسیر طبری	اِمام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی 310ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1420ھ
(3)	تفسیر کبیر	اِمام فخرُ الدّین محمد بن عمر رازی، متوفی 606ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1420ھ
(4)	تفسیرِ مدارک	اِمام عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی متوفی 710ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1405ھ
(5)	تفسیرِ خازن	علامہ علاءُ الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی 741ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1419ھ
(6)	تفسیرِ ابن کثیر	اِمام عمادُ الدّین اسماعیل بن عمر 774ھ	دار ابن کثیر بیروت 1434ھ
(7)	تفسیر نظم الدّرر	علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی متوفی 885ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، 1432ھ
(8)	تفسیر در منثور	اِمام جلالُ الدّین عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر شافعی، متوفی 911ھ	دار الفکر بیروت 1432ھ
(9)	تفسیرِ جلالین کلاں	امام جلالُ الدّین سیوطی و جلال الدّین محلّی	قدیمی کتب خانہ کراچی
(10)	حاشیۃ الصاوِی علی الجلالین	علامہ احمد بن محمد صاوِی مالکی خلوتی، متوفی 1241ھ	قاسم پبلی کیشنز کراتشی باکستان
(11)	تفسیرِ حسنات	علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری 1961ء	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(12)	تفسیر صراطُ الجنان	شیخ الحدیث، مفتی محمد قاسم عطاری مَدَنی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1440
(13)	فضائلُ القرآن	ابو عبید قاسِم بن سلام ہروی بغدادی، متوفی 224ھ	المملکۃ المغربیۃ
(14)	البرہان فی علوم القرآن	اِمام بدرالدین محمد بن عبدُ اللہ زرکشی متوفی 794ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور پاکستان
	حدیثِ رسول		
(15)	موطا امام مالک	اِمام ابو عبدُ اللہ مالک بن انس بن مالک، متوفی 179ھ	دار المعرفہ بیروت 1427ھ

www.dawateislami.net

(16)	کتاب الآثار	اِمام محمد بن حسن شیبانی، متوفی189ھ	مطبوعہ پشاور پاکستان
(17)	مصنف عبدُ الرزاق	ابو بکر عبدُ الرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی 211ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
(18)	مسند ابنِ جعد	ابو الحسن علی بن جعد بن عبید بغدادی، متوفی230ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1417ھ
(19)	مصنف ابن ابی شیبہ	اِمام عبدُ اللہ بن محمد بن ابوشیبہ، متوفی 235ھ	مطبوعہ ملتان1409ھ
(20)	مسند اِمام احمد	اِمام ابوعبدُ اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی 241ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1429ھ
(21)	الزہد	اِمام ہنّاد بن سری بن مصعب کوفی متوفی 243ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1425ھ
(22)	دارمی	اِمام حافظ عبدُ اللہ بن عبدُ الرحمن دارمی، متوفی255ھ	دار المعرفہ بیروت1421ھ
(23)	بخاری	اِمام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی256ھ	دار المعرفہ بیروت1428ھ
(24)	مسلم	اِمام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی 261ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2008ء
(25)	ابنِ ماجہ	اِمام ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی، متوفی273ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت2009ء
(26)	ابوداوٗد	اِمام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی275ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2007ء
(27)	ترمذی	اِمام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی279ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2008ء
(28)	مسند بزار	اِمام ابو بکر احمد بن عمرو بزّار، متوفی292ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت1430ھ
(29)	مسند ابی یعلی	حافظ ابویعلٰی احمد بن علی تمیمی، متوفی307ھ	دار الفکر بیروت1422ھ
(30)	نوادر الاصول	ابوعبدُ اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی320ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1413ھ
(31)	شرح مشکل الآثار	اِمام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی 321ھ	موسسۃ الرسالہ بیروت
(32)	الشریعہ	اِمام ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی، متوفی360ھ	دار الوطن ریاض1416ھ
(33)	معجم کبیر	اِمام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی360ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1428ھ
(34)	معجم اوسط	اِمام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی360ھ	دار الفکر، عمان1420ھ
(35)	معجم صغیر	اِمام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی360ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1434ھ

(36)	الترغیب لابن شاہین	ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان متوفی 385ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
(37)	مستدرک	ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی 405ھ	دار المعرفہ بیروت 1427ھ
(38)	مسندِ شہاب	قاضی ابو عبدُ اللہ محمد بن سلامہ قضاعی، متوفی 454ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت 1405ھ
(39)	شعب الایمان	اِمام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی 458ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
(40)	مسند الفردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی 509ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1407ھ
شروحِ حدیث / اصولِ حدیث			
(41)	التوضیح لشرح الجامع الصحیح	اِمام ابو حفص عمر بن علی معروف ابن ملقن، متوفی 804ھ	دار الفلاح للبحث العلمی و تحقیق التراث
(42)	عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی 855ھ	دار الفکر بیروت 1425ھ
(43)	فیض القدیر	علامہ محمد عبدُ الرءُوف مناوی، متوفی 1031ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1427ھ
(44)	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی 1391ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
کتبِ فقہ / کتبِ فتاویٰ			
(45)	کتاب الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی 462ھ	دار ابن الجوزی السعودیہ 1417
(46)	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی 1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
(47)	نماز کے اَحکام	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتبِ تصوف / عقائد			
(48)	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی 373ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1420ھ
(49)	قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی 386ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1426ھ
(50)	علم القلوب	اِمام ابو طالب محمد بن علی مکی متوفی 386ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1435ھ
(51)	منہاج العابدین	حجۃ الاسلام ابو حامد اِمام محمد بن محمد غزالی، متوفی 505ھ	دار البشائر الاسلامیہ بیروت 1422ھ

(52)	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام ابو حامد اِمام محمد بن محمد غزالی، متوفی 505ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
(53)	صید الخاطر	اِمام عبدُ الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی 597ھ	دار القلم دمشق 1425ھ
(54)	تعلیم المتعلم فی طریق التعلم	اِمام برہانُ الدین ابراہیم زرنوجی متوفی 610ھ	دار ابن کثیر دمشق 1435ھ
(55)	عوارف المعارف	اِمام ابو حفص عمر بن محمد بن عبدُ اللہ شافعی، متوفی 632ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1426ھ
(56)	شرح العقیدۃ الطحاویۃ	علی بن علی بن محمد ابی العز دمشقی متوفی 792ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان
(57)	الروض الفائق	مبلغِ اسلام الشیخ شعیب حریفیش، متوفی 810ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1416ھ
(58)	اخبار الاخیار مع مکتوبات	شیخ محقق عبدُ الحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ	نوریہ رضویہ لاہور 2009ء
(59)	درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد شاکر خوبوی متوفی 1241ھ	دار الفکر بیروت
	کتبِ تاریخ / سیرت / رجال		
(60)	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی 430ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1427ھ
(61)	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی 463ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
(62)	الاستیعاب فی معرفۃ الاَصحاب	ابو عمر یوسف بن عبدُ اللہ قرطبی متوفی 463ھ	دار الجیل بیروت 2010ء
(63)	ترتیب المدارک	ابو الفضل عیاض بن موسیٰ مالکی، متوفی 544ھ	المملکۃ الغربیۃ سعودیہ
(64)	تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی، متوفی 571ھ	دار الفکر، بیروت 1415ھ
(65)	تبیین کذب المفتری	ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی، متوفی 571ھ	دار الکتاب العربی بیروت 1419ھ
(66)	وفیات الاعیان	ابو العباس احمد بن محمد المعروف بابن خلکان شافعی متوفی 681ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
(67)	بہجۃ الاسرار	ابو الحسن نور الدین علی بن یوسف شطنوفی، متوفی 713ھ	مؤسسۃ الشرف لاہور
(68)	سیر اعلام النبلاء	اِمام ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی 748ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت 1405ھ

(69)	طبقات النحویین واللغوین	ابو العباس احمد بن علی مقریزی متوفی 845ھ	دار المعارف مصر 1392ھ
(70)	مواھب اللدنیۃ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی 923ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
(71)	شرح الزرقانی علی المواھب	محمد بن عبدُ الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی 1122ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1418ھ
(72)	مہرِ منیر	حضرت سیّدُنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی متوفی 1356ھ	جمال القرآن پرنٹر لاہور 1430ھ
(73)	اعلام للزرکلی	خیر الدین بن محمود زرکلی دمشقی، متوفی 1396ھ	دار العلم للملایین بیروت 2002ء
(74)	سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	شیخ الحدیث علامہ عبدُ المصطفٰی اعظمی، متوفی 1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
(75)	تذکرہ اکابر اہلسنت	علامہ عبدُ الحکیم شرف قادری نقشبندی متوفی 1428ھ	فرید بک اسٹال لاہور 2000ء
		متفرق کتب	
(76)	العلل	عبدُ الرحمن بن محمد بن ادریس ابن ابی حاتم متوفی 327ھ	موسسۃ الجریسی للتوزیع والاِعلان ریاض
(77)	عیون الحکایات	اِمام عبدُ الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی 597ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
(78)	وسائلِ بخشش	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی 1432ھ
(79)	حیاتِ محدثِ اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضوی	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(80)	فیضانِ تجوید	المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر)	مکتبۃ المدینہ کراچی 1435ھ
(81)	ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت	المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر)	مکتبۃ المدینہ کراچی
(82)	نیک بننے اور بنانے کے طریقے	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی 1432ھ
(83)	نیکی کی دعوت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
(84)	فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی	المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر)	مکتبۃ المدینہ کراچی
(85)	رسائلِ دعوتِ اسلامی	المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر)	مکتبۃ المدینہ، کراچی

تفصیلی فہرست

کتاب پڑھنے کی دعا 2
مختصر فہرست 3
پہلے اسے پڑھئے 4
12 دِینی کام 5
دُرُود شریف کی فضیلت 5
اللہ پاک کا پسندیدہ دِین 5
﴿1﴾ فجر کے لئے جگانا 9
پیارے آقا کا اہلِ بیت کو نماز کے لئے جگانا 9
حضرت بلال کا نمازِ فجر کے لئے جگانا 10
نماز کے لئے جگانے کا حکم 11
فجر کے لئے جگانے کی اِحتیاطیں 12
گلی / محلے میں فجر کے لئے جگانے کا طریقہ 12
فجر کا وَقْت ہو گیا اٹھو! 13
صدائے سحری پر مشتمل اشعار 14
دُعائے امیرِ اہلِ سنّت 15
﴿2﴾ تفسیر سننے، سنانے کا حلقہ 15
تفسیر کی اَہمیت 16
اَسلاف کا حلقۂ تفسیر 17
جو پوچھنا ہے پوچھو 17
عبدُ اللہ بن عبّاس اور حلقۂ تفسیر 18
حضور غوثِ پاک کا حلقۂ تفسیر 19
تفسیر کے حلقے کی ذِمّہ داری اور طریقۂ کار 19
حلقۂ تفسیر کے فضائل و فوائد 21
دیگر فوائد 22
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 22
﴿3﴾ دَرْس 23
دنیا و آخرت کی بھلائی کا مرکز 23
حضرتِ عبدُ اللہ بن مسعود کا حلقۂ علم 24
دعوتِ اِسلامی اور درس 24
درس کے فوائد 26
مسجد درس دینے کا طریقہ 27
دَرْس کے آخر میں اِس طرح ترغیب دلائیے! 28
دُعائے امیرِ اہلِ سنّت 30
﴿4﴾ مدرسۃُ المدینہ بالغان 30
معلّمِ کائنات کا وصفِ تعلیم 31
حضور کا قرآن پڑھانے کا انداز 34
قرآنِ کریم سکھانے کا حکم 34
قرآنِ کریم سیکھنے، سکھانے کے فضائل 34
قرآنِ کریم درست پڑھئے 36
مدرسۃُ المدینہ بالغان کا قیام 37
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 37
﴿5﴾ ہفتہ وار اِجتماع 38
نبیِ کریم کی محفلِ وعظ 38
صحابۂ کرام کے اِجتماعات 39
بزرگانِ دین کے اِجتماعات 39
اِسلام کی شان و شوکت کا اظہار 41
دعوتِ اِسلامی اور ہفتہ وار اِجتماع 41
دعوتِ اِسلامی کا اِجتماع کامیاب کیسے ہوا؟ 42

ہفتہ وار اِجتماع کے دینی فوائد 43
اِجتماع کی دعوت دینے اور شرکت کروانے کا اجر 44
ہفتہ وار اِجتماع کے دنیوی فوائد 45
ہفتہ وار اِجتماع میں کیا ہوتا ہے؟ 46
ہفتہ وار اِجتماع کی پہلی نشست کا شیڈول 46
دوسری نشست کا شیڈول 47
رات گزارنے کا شیڈول 47
تیسری نشست کا شیڈول 48
ہفتہ وار اجتماع کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی دعائیں 49
﴿6﴾ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ 50
حضرت حُذیفہ بن یَمان نے علم کیسے سیکھا؟ 50
ایک شکاری کا ذوقِ علمِ دِین 52
پانچ دن کی بھوک اور علمی مذاکرہ 54
شوقِ مذاکرہ کہیں عقل نہ لے جائے 54
رات بھر مذاکرے میں گزر گئی 54
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 57
﴿7﴾ علاقائی دورہ 57
اِعلانیہ تبلیغ کا حکم 58
حضور کا علاقائی دورہ 58
مدینے کی گلیوں میں نیکی کی دعوت 59
بازار میں نیکی کی دعوت 59
نیکی کی دعوت کے فضائل: 61
علاقائی دورے کا طریقہ 62
ذمہ داریوں کی تقسیم 62
اِعلانِ عصر: 63
علاقائی دورہ کی ترغیب 64
علاقائی دورے کے آداب 65
نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا 66
نیکی کی دعوت (مختصر) 67
نیکی کی دعوت سے واپسی کے بعد کی دعا 68
اِعلانِ مَغرب 68
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 69
﴿8﴾ ایک دن راہِ خُدا میں 69
پیارے آقا اور اِشاعتِ دین 70
صحابۂ کِرام اور اِشاعتِ دین 71
بزرگانِ دین کی نیکی کی دعوت 72
اَطراف گاؤں اور دعوتِ اِسلامی 73
ایک دن راہِ خدا میں گزارنے کا شیڈول 74
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 76
﴿9﴾ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ 76
مطالعہ کرنا رحمت وہدایت کا سبب 76
علّامہ ابنِ جوزی کی نصیحت 78

کئی ہزار کتابوں کا مُطالعہ 78
وقت کے اِنتہائی قدر دان 79
چاند کی روشنی میں مطالعہ کرنے والے بزرگ 79
ساری رات مطالعہ 80
رات کے وقت مطالعہ کرنے والے بزرگ 80
”صاحبِ نبراس“ کی مطالعہ میں دل جمعی 81
مرتے دم تک علم کا حصول 81
ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کیا ہے؟ 82
دینی مطالعہ کے فوائد بزبانِ امیرِ اہلِ سنّت 83
Read and Listen اپلی کیشن 84
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 85
﴿10﴾ نیک اَعمال 85
محاسبہ اور فکرِ آخرت سے متعلّق فرامینِ مصطفٰے 86
ہر کام میں فکرِ آخرت 87
محاسبہ کیسے کیا جائے؟ 88
کیا نیک اَعمال پر عمل ضروری ہے؟ 90
دُعائے عطار 92
Neik Ammal اپلی کیشن کا تعارف 92
﴿11﴾ قافلہ 93
دس صحابۂ کِرام کا قافلہ 94
54 صحابۂ کِرام کا قافلہ 95
دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا عزم 96
قافلہ کیا ہے؟ 96
راہِ خدا میں سفر کی اَہمیت 97
دعائے امیرِ اہلِ سنت 98
فرامین امیرِ اہلِ سنت 98
دعائے امیرِ اہلِ سنّت 99
ایک ماہ کے قافلے کا جدول 99
﴿12﴾ مَدَنی کورسز 102
پیارے آقا کا علمی حلقہ 102
چند روزہ کورس کرنے والے صحابۂ کِرام 103
حصولِ علم کے بارے میں حکمِ الٰہی 104
صحابۂ کِرام اور سیکھنے سکھانے کے حلقے 105
علم سیکھنے سکھانے کے بارے میں اَحادیث 107
علم کی اَہمیت اور ہماری حالتِ زار 108
مَدَنی کورسز کیا ہے؟ 109
7 دن کا فیضانِ نماز کورس 109
7 دن کا اصلاحِ اَعمال کورس 110
7 دن کا 12 دِینی کام کورس 110
63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس (رہائشی) 111
63 دن کورس والوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی دعا . 112
کورس کرنے والوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی دعا... 112
ماخذ و مراجع 113
فہرست 118

www.dawateislami.net

صحابہ کرام کن کاموں میں مشغول رہتے؟

صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم احسان کے سبب پانچ کاموں میں مشغول رہتے تھے: (1)...قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے (2)...مساجد کو آباد کرتے (3)...اللہ پاک کا ذکر کرتے رہتے (4)...نیکی کا حکم دیتے اور (5)...برائی سے منع کیا کرتے۔

(قوت القلوب، 1/229)

احسان کی وضاحت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حدیثِ جبریل میں یوں ارشاد فرمائی: احسان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ اسے دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا تصور قائم نہ کرسکے تو یہ یقین رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(مسلم، ص27، حدیث:1(8))

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net